www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# صوفیت کی ابتداء وارتقاء

اردو ترجمہ

## الصوفية نشأتها و تطورها

تالیف :ڈاکٹر طارق عبدالحلیم حفظہ اللہ
ڈاکٹر محمد العبدہ حفظہ اللہ
اردو ترجمہ: مدثر احمد لودھی حفظہ اللہ

مرکز دار الأرقم

جميع حقوق طبع والنشر محفوظة
لموقع فضيلة الدكتور طارق عبدالحليم 2007

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## ❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

## ❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

**اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں**

**نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں**

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

# فہرست مضامین



| | | |
|---|---|---|
| 1 | پہلاباب | 20 |
| 2 | صوفیت کی ترقی | 20 |
| 3 | پہلی فصل | 21 |
| 4 | دوسری فصل:ابتدائی صوفیہ | 27 |
| 5 | ابتدائی تصوف | 29 |
| 6 | اس مرحلہ سے متعلق ہمارا تبصرہ | 32 |
| 7 | تیسری فصل:اصطلاحات اور غیر یقینی صورتحال | 38 |
| 8 | اس کے سنگین نتائج | 43 |
| 9 | چوتھی فصل: صوفیہ اور وجودیہ | 45 |
| 10 | دوسرا باب | 56 |
| 11 | صوفیاءکی بدعات | 56 |
| 12 | پہلی بحث :شریعت وحقیقت یا شریعت وطریقت | 57 |
| 13 | دوسری بحث:حقیقت( طریقت )محمدی | 63 |
| 14 | تیسری بحث :وحدت ادیان | 65 |
| 15 | چوتھی بحث:اولیاءاور کرامات | 69 |
| 16 | پانچویں بحث:اقطاب واتاد | 78 |
| 17 | چھٹی بحث:بکواسیات اور نامعقولیات | 81 |
| 18 | دوسری فصل :صوفیاءکی عملی بدعات! | 87 |
| 19 | دوسری بحث :علم حدیث اور صوفیاء | 92 |
| 20 | تیسری بحث:ہڈ حرامی اوربگاڑ | 95 |
| 21 | چوتھی بحث:سماع اور ذکر | 98 |





محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


| | | |
|---|---|---|
| 22 | پانچویں بحث:صوفیاءاور جہاد | 100 |
| 23 | آج کل کے صوفیاء | 104 |
| 24 | اختتامی کلمات | 109 |
| 25 | لاحقه | 118 |
| 26 | طریق رفاعی کی خلوت نشینیاں | 120 |
| 27 | طریقه تیجانیه میں جوهرة الکمال کا ورد | 121 |
| 28 | ابوسلیمان الدارانی کے کلمات | 122 |
| 29 | حلاج کے حالات زندگی | 122 |
| 30 | ثبت المراجع | 124 |




محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Muslim World Data Processing Pakistan

مقدمه طباعت دار الارقم

دراسات في الفرق

# الـصـوفـيـة

## نشأتها وتطورها

تأليف

محمـد العبْـده طـارق عبـد الحليم

الطبعة الرابعة

1422 هـ - 2001 م

قامت شبكة الدفاع عن السنة بنشر هذا الكتاب على الإنترنت ، نسأل الله أن يجعل عملنا خالصاً لوجهه الكريم



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# مقدمہ طباعت دار الارقم

ایک دوست کے بھائی کی یہ چاہت ہوئی کہ وہ "دائرۃ المرکز الاسلامی" کی یہاں کسی شاخ کے مدیر ہیں اور اس کتاب کو مفت تقسیم کے لئے دوبارہ شائع کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ان ممالک میں اس کی شدید ضرورت ہے جن میں ہم نے بمقتضی مشیئت الٰہی اپنی زندگی کا طویل عرصہ گزار رہے ہیں جو ہم میں سے بعض کے لئے تو واقعی طویل ہے اور بعض کے لئے مختصر۔

میں صوفیت کے متعلق جو کچھ جانتا ہوں وہ تو جانتا ہی ہوں خواہ وہ کتب ہوں جو ان کے متعلق لکھی گئیں یا وہ کتب جو ان کے اقطاب (جمع قطب صوفیاءکے نزدیک صاحب مقام سردار)میں سے کسی نے خوداپنے متعلق لکھی ہوں یا وہ تحریک ہو جو مشرقی ممالک میں ان کے بعض بڑوں کے باہمی تصادم کے نتیجے میں وجود میں آئی۔

اللہ گواہ ہے کہ میں نے جو کچھ جانا یا مشاہدہ کیا یا زندگی گذارآیا اس سے بالکل خوش نہیں۔یہ لوگ اس سنت مطہرہ سے بڑے ہی دور ہیں کہ جس کی راتیں بھی دن کی مانند روشن ہیں اور جن سے کج روی وہی اختیار کرتا ہے جو ہلاکت میں گرا پڑا ہو جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"اور لوگ غلطی اورصحیح دونوں کرتے ہیں غلطی انسان پر وارد ہوتی ہے بلکہ یہ اس کے خمیر کا حصہ ہے"۔لیکن یہ لوگ گمراہ ہیں گمراہ کرتے ہیں اللہ کی قسم میں نہیں جان سکا کہ ان کی پالیسی کیا ہے کیا وہ نہیں جانتے کہ بدعت جہنم کا باعث ہے کیاانہوں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نہیں پڑھا کہ :من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو ردّ جو ایسا عمل کرے جس پر ہمارا حکم نہ ہو وہ مردود



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے(مسلم)۔ شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:علماء نے اس حدیث کو تہائی اسلام قرار دیا ہے کیونکہ اس میں آپ کے حکم کی مخالفت کی تمام صورتیں جمع کردی گئی ہیں خواہ وہ بدعت کی صورت میں ہویا معصیت کی صورت میں[1] ۔

کیا صوفیہ نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا یہ قول نہیں سن رکھا:انہوں نے دوپتھر لے کر ایک دوسرے پر رکھ کر اپنے شاگردوں سے پوچھا کیا ان دونوں پتھروں کے بیچ میں روشنی دکھائی پڑتی ہے؟وہ کہنے لگے!ابوعبداللہ ہمیں توبہت کم روشنی دکھائی دیتی ہے ۔فرمانے لگے :اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ نورالبجع (ایک قسم کا پرندہ جس کی چونچ لمبی اور چوڑی ہوتی ہے اور اس کے نیچے ایک تھیلی سی ہوتی ہے مراد اس کی چونچ کے دونوں حصوں کے درمیان جھری ہے)سے بھی ظاہر ہو گا تاآنکہ ایک وقت حق صرف اس قدر رہ جائے گا جس قدر ان دونوں پتھروں کے درمیان سے روشنی جھلک رہی ہے اللہ کی قسم تم بدعتیں تلاش کروگے تاآنکہ اگر کسی بدست کو ترک کیا جارہا ہو گا تولوگ کہیں گے سنت ترک کردی گئی ۔نیز عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:ہمارے آثار کی اتباع کرو اور بدعتیں مت نکالو کیونکہ تم کفایت کردیئے گئے ہو (یعنی دین ہی کافی ہے )۔

بدعت اور اس کے آثار پر طویل گفتگو ہوسکتی ہے مگر میں نے صرف ان امور پر تنبیہ کی ہے جو اس دور میں رائج ہیں خاص کر ان ممالک میں رائج بعض نادان مسلمانوں کا دین اسلام سے متصادم بعض صوفیہ کی تعظیم کے مختلف مظاہر سے متعلق اور ان مشرقی ممالک سے آنے والوں کے متعلق جو ان جراثیم کو وہاں سے لا کر یہاں عوام الناس میں پھیلاتے ہیں یہ بہت زیادہ نہیں تعجب ہے کہ یہ لوگ سنت مطہرۃ کے انتساب کا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ ان میں سے بعض منبروں

---

[1] (الاعتصام:1/78)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر اسلامی جمعیت یا اسلامی مرکز کے نام سے خطبے دیتے ہیں اور یہ باور کراتے ہیں کہ وہ سنی ہیں یا کسی ایسی تقریب میں شریک ہوکر جس کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا یہ صوفی ہیں یا صوفیاءسے محبت کرنے والے ان جاہلوں میں سے ہیں جو اس طرح کے مراکز میں کھڑے ہوکر اس طرح کے دعوے کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کے سامنے صوفیوں کی توحید پیش کرتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دیتے ہیں کیا یہ لوگ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول سے واقف نہیں کہ :"جو بدعتی کے پاس آیا اس کی حوصلہ افزائی کی تو گویا اس نے اسلام کی عمارت ڈھانے میں اس کی مدد کی "۔اللہ کے دین میں سستی برتنے والے ان لوگوں کو منبروں کا امین کس طرح قرار دیا جاسکتا ہے اور کیوں کر لوگ انہیں آگے کردیتے ہیں کہ اس امانت کو ان لوگوں کے سپرد کرکے ضائع کردیں جن کے متعلق حسن ظن نہیں رکھا جاسکتا اور جن کے ارادوں سے بے خوف نہیں رہا جاسکتا اور جو اسلامی جماعتوں کے کمان کے خلاف برے ارادے رکھتے ہوں وہ بھی ان علاقوں میں جہاں کے لوگ دین صرف اسی قدر جانتے اور سمجھتے ہیں جو منبروں پر انہیں بتایا جائے۔ میں کہتا ہوں :کہ لوگ آخر کیوں کر ان گمراہ اور بدعتی لوگوں کو آگے بڑھادیتے ہیں تاکہ وہ لوگوں سے خطاب کرے پھر تحریف کرے ،فساد کرے ،جھوٹ بکے اور لوگوں کو سیدھی اور سچی راہ سے نکال باہر کرے ۔

کیا یہ جہالت نہیں.... عام لوگوں کی جہالت جنھوں نے اپنے معاملات ان جیسے ائمہ ،شیوخ اور خطباءکے سپرد کردیئے نہ ان کی علمیت کی تحقیق کی نہ ہی ان کے منہج اخلاص ،اورخیرخواہی کی اور پھر معاشرے کے سرکردہ لوگ انہیں عوام الناس کے سامنے حدیث بیان کرنے ،خطبہ دینے کی دعوت دیتے ہیں توکیا یہ لوگ اسلامی مراکز اجتماعات ،تقاریب وغیرہ میں انہیں لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے اللہ سے ڈرتے نہیں اورانہی میں ہی رشد وفلاح کے کیوں طالب



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں؟ کیا ان پر واجب نہیں کہ وہ یہ علمی مناصب صرف ایسے لوگوں کے سپرد کریں جو صحیح سنت کے پیروکارہوں بدعت وزیغ وضلال سے دور ہوں کیا یہ بہتر نہیں کہ جاہل عوام ان لوگوں کے بجائے ان لوگوں کے پاس جائیں جن کے پاس سنت کا علم ہوتاکہ امانت علمی کا تقاضا پورا ہوسکے یا یہ بہتر ہے ان کا تسلط اور غلبہ برقرار رہے اگرچہ علم وامانت کا ضیاع ہو یا پھر معاشرے کے سرکردہ لوگوں کے ان جیسے لوگوں سے دنیاوی مفاد وابستہ ہیں کہ وہ ان کے ان دینی مناصب کو پکا کرتے ہیں جو انہوں نے زمانے کی غفلت میں حاصل کئے ہوں ۔کیا ملک میں علم کا ایسے ہی فقدان پڑگیا ہے جیسے جہنمیوں کے ہاں پانی کا فقدان ہوتا ہے کیا ان کے دنیاوی مفادات اسی طرح مضبوط ہوں گے کہ وہ عوام اسلامی مراکز ،تنظیموں اور تحریکوں پر مکمل کنٹرول رکھیں.......یا یہ سب مکس پلیٹ ہے؟!۔

یقینا حق ہی مستحق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے اللہ کی قسم اگر ہم اپنے دینی امور ان لوگوں کے سپرد کردیں جو انہیں کھیل بنالیں اور اس لائق نہ ہوں تو ہمیں ضرور شرمندہ ہونا پڑے گا اس دن کہ جب ندامت کا کوئی فائدہ نہ ہوگا ان جیسے صوفیہ جیسے حمزہ یوسف اس کا شیخ مالکی اور حمیم کیلر (جس نے خود اپنے لئے کج روی کا اعتراف کررکھا ہے)یہ ان ممالک کے نوجوانوں میں گھٹیا افکار رائج کرتے ہیں اور محی الدین ابن عربی (جو دراصل محی الدین یعنی دین کو زندہ کرنے والا نہیں بلکہ ھادم الدین یعنی دین کی عمارت ڈھانے والا تھا)اور حلاج اور بایزید بسطامی وغیرہ کے مذہب کی طرف دعوت دیتے رہے یہ سب علی الاعلان وحدت الوجود ،حلول اور اتحاد کے قائل تھے اور اپنے ہی اعتقاد کی حقیقت کو کمتر سمجھتے تھے اللہ ہی ان کے دلوں کی کیفیت جانتا ہے ان کا شیخ اکبر رتبہ جمع (اللہ ان سب کو جہنم میں جمع فرمائے)یعنی اللہ اور اللہ سبحانہ کو پالینے والے اجتماع واتحاد بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لها صلواتی بالمقام اقیمها　　　واشهد فیها انها لی صلّت

کلانا مصل عابد ساجدا لی　　　حقیقته الجمع فی کل سجده

ترجمہ:"جس مقام پر میں فائز ہوں اس پر فائز رہتے ہوئے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ میری نمازیں اس کے لئے ہیں اور اس نے بھی میرے لئے نماز پڑھی ہے ہم دونوں ہی نماز پڑھتے ہیں عبادت کرتے ہیں ہم سجدہ کرتے ہیں ایک متحد حقیقت کو"۔

غور کیجئے وہ اپنے نفس کے لئے نماز پڑھتا ہے او ر اسے ہی سجدہ کرتا ہے کیونکہ (اس کے بقول )اس کی ذات ہی تو اللہ ہے (اللہ اسے اور اس کے ہم خیالوں کو رسوا کرے ۔آمین)نیز اس شعر کا شارح مرتبہ فنا فی الذات کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے کہتا ہے:

ففی الصحو بعد المحو لم اک غیرها　　　وذاتی لذاتی اذا تحلت تجلت

ترجمہ:"فنا ہوجانے کے بعد ہوش میں آکر بھی میں اس سے الگ نہیں ہوتا اور تیری ذات جب میری ہی ذات میں حلول کرتی ہے تو آشکار ہوجاتی ہے "۔

حمیم ،حمزہ وغیرہ جیسے شعبدہ باز اس طرح کی خرافات کو عام کرتے ہیںان کے پیروکاروں کی حالت ان لوگوں کو دیکھ کر معلوم کریں جو اولیاءکے مزاروں کا طواف کرتے ہیں تاکہ ان کی کتابوں کی طباعت کی ان سے اجازت حاصل کرسکیں ۔جیسا کہ شیخ عبدالحلیم محمود ازہری نے اپنی کتاب "السید البدوی"کے مقدمے میں ذکر کیا ہے۔

یہ لوگ صرف ان خرافات کی ترویج پر ہی اکتفاءنہیں کرتے بلکہ اہل السنة والجماعة پیروکاران رسول ﷺپر کفر والحاد کی تہمت بھی لگاتے ہیں ان کی امتیازی علامات یہ ہیں کہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو بنظر تحقیر دیکھتے ہیں کیونکہ ان کی سیرتوں میں انہیں اپنی بدعات کے دلائل نہیں ملتے علاوہ ازیں یہ لوگ ابن تیمیہ رحمہ اللہ جیسے اہل علم پر بدعت وکفر کا حکم لگانے سے گریز نہیں کرتے جس



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ ایسی بدعات اور بدعتیوں کے سخت مخالف تھے۔

چنانچہ امت اسلامیہ کو ان سے مکمل اجتناب کرنا چاہئیے اور ہمیں خاص کر ان سے ضرور بچنا چاہیئے کیونکہ اسلامی کتب وماخذ ومراجع تک ہمارا وصول مشکل ترین ہے اور اہل علم کی قلت ہے جبکہ جھوٹوں،دھوکے بازوں،مفاد پرستوں،بندگان خواہش اور متبعین کی کثرت ہے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور ان کے بعد ان کے خلفاءراشدین مہدیین کا طریقہ لازم ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم اسے مضبوطی سے تھام لیں اور دین میں نئی ایجادات سے اجتناب کریں کیونکہ بلاشک وشبہ ہر نیاکام بدعت ہے(یہاں حدیث میں لفظ کُلّ ہے جو بدعت حسنہ وسیئہ دونوں کو شامل ہے یعنی ہر بدعت خواہ حسنہ ہو یا خواہ سیئہ ایسے ہی ہرنیاکام بدعت وگمراہی ہے)وہ لوگ ہمیں دھوکے میں نہ ڈال دیں جو اپنی ظاہری وضع قطع اور پرفریب گفتگو کے ذریعے خود کو اہل علم میں شمار کرواتے ہیں جبکہ حقیقتاً ان کی گول مول گفتگو سنت کی مخالفت میں ہوتی ہے دین سے خارج ہوتی ہے بلکہ دین کی بنیادیں ڈھارہی ہوتی ہے۔

واللہ من وراءالقصد

ڈاکٹر طارق عبدالحلیم حفظہ اللہ ٹورنٹو کنیڈا

1417 ہجری بمطابق جنوری1997ء



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب فکر اسلامی کی بنیاد ہی غلط ہوجائے ۔جیسا کہ آج کل ہے ۔پھر یہ تصوف وتوہّم اور پریشان خیالات میں ہی مبتلا کرے گی اور اندھی تقلید کا رجحان پیدا کرے گی۔

(مالک بن نبی)

جب تصوف کی بو دلوں میں داخل ہوجائے پھر مسلمان دربانوں کا ہی رخ کرتے ہیں ۔

(محمد اقبال)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ان الحمد للّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا وسیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم وبعد:

1. صوفیا سے متعلق اس کتاب کا مقصد ان تمام کتابوں کا احاطہ نہیں ہے جو صوفیوں کے متعلق لکھی گئی ہوں یا صوفیاء نے لکھی ہوں خواہ اپنے بارے میں یا صوفیت کے متعلق اورنہ ہی ان کے اقوال وآراءاور ان کے طریقوں کی مکمل تفصیل بیان کرنا ہے ہمارا مقصد طوالت نہیں بلکہ ہمارا وہ ہدف جسے ہم نے اپنی نگاہوں کے سامنے نصب کیا ہے و اہل حق کو صوفیت سے متعلق ایک بنیادی اور مختصر معلومات فراہم کرنا ہے اور یہ فرقوں اور تفرقہ بازی سے متعلق کلام کا ڈھیر لگاکر ناممکن ہے چنانچہ صوفیاءکے احوال کی معرفت ان کے لئے اصولوں اور ان کی ترقی کے مراحل اور ان کی بدعات اور ان کے بنیادی طریقے جان لینا ہی کافی ہے جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو صوفیت میں سرتا پیر غرق ہوچکے ہیں تو ان کے بارے میں سلف صالحین کا کہنا ہے کہ :"بدعتی کی طرف بہت ہی کم دھیان دینا چاہیئے "۔

2. ہم اس صوفیت کے متعلق نہیں لکھ رہے جو ماضی کا حصہ تھی جیسا کہ کہا جاتا ہے بلکہ وہ آج بھی ماضی کے تسلسل کے ساتھ ہی موجود ہے بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ اس کاسایہ وقتی طور پر سمٹ گیا تھا اور اب یہ پوری قوت سے ایک مرتبہ پھر اسلام کی دعوت حق کے مقابلے میں پلٹ آئی ہے مشرق میں بریلویت مغرب میں تیجانیت اور ان دونوں کے مابین شاذلیت اور برھانیت یہ تمام لامتناہی سلسلے جواب مکہ مدینہ کی طرف پلٹ رہے ہیں کہ جو



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرصہ دراز تک ان سے خالی رہے سو کیوں نہ ہم مسلمانوں کو ان کی غلطیوں اور خطرات سے آگاہ کریں ؟

3. جب ہم صوفیت سے متعلق گفتگو کریں تو اس سے ہمارا مقصد صوفیت کا اصطلاحی معنی ہے یعنی وہ صوفیت جو مخصوص کتابوں میں مخصوص اصطلاحات کانام ہے ۔اس کے بارے میں بہت سے اشکالات ہیں یہ حقیقی اسلامی منہج سے کوسوں دور ہے بعد ازاں یہ حلول اور اتحاد جیسے خطرناک امور میں جاملی تویہ بلاشبہ اہل السنة والجماعة کے خطوط سے دوری اور تفرقہ بازی ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم صوفیت سے اسلامی سلوک،دلوں کو نرم کرنا ،اور دنیا سے بے رغبت کرنا مراد لیتے ہیں تو ان سے کہا جائے کہ تم ان امور کوصوفیت کانام ہی کیوں دیتے ہوجو کہ ایسے رموز واشکال پر مشتمل ایک مستقل علم کا نام ہے جو خلاف اسلام ہے تم شبہات سے دور کیوں نہیں رہتے اور ان ناموں کو کیوں ترک نہیں کردیتے کہ جن کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری نیز زہد وتقوی کی کوئی بھی مذمت نہیں کرتا البتہ صوفیت کی مذمت کرتے ہیں[2]۔

جولوگ حسن اخلاق، زہد اور شرعی آداب بجالاتے ہیں انہیں نساک،قراء،زہاد،اور عباد کے القابات سے ملقب کیا جاتا ہے جبکہ صوفیہ کا لقب نہیں دیا جاتا جو روح اور روحانی بیماریوں اور دلی خیالات کے بارے میں پڑھتے پڑھاتے ہیں اور نغظ مذہب کے رسیا ہوتے ہیں[3] ۔
چنانچہ مسئلہ اخلاق وسلوک کا نہیں بلکہ ان بناوٹی طور وطریقوں کا ہے جو روحانی ریاضتوں سے متعلق خالص عجمی اختراعات ہیں جن کا نتیجہ بلاعلم اللہ

---

[2]تلبیس ابلیس از ابن الجوزی : 165

[3] (التصوف الاسلامی فی الادب والاخلاق از زکی مبارک : 2/21)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں بکواس اور اس پر افتراءپردازی ہے صوفیت کا مقصد (بزعم خویش )اللہ سے مل جانے اور لوگوں سے دور ہوجانا ہے جبکہ یہ منہج انبیاءکی ضد ہے انہیں اس لئے مبعوث کیا گیا کہ وہ ساری دنیا میں گھوم کرلوگوں کو نیند سے بیدار کریں یہی وجہ ہے کہ ہم بڑے بڑے زہاد وعباد جیسے ابراہیم ادہم اور فضیل بن عیاض کو اس معنی کی صورت میں شمار نہیں کرتے[4]۔

چہ جائیکہ ہم حسن بصری رحمہ اللہ اور ان سے پہلے لوگوں کو ان میں شمار کریں جیسا کہ صوفیاءپوری ڈھٹائی سے ایسا کرنے کی کوشش کرتے ہیں بقول ابن جوزی ”ہر فرقہ لوگوں کے سامنے جھوٹ کو سچ بناکر پیش کرتا ہے اور پھر اس کی طرف اہل السنۃ کے بڑے بڑے ائمہ کو منسوب کردیتا ہے مثلاً امامیہ شیعہ کی تمام باطل احادیث امام جعفر صادق رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہیں جبکہ وہ ان سے بری الذمہ ہیں اور ائمہ اہل السنۃ میں سے ہیں پہلے قسم کے زہد اور تصوف میں فرق ایسے ہی ہے جیسے تشیع کے لغوی معنی میں (یعنی علی رضی اللہ عنہ سے بلامبالغہ محبت اور ان کی مدد کرنا)اور فرقہ شیعہ کے درمیان ہے کہ اس کے مخصوص عقائد ہیں جو تحریک باطنیت کا صحابہ کرام yپر طعن وتشنیع کے راستے علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں غلو کے بعد وجود میں آئے بالکل اسی طرح باطنیت نے اپنی الحادی تعلیمات کو غالی صوفیاءمیں بھی پھیلادیا تھا[5]۔

4 صوفیہ کو فرقہ گرداننا بڑے ہی اچھنبے اور حیرت کی بات ہے کیونکہ سیدھا سادہ عقیدہ یہ ہے کہ وہ بھی اہل السنۃ سے ہیں ۔

[4] (حاشیہ:دائرۃ المعارف الاسلامیہ میں ہے کہ :”دوسری صدی ہجری میں پیدا ہونے والے نظریاتی اختلاف کا کوئی اثر تلاش کرنا ہماری بے کار کوشش ہوگی نیز ابراہیم بن ادہم کو ان لوگوں میں سے نہیں مان سکتے کہ جن کے مذہب وحدود کی اساس دنیا سے بے رغبتی اور نفس کی اصلاح پر ہے ۔ 1/33ط1933ء)

[5] (ملاحظہ ہو تاریخ الامم : 1/116از رشید رضا)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات کے جواب میں ہم کہیں گے کہ اگر تو صوفیاءکا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ کشف وذوق روحانی مشقیں ہیں جن کی اللہ نے دلیل نہیں اتاری تو بلاشبہ یہ قابل مذمت اور تفرقہ بازی ہے توجو حلول اوراتحاد کی بات کہے اس کے بارے میں کیا خیال ہے یہ توصریح کفر ہے اور علماءسلف نے علم کلام اور اس کی آڑمیں جاری ہونے والی بدعات وتفرقہ بازی کی مذمت کی ہے اگرچہ بعض علماءسلف نے بنیت حسنہ دفاع اسلام کی خاطر اس میدان میں قدم بھی رکھا ہے تو جو فناءاور رہبانیت کے نام پر عجمی طریق تصوف کی بدعت نکالے اور رقص دف پر اللہ کا ذکر کرے اور یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تک پہنچنے کا محمدeکی اتباع کے سوا اور طریقہ بھی ہے اس کی مذمت کیوں نہ کی جائے وہ تو کافر ہے شیطان کا دوست ہے[6]۔

پھر فرق کے عنوان پر لکھنے والے بعض علماءکا تویہی موقف ہے جیسے امام رازی اپنی کتاب ”اعتقادات فرق المسلمین والمشرکین“میں رقم طراز ہیں:”جان لو کہ امت کے فرقے بیان کرنے والوں کی اکثریت نے صوفیاءکا تذکرہ نہیں کیااور یہ غلطی ہے“[7]۔

اس کے بعد انہوں نے صوفیاءکے طبقات و فرقوں کا تذکرہ کیا ہے۔نیز ابن الندیم نے اپنی کتاب ”الفہرست“کا پانچواں مقالہ ”ان سیاحوں،زاہدوں ،عبادت گزاروں اور صوفیاءکے بارے میں لکھا ہے جو خطرات اور وساوس کے متعلق کلام کرتے ہیں“[8]۔

---

[6](تنبیہ الغبی از بقاعی ص : 21)

[7]۔“(اعتقادات فرق المسلمین از فخرالدین رازی:72)

[8]ہیں“۔(الفہرست ابن الندیم : 260)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز ابن حزم اپنی کتاب "الفصل فی الملل والنحل"میں ایک فصل بعنوان "اس قوم کی شناعت جن کے فرقے معروف نہیں "باندھنے کے بعد فرماتے ہیں کہ :"صوفیاءکے ایک گروہ نے یہ دعویٰ تک کررکھا ہے کہ بعض اولیاءتمام انبیاءسے بھی افضل ہوتے ہیں اور جو عارف باللہ بن جائے اس سے اعمال شریعت ساقط ہوجاتے ہیں "[9]۔

نیز عباس من منصور الحنبلی اپنی کتاب "البرہان فی معرفة عقائد اہل الادیان"میں لکھتے ہیں کہ :ان (اہل السنة )میں کسی نے بھی شدوز اختیارنہیں کیا سوائے ایک فرقے کے جس کا نام صوفیت ہے اہل السنة سے قریب بنتے ہیں ان میں سے ہیں نہیں بلکہ عقائد واعمال میں ان کے خلاف ہیں "[10]۔

بظاہر اس کتاب کے مؤلف نے غالی صوفیوں کے بارے میں کچھ نہیں کہاہے۔

لفظ فرقہ سے تمہارا مقصد شرعاً مذموم فرقہ بازی ہے جو اس اسلامی بنیاد سے دوری ہے جس کی مثال اجلہ صحابہ وتابعین رہے ہیں ہم جانتے ہیں کہ کچھ بزرگ ہستیاں ایسی بھی ہیں جو صوفیت کی طرف منسوب ہوتی ہیں لیکن یہ چیز صوفیت سے متعلق عمومی گفتگو سے مانع نہیں ہے ان علماءنے تربیت نفس کے حوالے سے صوفیت کا صرف ایک پہلو اختیارکیا جو کہ ان کی غلطی ہے بہر حال وہ باطل اورکفر میں مبتلا کردینے والی منحرف صوفیت میں داخل نہیں ہوئے ایسے ہی مرجئہ بھی مختلف فرقوں میں تقسیم ہوئے اور بعض علماءحق بھی ان کا شکار بنے سو جب ہم صوفیت کو ایک ایسے فرقے کے طور پر لیں گے جو منہج اہل السنة والجماعة سے زیادہ دور ہے تو اس کا یہ معنی نہیں کہ صوفیت کی طرف منسوب ہر شخص گمراہ اور منحرف ہے ممکن ہے کہ وہ بڑے عُبّاد میں

---

[9] (الفصل فی الملل والنحل : 4/226)

[10] (مقدمة کتاب اعتقادات فرق المسلمین :11)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شامل ہو لیکن اسلام کے جامع اور مکمل پہلوں میں سے کسی ایک پہلو کے اعتبار سے اس میں کمی رہ گئی ہو اور مسلمان میں سنت سے دوری کے بقدر نقص پیدا ہوجاتا ہے۔

5 ہم اس بات کا انکارنہیں کررہے کہ روحانی پہلو میں ابتدائی صوفیت کی اعمال قلوب،اخلاص وتوکل وانابت وخشیت الٰہی الی اللہ تعالیٰ میں تزکیہ کے متعلق گفتگو متاثر کن رہی ہے لیکن اس بارے میں انہوں نے تشدد اختیارکیا اور ایسی راہداریوں میں جا گھسے جن میں ان سے افضل لوگ داخل نہ ہوئے ایسے ہی ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ اس کے مقابل جانب ایسے لوگ بھی ہیں جن کے دل بڑے ہی سخت ہوتے ہیں تویہ بھی سنت سے خروج ہے بلکہ یہ ان یہودیوں کے مشابہ ہے جن کے دلوں کو اللہ نے پتھروں سے بھی سخت قرار دیا ہے جیسا کہ علم کے بغیر عبادت کرنے میں نصرانیت کی مشابہت ہے جبکہ مطلوب توسط واعتدال ہے یعنی ان لوگوں کا راستہ جن پر اللہ نے انعام کئے سو ہم ان لوگوں میںنہ بنیں جن پر غضب کیا گیا جوکہ یہودی ہیں اورنہ ہی ان لوگوں میں جو گمراہ ہوئے جو کہ عیسائی ہیں ۔

6 تصوف اپنے اصطلاحی معنی میں جس کے متعلق ہم نے لکھا ہے وہ آج تک موجود ہے اور نسل اسلامی کی تربیت میں ان کے منفی اثرات بڑے واضح ہیں مثلاً شیخ کی بندگی اور اس کے لئے گرپڑنے کی تربیت اور ہر نامعقول کی تصدیق کردینے کی تربیت حقیقتاً یہ بڑی ہی دردناک داستان ہے کہ لوگوں میں دجال اورکذاب ہیں جن کے پیچھے چلنے والوں میں علمی وغیر علمی یونیورسٹیوں کے طلباءکی اکثریت ہے البتہ عوام محفوظ ہے یہ عوام کاانصاف ہے ۔اسی صوفیانہ تربیت نے نوجوانوں کو ان کے ہاتھوں کا کھلونا



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنادیا ہے وہ ہر لمحے اپنے شیخ کے حکم یا اس کے ہاتھوں کسی خرق عادت معجزے کے صادر ہونے کے منتظر رہتے ہیں ۔

ابن عقیل رحمہ اللہ صوفیوں اور متکلمین (فلاسفہ) کے خطرات سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :"شریعت کے لئے صوفیوں اور متکلمین سے زیادہ نقصان دہ اور کوئی نہیں یہ متکلمین لوگوں کے عقائدان کی عقلوں میں شبہات اور وہم پیدا کرکے خراب کردیتے ہیں اور صوفیاءاعمال برباد اور دینی قوانین منہدم کرتے ہیں جو کہتا ہو کہ مجھے میرے دل نے میرے رب سے بیان کیا گویا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار براءت کردیا میں ان دونوں کے طریقوں سے خوب واقف ہوں متکلمین کا مقصد شک پیدا کرنا اور صوفیوں کا مقصد بکواس بکنا ہے [11]۔

ہرجگہ صوفیاءمسلسل نسل اسلامی کے عقائدواعمال کی خرابی کا باعث رہے ہیں چنانچہ ان کے بارے میں لکھنا ضروری ہے ہم ان شاءاللہ ان کے حقائق لوگوں سے چھپائیں گے نہیں لیکن جیسا کہ ہر گروہ اور ہر فرقہ صرف خود کو ہی حق پر سمجھتا ہے اور جو کچھ اس کے پاس ہوتا ہے اس پر راضی اور قانع ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی خود کو افضل مخلوق اور اللہ کے منتخب دوست سمجھتے ہیں غزالی [12] کا اعتقاد تھا کہ تزکیہ نفس کا اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ۔

---

[11] (تلبیس ابلیس:375)

[12] (غزالی کا نام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد الطوسی الغزالی تھا امام حرمین سے فقہ سیکھی علم کلام وجدال میں مہارت حاصل کی ابن سیناءاور اخوان الصفا کی کتب سے متاثر تھے پھر یہ چھوڑکر صوفیت کی طرف مائل ہوگئے اذکیاءمیں سے تھے انتہائی ذہین وفطین تھے اسی لئے ان میں بیک وقت فقہ سے شغف ،آداب شرح کا التزام اور فلسفہ کلام وصوفیت ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں اس بارے میں ان کے انتہائی کڑوے الفاظ تھے جن میں وہ سر کے بل گرپڑے ہیں ان کی فقہ ،تصوف اور فلاسفہ پر رد میں مشہور تالیفات ہیں ملاحظہ ہو( سیر اعلام النبلاء:19/322)انہوں نے ان کے بارے میں جو علماءکے اقوال نقل کیے ہیں وہ انصاف کرنے میں ان کا مبالغہ ہے ان کی وفات 505ہجری میں طوس شہر میں ہوئی)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویاکہ وہ اہل السنۃ والجماعۃ یا اہل الحدیث کا یا اہل علم وعمل اور امام احمد بن حنبل اور امام عبداللہ بن مبارک جیسے عبادت گزاروں اور ائمہ فقہ وحدیث جیسے ناموں سے واقف بھی نہ تھے جب کہ یہ بہت ہیں[13]۔

نیا پڑھنے والا غزالی اور حارث محاسبی[14] کی کتابیں پڑھ کر سمجھنے لگتا ہے کہ اس کے سوا اورکوئی راستہ ممکن ہی نہیں جبکہ حقیقت اپنی جگہ برقرار ہے جیسے نصف النہار کا دمکتا سورج ہر اس شخص کو روشنی دیتا ہے جس کا مقصد نیک ہو علم کا طالب ہو اور صراط مستقیم کو راستہ بنائے۔

آخر میں ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ وہ صوفیت کی ابتداءوارتقاءپیش کرنے میں ہر طرح کے تعصب اور جانبداری سے محفوظ رکھے ۔آمین

واللہ من وراءالقصد والحمد للہ رب العالمین۔

[13](حاشیہ:ملاحظہ ہو غزالی کی کتاب المنقذ من الضلال اس میں انہوں نے قسم کھائی ہے حق تک لے جانے والے چار ہیں :(1):فلسفہ۔(2):کلام۔(3):امام معصوم۔(4):کشف۔پھر آخری سے ہی حق کے دلیل کے طور پر راضی ہوئے)

[14](حاشیہ:اس کا نام حارث بن اسدالمحاسبی البغدادی ہے اس کی زہد سے متعلق بہت سی تالیفات ہیں علم کلام میں مشغولیت کے سبب اپنے باپ کا ترکہ چھوڑ دیا تھا امام ابوزرعہ الرازی سے اس کی کتب کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے روکا اور فرمایا:"تم پر حدیث لازم ہے کیا تم تک یہ بات کبھی پہنچی کہ مالک یا ثوری یا اوزاعی نے خطرات اور وسوسوں کے بارے میں لکھا ہو؟"اس کاانتقال 143ہجری میں ہوا ملاحظہ ہو (صفۃ الصفوۃ :2/367،سیر اعلام النبلاء:2/110)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا باب

# صوفیت کی ترقی

## مقدمہ

صوفیت ایک ایسا مستقل اور ممتاز فرقہ نہیں کہ سال کے اعتبار سے ڈھونڈھنے والے کو ان کی ترقی کے ادوار مل جائیں بلکہ یہ ایسا بے بُنا فرقہ ہے جس کی کوئی متعین شکل نہیں ہے ان کی افکار کے حاملین میں بعض فقہاءبھی ہیں اور ان کی بدعات کے قائل بعض ایسے بھی ہیں جو اہل السنۃ سے نسبت کا دعویٰ کرتے ہیں یہی چیز محقق کے لئے مشکل پیداکردیتی ہے اگر وہ صوفیت کے ادوار ومراحل کا باریک بینی سے جائزہ لینا چاہتا ہو چنانچہ ہم صدیوں کے اعتبار سے ان مراحل کے بنیادی خطوط اور ان کی بڑی بڑی افکار کے ظہور کو (کہ جنہیں محقق ان کے مراحل میں سے ایک مرحلہ شمار کرسکتا ہے )بیان کرنے کی کوشش کریں گے یہ ایسا ارتقاءہے جس میں تاریخ فکر گڈمڈ ہے اس تفرق کی بنیادی کڑیوں کو الگ الگ کرنا اس وقت سے لے کر آج تک انتہائی مشکل ہے۔

ہم نے صوفیت کے ارتقائی مراحل کو تین مراحل میں تقسیم کیا ہے اس سے پہلے اسلامی معاشرے میں طبقہ عباد وزہاد کے ظہور سے متعلق ایک تمہید ہے پھر پہلا مرحلہ ان ابتدائی صوفیاءکے بارے میں ہے جن کے متعلق کہنا چاہیئے کہ یہیں سے تفرق شروع ہوا اس کے بعد اس فرقے کی مستقل اصطلاحات کا مرحلہ ہے اور پھر آخری مرحلہ عقید وحدت الوجود کی ابتداءاور صوفیت میں جو کہ پہلے ہی تنگ یونانی فلسفے سے گڈ مڈ تھی اس کے داخل کئے جانے سے متعلق ہے۔



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# پہلی فصل

اسلامی معاشرہ اور طبقہ عُبّاد (کثرت سے عبادت کرنے والے )کا ظہور اسلامی معاشرے کی ابتدائی نشات طبعی اور مکمل تھی نہ کہ محض تکلفانہ اور فطرت سلیمہ اور اللہ کی طرف سے نازل کردہ وحی کی تمام باقیات بھی جمع کرچکی تھی ان دنوں عرب اور خصوصاً شہری لوگ مثلاً قریش،اوس اور خزرج دیگر اقوام کی بنسبت فطرت سے زیادہ قریب تھے اسی لئے اللہ نے اپنے نبی کے لئے افضل ترین قوموں کا انتخاب کیا جن کی رسول اللہ ﷺ نے اپنی سرپرستی میں تربیت فرمائی اس طرح وہ "اس کھیتی کی طرح ہوگئے جس نے اپنا کنارہ نکالا پھر اسے مضبوط کیا پھر موٹا ہوا اور اپنی جڑ پر کھڑا ہوگیا اور کسان کو خوش کرنے لگا تاکہ وہ ان کے ذریعے کفار کو چڑھائے"جب بھی ان میں سے کوئی ایساعمل سرزد ہوتا جو دین حنیفیت کے خلاف ہوتا رسول اللہ ﷺان کے لئے صحیح راستہ متعین کرکے انہیں واپس صراط مستقیم پر گامزن کردیتے جیسا جب تین صحابہ نے جب عورتیں مال ودولت کو چھوڑکر ترک دنیا کا قصد کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فوراً ہی انہیں صراط مستقیم کی طرف پھیر دیا اور فرمایا کہ :"میں روزہ رکھتاہوں چھوڑتا ہوں نماز پڑھتا ہوں سوتا ہوں اور عورتوں سے تعلقات بھی رکھتا ہوں جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں"[15]۔

چنانچہ اعتدال ہی اصل ہے اگر آپ شریعت کے عام امور پر غور وفکر کریں تو انہیں بھی مبنی براعتدال پائیں گے تو تشدد کی راہ وہ اختیار کرتا ہے جس پر بگاڑ غالب ہو اور تساہل کی راہ وہ اپناتا ہے جس پر حرج شدید غالب ہواگر نہ

[15](جامع الاصول از ابن اثیر:1/294باب الاعتقاد فی الاعمال)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہو اور نہ ہی وہ تو آپ اعتدال کو ہی بطور ضابطہ دیکھیں گے اور اسی اصل کی طرف رجوع کرنا چاہیئے[16]۔

صحابہ رضی اللہ عنہم میں امیر ،فقیر،تاجر،کسان،مزدور ہر طرح کے لوگ تھے کچھ ایسے تھے جو بطور نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم حاصل کرتے اور دوسروں تک پہنچاتے تھے ۔اہل الصفہ نے بھی اپنی خوشی سے ہی محض عبادت کے علم کے لئے نہیں کٹے بیٹھے تھے بلکہ کسی کو اگر کوئی کام کاج ملتا تواپنی پہلی حالت ترک کردیتا یہی صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگی تھی ایسی طبعی زندگی جو علم ،عمل ،جہاد فی سبیل اللہ تمام صورتوں کو شامل تھی کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں طالب علم بھی ہیں اور اپنے اہل واولاد کے درمیان بھی ہیں بالکل عصر حاضر کی معروف زندگی جیسی کیفیت وہ صحابہ جو کسی خاص عبادت میں دوسروں سے زیادہ تھے عبداللہ بن عمروبن عاص رضی اللہ عنہ تویہ بھی پہلی صورت سے مختلف نہیں ہے وہ مکمل شخصیت کے حامل تھے اور اس طرح کے فردی امتیازات توکہیں کہیں ہوتے ہیں ان کے بارے میں امام جوینی نے درست فرمایاکہ :"بدعات وخواہشات کی آگ نے ان معزز چہروں کو جھلسایانہیں اور نہ ہی وہ اختلاف آراءکے جراثیم میں ہی جا گھسے جیسے وہ انڈہ جو پھٹتا نہیں ہے "[17]۔

تابعین اوراکثر تبع تابعین بھی ایسے ہی تھے علم وعمل عبادت وفضل اور آداب شریعت کے التزام میں لوگوں سے ممتاز تھے اور خاص اسباب کی بناءپر ان میں سے کسی کسی پر شدید خوف اور رقت بھی طاری ہوجاتی تھی اگرچہ ان کے حالات بڑے عالی ہیں لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ ان سے بھی افضل ہیں اسی لئے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے شاگردوں سے فرماتے ہیں کہ :تم اگرچہ اصحاب

---

[16] (الموافقات از شاطبی مع تعلیق خضر حسین طبع دارالفکر:2/113)

[17] (الغیاثی از عبدالملک بن عبداللہ الجوینی:42)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول سے زیادہ نمازی اور روزے دارہو مگر وہ پھر بھی تم سے بہتر ہیں وہ کہنے لگے ابوعبدالرحمن آخر کیا وجہ ہے فرمایا کیونکہ وہ دنیا میں بڑے زاہداور آخرت کے حریص تھے[18]۔

مدینہ میں ان عُباد میں سے عامر بن عبداللہ بن زبیر بھی ہیں وہ روزوں میں وصال کرتے اور ان کے والد فرماتے کہ میں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو ایسا کرتے نہیں دیکھا[19]۔

انہی میں صفوان بن سلیم بھی ہیں ثقہ ہیں ان کے متعلق احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"اس کی گفتگو میں شفاءہے اور اس کے ذکر سے بارش ہوتی ہے یہ ٹھنڈی رات میں سطح زمین پر نماز پڑھتا تھا تاکہ نیند نہ آئے اس نے اللہ کو عہد دیا تھا کہ تاحیات اپنی کمر بستر پر نہ رکھے گا"132ہجری میں فوت ہوئے اگر امام ذہبی کی اس کے بارے میں نقل کردہ بات واقعتا ایسے ہی ہے تو یہ خلاف سنت ہے آپ نے فرمایا:"میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں"۔انہی میں سے بصرہ میں طلق بن حبیب العنزی بھی ہیں بڑے عمل پیرا تھے ایسے عطاءالسلمی اس قدر روتے کہ نابینا ہوگئے[20]۔

انہی میں کرز بن وبرالحارثی بھی ہیں جرجان کے رہائشی تھے بڑے ہی عابد وزاہد تھے ان کے بارے میں بھی ذہبی کہتے ہیں کہ :"سلف صالحین میں ان جیسے عُباد وزہاد اور اللہ سے ڈرنے والے اور قناعت کرنے والے تھے دنیا اور اس کی لذتوں کی پرواہ نہ کرتے تھے نہ متاخرین کی ایجاد کردہ اصطلاحات فناءاور اتحاد کے قائل وفاعل تھے[21]۔

---

[18](فتاوی ابن تیمیة :22/304)

[19] (سیراعلام النبلاءاز امام ذہبی:5/219)

[20](سیراعلام النبلاء:4/601)

[21](سیراعلام النبلاء:6/86)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہی میں اسود بن یزید بن قیس الکوفی ہیں اس قدر روزے رکھتے اور عبادت کرتے کہ جسم سوکھ کر کانٹا ہو گیا تھا[22]۔

ایسے ہی داؤد الطائی کے بارے میں کہاجاتا ہے کہ ایک مکان کے وارث ہوئے لیکن جب اس کا کوئی حصہ خراب ہوجائے اس کی مرمت نہ کرتے تاآنکہ سارا گھر ہی ڈھ گیا اور یہ ایک کونے میں بیٹھے رہے کم کھانے کی وجہ سے انتہائی لاغر ہو گئے تھے[23]۔

دوسری صدی ہجری میں عباداور زہاد طبقے کی اس ظہور کی وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ اکثر لوگ دنیا کی طرف مائل ہو گئے تھے دنیا کو جمع کرتے اس مقابلہ کرتے[24]۔

اس کے ردّ عمل میں بعض لوگ دنیا سے بالکل ہی الگ تھلگ ہوبیٹھے اس کے علاوہ بھی کچھ انفرادی اسباب ہوں گے کسی خاص صوبے یا شہر کے حوالے سے صرف ایک ہی مظہر کو تنہا سبب قرار نہیں دیا جاسکتا ۔اس کے بعد اس مشروع زہد اور تصوف کے اجتماع کا مرحلہ شروع ہوا جبکہ خاص صوفیت سے متعلق کتب لکھی گئیں اس کی مثال مالک بن دینار ہیں وہ ایسے امور کے داعی تھے جن پر سابقہ زہاد نہ تھے مثلاًمعجزانہ زندگی،شادی نہ کرنا ،خود تو شادی نہ کرتے ساتھ ہی کہتے بھی کہ کوئی شخص صدیقین کے مراتب تک اسی وقت

---

[22](صفوة الصفوة:3/23)

[23](صفوة الصفوة:3/139)

[24](مقدمہ ابن خلدون:467)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچ سکتا ہے جب وہ بیوی کو چھوڑ دے گویا وہ بیوہ ہو اور پھر کتوں کی رہنے کی جگہ چلاجائے[25]۔

نیز کہتے ہیں کہ :مجھ پر ایک ایسا سال آیا کہ میں نے پورا سال گوشت نہ کھایا سوائے عید الاضحی کے میں صرف اپنی قربانی کا گوشت کھاتا ہوں(تاریخ التصوف:193)۔اوراکثرکہا کرتے تھے کہ :"میں نے بہت سی کتابوں میں پڑھا ہے میں نے تورات میں پڑھا ہے عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ :"میں تم سے حق کہتا ہوں ،جو کھانا اور کتوں کے ساتھ سونا یہ بھی فردوس کی طلب میں نہایت کم ہے "یا کہتے "اللہ نے نبیوں میں سے ایک نبی کی طرف وحی کی ...."یا کہتے "میں نے زبور میں پڑھاہے ...."[26]۔

کتب تراجم میں ان کے حالات زندگی پڑھتے وقت یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ وہ قدیم کتابوں کی زہاد وعباد سے متعلق عبارات سے متاثر تھے اور یہ بھی واضح ہے کہ ان کتابوں میں تحریف ہوچکی ہے اور ہمیں ان پر عمل کرنے کا حکم نہیں بلکہ ان سے روکا گیا ہے ۔

عبدالواحد بن زید اور رابعہ عدویہ[27] بھی اسی مرحلے میں شامل ہیں۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :بعض علماء نے کہا کہ جو اللہ کی عبادت اس کے اکیلے کی محبت میں کرے وہ زندیق ہے اور جو اس کی عبادت اس کے خوف سے کرے وہ مومن موحد ہے[28]۔

---

[25](حاشیہ:سیراعلام النبلاء:8/156نیزتاریخ التصوف ازعبدالرحمن بدوی نیزحلیة الاولیاء:2/359سیر اعلام النبلاءکے محقق شیخ شعیب فرماتے ہیں :صدیقین کی منزل اس عجمی خلاف سنت طرز عمل سے حاصل نہیں کی جاسکتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی ترک کرکے رہبانیت اختیار کرنے کے خلاف صحیح حدیث ثابت ہے)۔

[26](ملاحظہ ہو ان کے حالات زندگی حلیة الاولیاء:2/357)

[27] (حاشیہ:رابعہ عدویہ کے بارے میں امام ابوداؤد نے کلام کیا ہے اور اس پر زندیق کی تہمت لگائی ہے شاید انہیں اس کے بارے میں کچھ معلوم ہو یہ بیت المقدس میں 185ہجری میں فوت ہوئی ملاحظہ ہو البدایہ والنہایہ :10/186)۔



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندے اور رب کے درمیان محبت کی تعبیر کے لئے اسی نے ایجاد کیا اور پھر اس کے بارے میں صوفیاءموضوع احادیث پیش کرنے لگے مثلاً:"جب میرے بندے پر میرا شغل غالب ہوجائے میں اس کی نعمت ولذت اپنے ذکر میں بنادیتا ہوں وہ مجھ سے عشق کرتا ہے میں اس سے عشق کرتاہوں"اس میں عبادت کی ترغیب جنت کی طمع یا جہنم کے خوف سے نہیں بلکہ اللہ کی محبت میں ہے جبکہ یہ آیت کریمہ کے خلاف ہے فرمایا:

يَدۡعُونَنَا رَغَبٗا وَرَهَبٗا(الانبیاء:90)

وہ پکارتے ہیں شوق سے ڈرکر۔

یا جیسے رابعہ عدویہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے بچے کو سینے سے چمٹاکر اس کا بوسہ لے رہا تھا یہ دیکھ کر کہنے لگی کہ میں نہیں سمجھتی تھی کہ تیرے دل میں اللہ تبارک اسمہ کی محبت کے علاوہ کے لئے بھی جگہ خالی ہے[29]۔

یہ توتکلف اوربے فائدہ تعمق ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺتواپنی بیٹیوں کی اولاد کا بوسہ بھی لیتے ان سے محبت بھی کرتے تھے۔ابن تیمیہ رحمہ اللہاس ارتقاءکے متعلق فرماتے ہیں :تابعین کے آخر عہد میں یہ تین چیزیں نکلیں ۔رائے،کلام،تصوف اکثر اہل الرائے کوفہ میں اور متکلمین اور صوفیاءبصرہ میں تھے اور پھر حسن اور ابن سیرین رحمہما اللہ کی وفات کے بعد عمرو بن عبید اور واصل بن عطاءاور احمد بن علی الهجیمی [30] ظاہر ہوئے اس آخری نے صوفیوں کے لئے چھوٹا سا گھر بنادیا

---

[28](الفتاوی:10/81)

[29](سیراعلام النبلاء:8/156)

[30](یہ شیخ البصرہ عبدالواحد بن زید کاشاگرد تھا تقدیر کے بارے میں کلام کرتا تھا اس نے بصرہ میں عابد ین کے لئے ایک گھر وقف کررکھا تھا دارقطنی کہتے ہیں: متروک الحدیث ہے۔ذہبی کہتے ہیں :حدیث نہیں جانتا لیکن نیک بندہ ہے قدر میں کلام کرنے لگا ہم صوفیوں کی باطلیات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس کی وفات 200ہجری میں ہوئی ملاحظہ ہو سیرا علام النبلاء:9/408)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اسلام میں پہلی تعمیر تھی (یعنی ذکر وسماع کے لئے )چنانچہ انہوں نے عبادت کا خاص طریقہ مقرر کرکے اسے اختیار کرلیا نیز شرعی عبادت کا التزام بھی کرتے ایسے ہی سماع اور ذکر بالجہر کرنے لگے اہل مدینہ قول وعمل میں ان سے قریب تھے البتہ شامیوں کی اکثریت مجاہد تھی [31]۔

ایسے ہی ابن جوزی اس ارتقاءکو مختصراً بیان کرتے ہیں :عہد رسول ﷺمیں لفظ مومن یا مسلم تھا پھر زاہد وعابد کا لفظ نکل آیا پھر کچھ لوگ آئے اور زہد وعبادت کا اہتمام کرنے لگے اور اس کے لئے الگ الگ طریقے بنانے لگے پہلی قوموں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا شیطان نے پہلوں کو التباس میں ڈالاپھر ان کے بعد والوں کو تاآنکہ آخری والوں پر مکمل کنٹرول حاصل کرلیا[32]۔

جن لوگوں نے الگ طریقہ اختیار کیا ابن جوزی نے انہیں پہلے لوگ قرار دیا وہ لوگ تھے جنہوں نے زہد اور تعمق (یعنی تکلف اورمینہ کاری ،بال کی کھال اتارنا)اور تشدداور وساوس وخطرات کی تفتیش ان سب کو بیک وقت اختیار کیا جوکہ ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھا اسی قسم کے لوگوں کے بارے میں ہم آئندہ فصل میں کلام کریں گے ان شاءاللہ ۔

# دوسری فصل:ابتدائی صوفیہ

صوفیت ترقی کرتے ہوئے غلو تک جاپہنچی جب ان میں کچھ خارجی عناصر داخل ہوئے تو صوفیاءعملی بدعات سے قولی اور اعتقادی بدعات میں مبتلا ہوگئے جیسے ہر فرقہ ابتداءمیں جمنا شروع ہوتا ہے پھر جڑ پکڑلیتا ہے پھر اس

---

[31](فتاوی ابن تیمیة:10/359)

[32](تلبیس ابلیس:161)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی شاخیں نکلتی ہیں پھر وہ غلو اور گمراہی میں بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اس ارتقاءکو تین مراحل میں تقسیم کیا جاسکتا ہے :

1 ابتدائی صوفیاءاور ان کے متبعین

2 صوفیت میں مخصوص اصطلاحات کا ظاہر ہونا

3 ان میں تنگ یونانی فلسفے کا داخل ہونا اور اتحاد اور وحدت الوجود جیسے عقائد کا ظاہر ہونا۔

یہ تمام مرحلے یا طبقے (طبقے سے ہماری مراد ایک منہج وطریق والے افراد ہیں کوئی ایک نسل نہیں جیسا کہ طبقات کی کتابوں میں مؤرخین کی اصطلاح ہے)ایک دوسرے سے الگ نہیں کہ مخصوص دور تک پہنچ کر ختم ہوگئے بلکہ مرحلہ اپنے سے برابر والے مرحلے کا ذمہ دار ہے لیکن یہ ارتقاءغالباً اسلامی زمانوں میں ہوا ان کی ابتداءمیں غلونہ تھا بلکہ تصوف انحراف کی انتہاءتک ساتویں ہجری میں پہنچی اور اس کے ذمہ دار ابن عربی اور ابن فارض جیسے لوگ تھے آج کل کی صوفیت علمی اور عملی دونوں طرح کے انحراف سے گڈ مڈ ہے ایسے لوگ ہمیشہ رہے ہیں جو بلا علم وباعلم دونوں طرح غالی صوفیاءکے اقوال دہراتے ہیں تیسری صدی کے پہلے مرحلے کے مشہور صوفیاءمیں جنید بغدادی[33] اور سری سقطی[34]ھی ہیں اور چوتھی صدی میں ابوطالب المکی[35]ہیں اور پانچویں صدی کے شروع میں ابوعبدالرحمن السلمی[36]ہیں ان

---

[33](ان کا نام ابوالقاسم الخزار تھا اصل میں نہاوند کے تھے البتہ پیدا بغداد میں ہوئے ان کا قول ہے کہ :"اللہ تک پہنچنے کا راستہ مخلوق پر بند ہے البتہ متقین کے لئے رسول اللہ ﷺ کے آثار کا راستہ لازم ہے"۔ابوثور سے فقہ سیکھی 298ہجری میں فوت ہوئے ملاحظہ ہو صفة الصفوة:2/416)

[34]ان کا نام سری بن مغلس تھا جنید بغدادی کے ماموں اور استاذ تھے تنہائی پسند تھے محبت کے بارے میں گفتگو کرکے جنت کی لالچ یا جہنم کے خوف کے بارے میں گفتگو نہ کرتے کہا کرتے کہ :"سنت میں کم رہنا بدعت میں زیادہ رہنے سے بہتر ہے "253ہجری میں فوت ہوئے ملاحظہ ہو طبقات الشعرانی :1/74)

[35]ان کا نام محمد بن عطیہ تھا نیک آدمی تھے قوت القلوب میں بعض موضوع احادیث ذکر کی ہیں لوگوں نے بعض باتوں میں انہیں بدعتی قرار دے کر چھوڑ دیا تھا ۔386ہجری میں فوت ہوئے ملاحظہ ہو البدایة والنہایة:11/319



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے فوراً بعد ہی حلاج ظاہر ہوا جو حلول کا قائل تھا لیکن یہ نظریہ صوفیت کے گزشتہ ادوار کی نسبت کمیاب تھا چنانچہ یہ تقسیم ہر مرحلے میں غالب عقیدہ وعمل کے اعتبار سے ہے۔

## ابتدائی تصوف

اپنی ابتداءمیں تصوف تصفیہ روح کے لئے چند نفسانی ریاضتوں ،جسمانی مشقتوں معروف کسر نفس اور طبعی مجاہدوں سے معروف تھا یہ تزکیہ روح جو سلف کے ہاں بلاتکلف ہی حاصل ہوجاتا تھا جب ایک مکمل تربیت ومشق کا نتیجہ جاٹھہرا تو ہم نے دیکھ لیا کہ اس تزکیہ کے حصول کے لئے تشدد وتکلف اور اخلاص کی جانچ پڑتال اور چھانٹ پھٹک جو وساوس کی حد تک لے جاتے کا طریقہ اختیارکرنا پڑتا ہم ان کے اقوال واحوال میں اس بات کی تائید دیکھتے ہیں جنید بغدادی جسے اس جماعت کا سرغنہ کہاجاتا ہے کہتے ہیں:ہم نے تصوف قیل وقال سے نہیں بلکہ بھوک ،ترک دنیا اور آسائش چھوڑ کر حاصل کیا ہے [37]۔ معروف کرخی بیان کرتا ہے کہ :میں ایک عرصہ روزے سے رہا اگرکھانے کی طرف بلایا جاتا توکھالیتا اور یہ نہ کہتا کہ روزے سے ہوں [38]۔ نیز بشرالحانی [39] کہتا ہے :میں پچاس سال بھنے گوشت اور چپاتی کی تمنا کرتا رہا پر میرے پاس ایک درہم نہ ہوا [40]۔

---

[36] ان کا نام محمد بن حسین الازدی السلمی تھا صوفیاءکی احادیث کا اہتمام کرتے ان کے لئے ان ہی کی طرز پر ایک تفسیر بھی لکھی ان کے بارے میں محمد یوسف بن القطان النیسابوری فرماتے ہیں :ثقہ نہیں صوفیہ کے لئے احادیث گھڑتا ہے اس کی تفسیر میں بھی ناجائز باتیں ہیں ان کی وفات 412ہجری میں ہوئی ملاحظہ ہو سیر اعلام النبلاء:17/247

[37] (سیر اعلام النبلاء:14/69)

[38] (صفة الصفوة:2/329)

[39] اس کا نام بشر بن حارث ہے عبادت میں لگ کر لوگوں سے الگ رہا اس کی عبادت وورع اور قربانی میں اس کی تعریف کی جاتی اس کی تین بہنیں بھی اسی طرح تھیں 227ہجری میں فوت ہوا۔سیر اعلام النبلاء:10/41

[40] (صفة الصفوة:2/392)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنید بغدادی نے اپنے شیخ سری السقطی کے صراحی کا ایک ٹوٹا حصہ دیکھ کر اس کے بارے میں پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ میری بیٹی نے اس میں میرے لئے پانی ٹھنڈا کیا پھر مجھے نیند نے آلیا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑی خوبصورت لڑکی ہے میں نے پوچھا توکیسے ملے گی کہنے لگی جو ٹھنڈا پانی نہ پیتا ہو میں نے وہ صراحی اپنے ہاتھ سے توڑ ڈالی [41] ۔

جنید بغدادی اپنے بزرگوں سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب وہ سوجاتے توانہیں پکارا جاتا کیا تومجھ سے سوتا ہے اگر تو سویا تومیں تجھے کوڑے ماروں گا ۔ایسے ہی غزالی سہل بن عبداللہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ چھوٹے کھجور کے پتے کھاتے اورغزالی کو خود بھی جنگلوں میں چلے جانے پر آمادہ کرتے اور یہ شرط لگاتے کہ گھاس پھوس کھانے کی عادت بنالے گا۔ابونصر السراج کے نزدیک صوفیت کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ عزت پر ذلت کو ترجیح دے گا اور نرمی پر سختی کو پسند کرے گا[42]۔

انہوں نے اس شخص کے لئے جو ان کے حلقے میں داخل ہونا چاہے یا ان کا مرید ہواس کے لئے ایک دستور بنارکھا تھا جس میں یہ ہے کہ مال چھوڑے گا جیسا کہ قشیری نے اپنے رسالہ میں ذکر کیاہے اور آہستہ آہستہ خوراک کم کردے گا اورکبھی شادی نہ کرے گا[43]۔

ابوطالب المکی اپنے مرید سے مطالبہ کرتا کہ وہ دن اوررات میں دوچپاتی سے زیادہ نہ کھائے [44]۔

[41](التعرف از کلاباذی :155)

[42](اللمع:28)

[43](الاعتصام از شاطبی :1/214)

[44](تلبیس ابلیس:141)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جنید اپنے مرید سے کہتا کہ وہ حدیث پاک نہ پڑھے (اکثر اس کا مقصد یہ ہوتا کہ تزکیہ نفس کی ابتداءمیں اصطلاحات حدیث کی گہرائی میںنہ جائے کیونکہ حدیث پڑھنا ترک کردینا تو کفرمیں مبتلا کردیتا ہے )یہ تمام امور اس اعتدال اور آسان دین حنیف اور طریق صحابہ رضی اللہ عنہم کے خلاف ہیں اس مرحلے کے امتیازات درج ذیل ہیں :

1 سماع:کا ایجاد ہونا اس سے زہد پر مشتمل دل نرمادینے والے قصیدوں کا سننا مراد ہے یا ایسے قصیدے جن میں غزلیات ہوتیں اورکہتے کہ ہمارا مقصد ان سے رسول eہیں اور جو اسے سناتا اسے قوال کہتے اور گانے کا لہجہ استعمال کرتے ۔

2 ایک خاص طرز جسے صوفیت کہتے کے متعلق کلام کرنا اور ہمارا طریقہ ،ہمارامذہب ،ہمارا علم جیسے لفظ کا ظاہر ہونا جنید بغدادی کہتے ہیں :ہمارایہ علم حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہواہے[45]۔

اور ابوسلیمان الدارانی کہتا ہے :"میرے دل میں بسا اوقات قوم کے نکات میں سے کوئی ایک نکتہ آتا تو اسے کتاب وسنت دوعادل گواہوں کے بغیر قبول نہ کرتا[46]۔

یہاں قوم سے اس کی مراد خاص قوم ہے یعنی صوفیاء۔

3 ایسی کتب لکھی گئیں جو زہد وزہّاد سے متعلق صحیح وسقیم احادیث سے بھری پڑی ہیں اور نفسانی وقلبی خطرات اور فقر وفاقہ کی طرف دعوت سے بھری پڑی ہیں اور اہل کتاب کی روایات نقل کرتی ہیں مثلاً حارث محاربی

---

[45]مدارج السالکین از ابن القیم : 3/142)

[46]مدارج السالکین از ابن القیم : 3/142)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کتابیں،ابوطالب المکی کی قوت القلوب ،ابوعبدالرحمن السلمی کی تفسیر ،ابونعیم الاصبہانی کی حلیۃ الاولیاءابن خلدون فرماتے ہیں :ان کا اصل طریق محاسبہ نفس اور لذات کے متعلق کلام تھا پھر انہوں نے ترقی کی اور اس فن میں تالیف کرنے لگے چنانچہ ورع اور محاسبہ کے متعلق کتابیں لکھیں جیسا کہ قشیری نے الرسالہ میں کیا یہ اس وقت کی بات ہے جب طریقہ محض عبادت ہی رہ گیا[47]۔

## اس مرحلہ سے متعلق ہمارا تبصرہ

1 یہ عبادات میں تکلف و تشددان جائز امور کا ترک کردینا ہے جس کی مثال سلف رضی اللہ عنہم میں نہیں ملتی اللہ کے رسول ﷺ گوشت کھاتے تھے ،میٹھی اشیاءپسند کرتے تھے آپ کے لئے ٹھنڈا پانی شیریں بنایا جاتا[48]۔

نبی ﷺ نے کسی صحابی کو مال ومتاع ضائع ترک کرنے کاحکم نہیں دیا نہ ہی دین میں تشدد ہمیشہ روزہ رکھنا یا ہمیشہ قیام کرنا تو یہود ونصاریٰ کے راہبوں کا وطیرہ ہے [49]۔

شادی نہ کرنا ہمیشہ بھوکا رہنا اس تبتل (گوشہ نشینی )کے مترادف ہے جس سے نبی ﷺ نے اپنے بعض صحابہ کو منع فرمایا یہی وجہ تھی کہ ابن عطاءالادمی فرماتے ہیں کہ :اللہہماری عقلیں درست رکھے جو بھوک اور ریاضت کی تنگی کو اپنی عقل کے زوال کا سبب بنالے وہ نافرمان گناہ گار ہے [50]۔

---

[47](ابن خلدون:469)

[48](تلبیس ابلیس:151)

[49](حجۃ اللہ البالغۃ از شاہ ولی اللہ دھلوی:20)

[50](سیر اعلام النبلاء:14/153)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگلوں میں نکل جانا اس سے روکا گیا ہے یہ رہبانیت کی بدعت ہے ابوداؤد میں ابواسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ سیاحت کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا: میری امت کی سیاحت جہاد میں ہے[51]۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:جنگل میں نکل جانا اس امت کا شیوہ نہیں[52]۔

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :طریق محمدی بہترین ہے وہ یہ ہے کہ پاکیزہ چیزیں اختیار کرنا اور جائز خواہشات بلا اسراف پوری کرنا ہمارے لئے رہبانیت ،وصال (مسلسل روزہ رکھنا اور افطار نہ کرنا)اور ہمیشہ روزہ رکھنا،ہمیشہ بھوکے رہنا مشروع نہیں کیا گیا علماء نے رہبانیت کی راہ کا انکار کیا ہے[53]

صوفیاءپر شیطان نے التباس ڈالا کہ سارامال ترک کردیں اگرچہ ان کی نیتیں اچھی ہوتی ہیں مگر اعمال غلط ہیں اورحارث محاسبی اور غزالی جیسے لوگوں سے تعجب ہے کہ وہ اس میں کیسے گرپڑے اورکیونکر ترغیب دیتے تھے اور حارث محاربی کی دلیل کہ عبدالرحمن بن عوف کے کھڑا کئے جانے کا قصہ ثابت نہیں نہ ہی اللہ نے انہیں مال جمع کرنے سے منع کیا بلکہ مال جمع کررکھنے سے منع کیا[54] جبکہ وہ بکثرت انفاق فی سبیل اللہ کرتے تھے ۔

سلف صالحین جنہوں نے صحیح معنوں میں اسلام سمجھا انہوں نے تکلف وتشدد کی راہ اختیار نہ کی سیدالتابعین سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے ان کے غلام نے کہایہ لوگ (صوفیاء) بڑا بہترین عمل کرتے ہیں کہنے لگے کیا کرتے ہیں ؟کہنے لگا

---

[51](سنن ابی داؤد کتاب الجهاد:3/5)

[52] (اقتضاءالصراط المستقیم:105) اس سلسلے میں انہوں نے امام احمد کا ایک قول بھی نقل کیا ہے)

[53](سیر اعلام النبلاء:12/89)

[54](تلبیس ابلیس:180)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظہر پڑھ کر عصر تک قیام کرتے ہیں فرمانے لگے تیری خرابی ہو برد اللہ کی قسم یہ عبادت نہیں توکیاجانے عبادت کیا ہے عبادت یہ ہے کہ اللہ کے حکم میں غور کیاجائے اور اس کے حرام کردہ امور سے دور رہا جائے [55]۔

جسم نفس کی سواری ہے اگر جسم کو اس کا حق نہ دیاجائے تویہ نفس کی بھاری بھرکم بوجھ نہیں اٹھاپاتا لیکن جب ناجائز زہد ،ترک دنیا،بھوکے رہنا ،گوشت نہ کھانا ،بھوسی ٹکڑے کھانا،اور چلو بھر پانی پینا ایسی بدعات رونما ہوں تو جسم پر نفس کے خطرات لازم ہوجاتے ہیں اکثر سنا جاتا ہے کہ بھوک یا نیند نہ کرنے کی وجہ سے نقصانات ہوئے بسا اوقات انسان نفسیاتی مریض بن جاتا ہے عبادت کا حصول دنیاوی زندگی ہی میں ممکن ہے اور دنیاوی زندگی بدن کی سلامتی پر موقوف ہے [56]۔

ترک دنیا نہ توکتاب اللہ سے ثابت ہے نہ ہی سنت سے ایسا کرنے میں مذموم دنیاوی نقصان ہے جس کا آخرت میں کچھ فائدہ نہیں [57]۔

حقیقی زہد دنیا میں رہ کر ہی ممکن ہے کہ دنیا کا سونا اورمٹی دونوں ہی برابر ہوجائیں زہد یہ ہے کہ لوگوں کی ناجائز تعریف ومذمت سے بچے جو ایسا بن جائے وہ پاکیزہ دل کا مالک ہے اور اگر اس میں سے کچھ خلاف شرع صادر ہوتو ہم اس کی بدعت اس کے چہرے پر مارکر اس کارد کردیں گے [58]۔

عباسی خلیفہ منصور کی عمرو بن عبید المعتزلی نے مدح بیان کی کہ وہ بڑا زاہد ہے اس پر ابن کثیر رحمہ اللہ نے لکھا کہ:زہد اصلاح کی دلیل نہیں کیونکہ اکثر رہبان

---

[55](طبقات ابن سعد:5/135)

[56](الذریعه الی مکارم الشریعة از امام راغب اصفہانی:153)

[57](فتاوی ابن تیمیة:20/148)

[58](ابجد العلوم:2/374)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس اس قدر زہد تھا جس کی منصور اور اکثر مسلمان استطاعت نہیں رکھتے [59]۔

2 عوام ان لوگوں کی عبادت دیکھ کر انہیں صحابہ سے افضل سمجھنے لگتی ہے کیونکہ لوگ نہیں جانتے کہ صحابہ کیسے تھے وہ عجیب وغریب حرکات اور تشدد سے حیران ہوتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ شریعت راہ اعتدال کا نام ہے آثار وسنن سے کم واقفیت ہی لوگوںکو اس تشدد میں میں مبتلا کرتی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ شریعت کا مقصد محض عمل ہے اور اس کے لئے علم کی ضرورت نہیں یہ ناممکن ہے کہ اسلامی تشخص کا معیار لوگ ہوں جیسا بعض صحابہ سے بھی ثابت ہے تومیں یہ نہیں کہوں گا کہ ان کے آثار کی اتباع ہمارے لئے ممکن نہیں اور ہم اس راہ پر نہیں چل سکتے ۔

3 انہوں نے سماع ایجاد کیا جس کے متعلق امام شافعی رحمہ اللہ بغداد کی زیارت کے فرماتے ہیں :میں اپنے پیچھے بغدادمیں ایسا کام چھوڑ کر آرہا ہوں جسے لوگ سماع کہتے ہیں وہ اس کے ذریعے لوگوں کو قرآن سے روکتے ہیں [60] ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :یہ بدعت دوسری صدی کے آخر میں نکلی اور اسے نکالنے والے بہترین صوفیاءتھے [61]۔

نیز فرماتے ہیں :یہ گانے والے قصیدے اور ان پر مجمع لگانا ان میں اکبر شیوخ حاضر نہ ہوئے جیسے فضیل بن عیاض اور ابراہیم بن ادہم اور کرخی

---

[59] (البدایة والنهایة:10/80)

[60] (ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں :جب امام شافعی رحمہ اللہ اس سماع زہد سے متعلق یہ کہہ رہے ہیں تو اس سماع کے بارے میں کیا کہتے جس میں عجیب وغریب کلام ہوتا ہے ملاحظہ ہو:اغاثة اللفهان :1/239)

[61] (الاستقامة:1/297)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ لوگ حاضر ہوئے پھر تائب ہوگئے اور جنید بغدادی اپنی آخری عمر میں حاضر نہ ہوئے [62]۔

4 گفتگو کی ابتداءمیں ایک خاص طرز جس کانام صوفیت رکھاگیا سے ہوئی اورکوئی اعتراض کرسکتاہے کہ اگر مسئلہ نام رکھ لینے کا ہے تو یہ عمل فقہ شافعی اور فقہ مالکی بلکہ حدیث سے بھی منسوب ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ نام ایسے علم شرعی کی طرف منسوب ہیں جسے اللہ اور اس کا رسول پسند فرماتا ہے مثلاً علم فقہ وحدیث نیز ان علوم کی طرف ان ناموں کا انتساب کسی شخص معین کے اردگرد تعصب کا سبب نہیں چانچہ ان میں کوئی رکاوٹ نہیں اور انتساب شرعی اعتبار سے اچھا ہوسکتا ہے جیسے مہاجرون اور انصار ایسے ہی جائز ومباح بھی ہوتا ہے جیسے قبائل اور شہروں کی طرف نسبت اورکبھی مکروہ وحرام بھی ہوتا ہے جیسے ایسی نسبت جو بدعت اور نافرمانی کا سبب ہو[63]۔

5 اس دور میں لکھی جانے والی کتب جن میں چند کا ہم نے تذکرہ بھی کیا ہے ان کے بارے میں علماءکی آراءدرج ذیل ہیں :

ابن جوزی رحمہ اللہ قوت القلوب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس میں باطل اور موضوع احادیث ہیں اور ”حلیة الاولیاءاز ابی نعیم“کے متعلق فرماتے ہیں کہ :انہیں صوفیاءمیں ابوبکر وعمر وعثمان وعلی ودیگراجلہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو شامل کرتے ہوئے ذرا شرم نہ آئی [64]۔

[62](فتاوی ابن تیمیة:11/534)

[63](اقتضاءالصرا المستقیم:71)

[64](تلبیس ابلیس:165)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو زرعہ الرازی رحمہ اللہ سے محاسبی کی کتابوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمانے لگے ان کتابوں سے دور رہو ان سے کہا گیا کہ ان میں عبرتیں ہیں فرمانے لگے جس کے لئے اللہ کی کتاب میں عبرت نہ ہو اس کے لئے ان میں بھی عبرت نہیں ہوسکتی[65]۔

**6** اس ابتدائی مرحلے سے معلوم ہوتاہے کہ تصفیہ روح کے لئے جسم کو تکلیف دینا اور آسائشوں سے پرہیز کرنا یہ نصاریٰ سے متاثر ہونے کی بناءپر تھا امام احمد بن ابوحواری حرملہ کی ایک کٹیا میں بیٹھے راہب سے اپنی ملاقات کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اس کی رہبانیت کی وجہ پوچھی تو وہ کہنے لگا جسم زمین سے پیدا کیا گیا ہے اور روح کوآسمان کی بادشاہت سے سو جب اس کابدن بھوکا رہے اور اسے بے لباس کردے اور اسے مسلسل بیدار رکھے روح واپس اس جگہ چلی جاتی ہے جہاں سے نکلی تھی اور جب بدن اسے کھلائے اور آرام دے تو زمین پر ہی رہتی ہے اور دنیا سے محبت کرنے لگتی ہے ابوحواری نے راہب سے ہونے والی یہ گفتگو اپنے شیخ ابوسلیمان الدرانی کے سامنے ذکر کی تو کہنے لگے کہ :وہ باتیں بناتے ہیں ۔گویا انہوں نے راہب کی گفتگو سے تعجب کیا اسے لئے امام ذہبی رحمہ اللہ اس پر لکھتے ہیں کہ طریق محمدی بہترین ہے[66]۔

اس طبقے صوفیاءاپنے زہد اور ترک دنیا میں سچے تھے لیکن ان میں ایسا تکلف وتشددوسوسے تھے جن کا شریعت حکم نہیں کرتی بلکہ انہیں پسند بھی نہیں کرتی ہم یہ تصور بھی نہیں کرسکتے کہ یہ مسلمانوں کے عقائد خراب کرنا چاہتے تھے جیسا کہ شیعہ نے تشیع کو سیاسی طور پر لیا اور پھر اسے باطنیت کی کیچڑ

---

[65] (تلبیس ابلیس:167

[66] (سیر اعلام النبلاء:12/89)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ڈال دیا[67] یہی وجہ ہے کہ ان سے بسا اوقات ایسے الفاظ صادر ہوئے جن کے بارے میں سوچنے پر ہم مجبورہوجاتے ہیں مثلاً جنید بغدادی نے شبلی سے کہا کہ :ہم نے یہ علم حاصل کرکے اسے "انڈر ورلڈ"چھپائے رکھا پھر تو نے آکر اسے ساری خلقت کے سامنے آشکارا کردیا[68]۔

ایسے ہی بعض علماءکی طرف منسوب کلمات سے ان سے ناممکن ہیں مثلاً جنید بغدادی کا کہنا کہ "عقلاءکی عقل حیرت میں پڑگئی"ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ :اس میں نظر ہے کیا یہ انہوں نے ہی کہا ہے؟جبکہ جنید پر استقامت غالب رہی ہے[69] یہ پہلے طبقے کی حالت ہے اس میں مشروع و غیر مشروع زہد خلط ملط تھا نیز ان کے عابدانہ حالات اور اذکار اور ریاکاری سے دوری اچھی صفات ہیں۔اس کے بعد معاملہ ترقی کرتا ہے اس میں ایسی اصطلاحات داخل کردی جاتی ہیں جن میں کچھ حق اورکچھ باطل ہیں یا دونوں کا احتمال رکھتی ہیں انحراف بڑھ جاتا ہے سنت سے دوری اور اس کے متعلق وسعت نظری اور کشادہ ہوجاتی ہے اس کے بارے میں ہم آئندہ فصل میں گفتگو کریں گے ان شاءاللہ ۔

# تیسری فصل:اصطلاحات اور غیر یقینی صورتحال

سنت سے کسی بھی طرح کا انحراف وقت گزرتے بڑھتا جاتا ہے ہر طرف سے یکجا ہونے والے معاون حالات غلط اجتہاد اور باطل نظریات سبب بنتے ہیں سو

---

[67] شیخ رشید رضا کہتے ہیں :طویل بحث وتمحیص کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ان لوگوں کی اکثریت جنھوں نے نصوص شریعت کو بالائے طاق رکھ کر اپنے اقوال وکتب کو مقدم کیا اور وہ صوفیت کا لبادہ اوڑھے تھے وہ درحقیقت باطنی تھے پھر اکثر مسلمان ان کی حقیقت جانے بنا ان کی تقلید کرنے لگے۔(تاریخ الامم : 1/115)

[68] (التصرف از کلاباذی: 145)

[69] جنید اور ان جیسے دیگر صوفیاءکے متعلق ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا منہج ان کے حق میں عذر پیش کرنا اور یہ کہنا کہ ان سے ایسے الفاظ کا صدور ناممکن ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ انہیں زہد وعبادت میں سچا جانتے تھے اور بلاشبہ یہ منہج بالکل درست ہے اس اعتبار سے کہ مسلمان کی دین میں احتیاط غالب رہتی ہے تاآنکہ وہ رجال کے چکر میں نہ پڑجائے لیکن جب ہم جنید اور اس جیسے دیگر صوفیاءکے بارے میں بنظر عمیق دیکھتے ہیں تو بات دوسری ہوجاتی ہے کہ ان کے اکثر اقوال یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ صوفیت کی بنیاد ڈالنے والوں میں سے ہیں



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شگاف بڑھتا جاتا ہے اور باطل قوت پکڑلیتا ہے تیسری صدی کے اختتام پر صوفیت اپنی ہی مشکل کے ساتھ ساتھ ایسی پوشیدہ اور مبہم اصلاحات میں واقع ہوگئی جن ہر صوفی اپنی منشاءکے مطابق تفسیر کرتا نیا صوفی ان کی بیزار تفسیر کرتا اورپکا صوفی اپنے غلو وضلالت کے مطابق ان کی تفسیر کرتا اور اصطلاحات کی یہ شکل اور ان کا واضح نہ ہونا ہم سے پہلی امتوں کی گمراہی کا بھی سبب رہا ہے ایسے مبہم کلمات جو حق وباطل دونوں کا احتمال رکھتے نصاریٰ کے عقیدہ الوہیت مسیح علیہ السلام کا سبب بنے جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں "رُوح مِّنہُ"یعنی اپنی روح کہا تو اس کا معنی یہ نہ تھا کہ وہ اس کا جزءہے بلکہ یہ نسبت اعزازی تھی جیسا کہ اللہ فرماتا ہے کہ :"ناقة اللہ"یعنی اللہ کی اونٹنی یا بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اسد اللہ یعنی اللہ کا شیر یا سیف اللہ یعنی اللہ کی تلوار کہا جاتا ہے یا اللہ کا فرمان کہ :سخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعا منہ۔یعنی اس نے تابع کردیا ہے تمہارے وہ سب جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین پر ہے سب اسی سے ہے۔یہی وجہ ہےکہ قرآن نے مشتبہ کے پیچھے لگنے والے سے منع کیا ہے اور مشتبہ کو محکم کی طرف لوٹانے کا حکم دیا ہے اور محکم اللہ کا یہ فرمان ہے کہ :قل ھواللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد........یعنی کہہ دیجئے شان یہ ہے کہ اللہ ایک ہے وہ بے نیاز ہے نہ اس نے جنا نہ وہ ہی جنا گیا۔امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں :عیسیٰ علیہ السلام کلمہ کُن "ہوجا"سے پیدا ہوئے نہ کہ وہ خود ہی کلمہ کُن ہیں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے بارے میں فرمایاکہ :ولا تلبسوا الحق بالباطل یعنی حق وباطل خلط ملط نہ کرو[70]۔

صوفیہ نے اپنی اصطلاحات میں فناءوبقاء،صحو،محو،تجرید،،تغریدکے بارے میں کلام کیا ہے یہ الفاظ حق اور باطل دونوں کااحتمال رکھتے ہیں بلکہ باطل کے زیادہ قریب ہیں ان کے مؤلفین بھی ان اصطلاحات کے ایجاد کئے جانے کا اعتراف

[70](التصرف لمذھب التصوف:111)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں ۔ابوبکر کلاباذی کہتا ہے:صوفیوں کی ان کے ہاں منفرد عبارات واصطلاحات ہیں جنہیں ان کے سوا کوئی استعمال نہیں کرتا۔

ان اصطلاحات کو سب سے پہلے استعمال کرنے والے ابوحمزہ الصوفی البغدادی (متوفی 296ہجری)بسطانی اور ابویزید الخزار(متوفی277ہجری )تھے ۔

ان کی اصطلاحات کی چند مثالیں اور تعریفیں ذکرکرنے کے بعد ہم ان کے نتائج کے متعلق گفتگو کریں گے :

1 الفنا:اس مبہم ومجمل لفظ سے باطل بلکہ کفر مراد ہے صوفیاءاس سے ”ایک ہی وجود سے معدوم ہوجانا“مراد لیتے ہیں یعنی اللہ سبحانہ کے سوا کوئی موجودنہیں اور اس کے سوا کسی کا وجود حقیقی نہیں اس عقیدہ وحدت الوجود کے متعلق ہم آئندہ بحث میں گفتگو کریں گے (ان شاءاللہ )

2 اس لفظ فناءکا یہ معنی بھی ہے کہ لوگوں اور خلقت سے غائب ہونا اور اللہ کے سوا کسی کا حاضر نہ ہونا اور (غیبوبہ یعنی غائب ہوجانا)میں واقع ہونا حتی کہ عبادت سے بھی غائب ہوجانا اس سے یہ وہم ہوتا ہے کہ کہ وہ (یعنی غائب ہونے والافنا ہونے والا)اور معبود ایک ہی شئے ہیں اور یہ گمان پڑتا ہے کہ اس کی ذات اور اس کی ذات میں اور اس کی صفات اس کی صفات میں مضحمل ہو گئیں[71] ۔

صوفیاءاسے جمع (اکھٹا ہونا)اور سُکر(مست ہونا )بھی کہتے ہیں اور جب اس کی عقل واپس پلٹتی ہے تو وہ اسے غلط کردیتا ہے پھر رب کو رب اور بندے کو بندہ کہتا ہے ۔

---

[71](تنبیہ الغبی:81)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3 اس لفظ جسے صوفیاءفنا کہتے ہیں کا یہ معنی بھی ہے کہ "ایک ہی کے ارادے سے معدوم ہوجانا"یعنی صرف اللہ ہی سے محبت ہو اسی کے لئے دوستی وبغض ہو یہ اگرچہ درست ہے لیکن اس کی تعبیر کے لئے ان کالفظ فناءاستعمال کرنا قابل قبول نہیں کیونکہ ہم کہہ چکے ہیں کہ اس میں پوشیدگی اور اشتباہ ہے اور فناءکا یہ معنی کہ "اللہ کے سوا میں مشغول ہونے سے نفس کو فنا کردینا "جیسا کہ صوفیاءیہ بھی کہتے ہیں تویہ معنی بھی ناقابل قبول ہے کیونکہ اللہ ہی نے ہمیں مخلوقات میں مشغول ہونے ان کی دیکھ بھال کرنے اور ان کی طرف توجہ دینے کا حکم دیا ہے[72]۔

4 الجمع والفرق(یعنی اکھٹا ہونااور جداہونا):صوفیاءکہتے ہیں جمع سے حق بلاخلق یعنی خلق کے بغیر حق کی طرف اور فرق سے خلق بلاحق یعنی حق کے بغیر خلق کی طرف اشارہ ہوتاہے اور مراد یہ لیتے ہیں کہ فرق سے مراد وہ کسب ہے جو بندہ اللہ کی بندگی کے قیام کے لئے کرتا ہے اور جمع سے ربوبیت کا مشاہدہ مراد ہے اور جمع وفناءکے پہلے معنی یعنی وحدت الوجود سے بہت قریب ہے ۔

5 السکُر والصحو:(یعنی مست ہونا جیسے کوئی نشے میں مست ہوتا ہے اور "ہوش میں آنا"جیسے نشہ کرکے کوئی ہوش میں آتا ہے)۔سکر کے متعلق صوفیاءکہتے ہیں کہ :بندے پر ایسی حالت کاظاہرہونا جس میں اس کے لئے نہ تو سبب کا لحاظ ممکن رہے نہ ہی ادب کی رعایت[73]۔

اور صحو کہتے ہیں عارف کے غائب ہوجانے اور اس کے احساس کے زائل ہوجانے کے بعد پلٹ آنا۔

---

[72](سیر اعلام النبلاء:15/393)

[73](التصرف:114)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6 العشق:صوفیاء نے اس لفظ کو اختیار کیا جبکہ رب تبارک وتعالیٰ کو اس لفظ سے موصوف نہیں کیا جاسکتا نہ بندے کا اپنے رب سے اظہار محبت کے لئے یہ لفظ استعمال کیا جاسکتا ہے[74]۔

یہ ان کی کثیر اصطلاحات میں سے چند کا نمونہ ہے یہ سبب مبہم و مجمل ہیں ایسی دیگر اصطلاحات حال،مقام عطش ،دھش ،جمع الجمع ....وغیرہ بھی ہیں ہم ان میں سے صرف ایک اصطلاح لیتے ہیں مثلاً الفناءکیا یہ صحیح ہے؟ کیا مخلوقات سے رک جانا اور ان میں عدم مشغولیت اسلام ہے؟جواب نفی میں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قل انظروا ماذا فی السماوات والارض
(یعنی )کہہ دیجئے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسے دیکھو۔

نبی ﷺ نے فرمایا:حبب الی من دنیاکم النساءوالطیب(یعنی)مجھے تمہاری دنیا سے عورتیں اور خوشبو پسند ہے ۔آپ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کے والد ابوبکر tسے اور اپنی بیٹی کی اولاد حسن وحسین رضی اللہ عنہما سے محبت کرتے تھے شہد ،مکہ اور انصار صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرتے تھے[75]۔

صوفیاءکی فناءفی اللہ کو شش ناممکن ہے کیونکہ اللہ سبحانہ خالق اور وہ مخلوق ہیں تو خالق اور مخلوق ایک کیسے ہوسکتے ہیں یہ لوگ ایک اور فریب دیتے ہیں یعنی الصحو بعدالمحو"مٹ جانے کے بعد ہوش میں آنا"یا الفرق فی الجمع یعنی یکجا ہوکر الگ ہونا مطلب یہ کہ انسان حالت بندگی کی طرف

---

[74](کیونکہ اس لفظ میں عریانیت کا عنصر ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ کتاب وسنت میں مودّت ومحبت کے الفاظ موجود ہیں مگر عشق کا لفظ قطعاًنہیں نیز کوئی بھی شخص اپنی ماں ،بہن ،بیٹی سے اظہار محبت کے لئے یہ لفظ ہرگز استعمال نہیں کرتا کیونکہ ان سے کی جانے والی محبت عریانیت سے پاک ہوتی ہے ۔مترجم)
[75](سیراعلام النبلاء:15/394)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پلٹ آئے یہ ان کے مونہوں کی محض باتیں ہیں یعنی یہ کہ وہ عبودیت کی طرف پلٹ آتا ہے حقیقت میں یہ صرف اوہام باطلہ ہیں جبکہ اسلام عقل کی حفاظت کا تقاضا کرتا ہے تو ایک مسلمان زوال عقل کی سعی کیونکر کر سکتا ہے جبکہ صوفیاءربوبیت کے اسرار سے متعلق گفتگو کرتے وقت ایسی باتیں بناتے ہیں جو طاقت انسانی سے باہر ہیں اسی لئے وہ اس وحدت الوجود کے حادثے سے دوچار ہوئے جو دراصل کفر ہے اور اس بارے میں وہ نفسیاتی عدم توازن کا شکار ہیں کہ جو انسان تکبر وخدائی کے زعم میںمبتلاہوکر وحی سے اعراض کرتا ہے توغیر محسوس طور پر اس نفسیاتی بیماری کا مریض بن جاتا ہے اور وحدت الوجود کے راستے سے اپنی باطل نفسیات کو تسکین دیتا ہے جیسا کہ فرعون کی نفسیات تھی وہ کہا کرتا تھا کہ :انا ربکم الاعلیٰ میں ہی تمہارا سب سے برتر رب ہوں۔بدھ مذہب میں بھی فناءکا عقیدہ موجود ہے وہ اسے نروان کہتے ہیں بسا اوقات صوفیاءنے انہی سے یہ عقیدہ لیا ہے۔

## اس کے سنگین نتائج

1 اس طرح کی خرافات میں پڑنے سے مسلمان علم نافع اور عبادت وعمل سے دور ہوجاتا ہے اور ان اشیاءکے بارے میں باتیں بناتا ہے جن کا وجود تک نہیں ہوتا نہ ان کی حقیقت ہی ہوتی ہے مسلمان دنیا آباد کرنے کا پابند ہے تاکہ یہ آخرت کا پل ثابت ہو اس طرح کی اصطلاحات جاہل پر حاوی ہوجاتی ہیں اور عقل مندکو الجھادیتی ہیں جبکہ وہ دین میں کمزور ہوں ۔

4 اسلام میں اسرار (جمع سِرّ بمعنی پوشیدہ راز)کا تصورنہیں ہے قرآن وسنت بالکل واضح ہیں یہ اسرار دین کو محتاج بنادیتے ہیں اور معاملہ ہر شئے کی اپنی منشاءکے مطابق باطنی تفسیر تک جاپہنچتا ہے کہ ہر شئے کا ایک ظاہر



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ایک باطن یہی وجہ ہے کہ علماءان کی کتب پڑھنے سے ہرایک کو منع کرتے ہیں[76]۔

4 ان اصطلاحات میں ٹھہراؤ بتدریج عقیدہ وحدت الوجود کی جانب لے جاتا ہے جو کہ دین سے مکمل خروج ہے مسلمان کتاب وسنت کی طرف پلٹتے ہیں جبکہ صوفیاءذوق ،کشف،خیالات اور اپنے مشائخ کے کلام کی طرف جبکہ یہ بڑی مشکل ہے کیونکہ ہر انسان کا ایسا ذوق ہوتا ہے عیسائی تثلیثیانہ ذوق جبکہ مشرک شرکیہ ذوق رکھتا ہے ۔

4 یہ مرحلہ مقامات جیسے توکل ورضا کی اصطلاح کے ساتھ ممتاز ہے اس میں بھی انہوں نے صحیح فہم اسلامی سے انحراف برتا ہے ان کے نزدیک توکل اسباب ترک کردینے کا نا م ہے ھروی کہتے ہیں :"خاص طریق میں توکل توحید اور اسباب اختیار کرنے سے بیگانگی ہے "۔ابوسعید الخزار کہتا ہے:"میں صحرامیں تھا شدید بھوک لگی میرے نفس نے مجھ سے تقاضا کیا کہ میں اللہ سے کھانا مانگوں میں نے کہا یہ توکل کرنے والوں کا عمل نہیں"[77]۔

ان شیخ صاحب نے زاد راہ کے بغیر صحراءجاکر خلاف سنت عمل کیا اور توکل کا معنی سمجھنے میں غلطی کی اللہ سبحانہ وتعالی نے اسباب پیدا کرکے مخلوق سے انہیں اختیارکرنے کا مطالبہ کیا ہے اور مسلمان محض اسباب پر مکمل اعتماد نہیں رکھتا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اللہ پرکلی اعتماد دکرتا ہے اور نتائج کا اللہ تعالیٰ سے امیدوار ہوتا ہے۔صوفیاءمقام رضا کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ تقدیر پر

---

[76](احقائق التصوف:527)

[77](التصرف ازکلابازی:150)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بس کئے رہنا ہے کہ جو اللہ کی طرف سے آئے اسی پر قناعت کرنا یہ معنی بنظر عمیق درست نہیں مسلمان اللہ کی تقدیر پر اعتراض نہیں کرتا جیسے مرض،فقرلیکن اللہ کی تقدیر کو اللہ ہی کی تقدیر سے ٹالتا ہے جیسے مرض کا علاج دوا سے کرتا ہے اور محنت کرکے کماکر فقر کو ٹالتا ہے اور دینی معاملات جیسے نماز روزہ میں یوں نہیں کہتا کہ میں نماز اس لئے نہیں پڑھتا کہ اللہ نے میرے مقدر میں رکھی نہیں یہ توشیطانی حیلے اورمشرکین کا طرز عمل وقول ہے شریعت احکامات کو نافذ کرنا اور مصائب کو اللہ کی تقدیر سے ہٹانا اور ان پر صبر کرنا واجب ہے ان تمام اصطلاحات کے متعلق ابن قیم رحمہ اللہ کا تبصرہ نہایت جامع ہے :"کہ چلنے کی آواز اورپسنے کی آواز سنائی دیتی ہے پر آٹا نہیں دکھائی پڑتا"[78]۔

# چوتھی فصل: صوفیہ اور وجودیہ

یہ مرحلہ صوفیت کے مراحل میں خطرناک ترین ہے وہ اس طرح کہ اس مرحلے کی صوفیت میں یونانی فلسفہ داخل ہوگیا اور اسے صوفیت اورنصرانیت سے مشابہ بنادیا کہ جب عیسائیت میں رومی داخل ہوئے توانہوں نے اس میں فلسفہ بھی داخل کردیا اسی لئے کہا جاتا ہے کہ عیسائیت خود رومی بن گئی اور ومیوں کی کچھ مدد نہ کرسکی بلکہ ہم بالجزم ثابت کرسکتے ہیں کہ یہودیت ونصرانیت ودیگر آسمانی شرائع جن میں تبدیلیاں واقع ہوئیں تو اس تبدیلی میں فلسفہ کا اہم کردار تھا جب فلسفہ نے تورات کے نصوص پر تنقید کی اورانہیں معمولی یا قصہ کہانیاں قرار دیا تو اس دباؤ کے ماتحت علماءیہود نے تاویلیں شروع کردیں جیسا کہ فیلون یہودی نے کیا انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو نور قرار دیا اور ان کی بیوی سارۃ کو خوبی قرار دیا ایسے ہی نصرانیت نے کیا خصوصاً

---

[78](مدارج السالکین:3/457)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ افلاطونی متکلمین اور یونانی نمائندوں نے ان فلسفیانہ حملے کئے تو نصرانی خداوندی کے رجال نے اقرار کیا کہ اناجیل میں نامعقول باتیں ہیں چنانچہ انہوں نے ان کی فلاسفہ کی پسندیدہ تاویلات شروع کردیں[79] ۔

اسلام میں فلسفہ یونانی کتابوں کے ترجمے کے بعد آیا جیسے افلاطون اسکندری کی کتاب "التاسوعات" کا عربی ترجمہ عبدالمسیح بن ناعمہ الحمصی نے "الاثولوجیا" یعنی ربوبیت کے نام سے کیا[80]۔

ایسے ہی "اثولکوجیا" ارسطو کی کتاب کا ترجمہ ہے اس میں فیض اور اشراق کا نظریہ پیش کیا گیا ہے جو صوفیت کے خطرناک ترین دور پر چھایا رہا خصوصاً سہروردی[81] اور ابن عربی[82] کے ادوار میں اسی فلسفے کے دباؤ میں معتزلہ نے ہر خلاف عقل (ان کے زعم میں )نص کی تاویل یا انکار شروع کردیا جیسا کہ وہ جوہر، جزلایتجزا، جسم ،متحیز....وغیرہ الفاظ کے جھگڑے میں بہت آگے نکل گئے اور فکری بغاوت کے دورکی بہترین مثال قرار پائے اورعملی طور پر بخوشی اسلام سے خارج قرار پائے ۔

---

[79](مذاہب اسلامیین از عبدالرحمن بدوی جلد دوم)

[80](ظہرالاسلام از احمد امین : 4/156)

[81]اس کا نام یحییٰ بن حبش بن امیرک السہروردی تھا فلسفہ اشراق جس کا موجد افلاطون ہے کا حامی تھا اس نے نیا دین بنایا اور نبوت کا دعویٰ کیا علماءحلب نے اس کے کفر کا فتوی جاری کیا 587ہجری میں قتل ہوا۔ سیر اعلام النبلاء:21/201 نیز شخصیات قلقه از عبدالرحمن بدوی:95

[82]اس کا نام ابوبکر محی الدین محمد بن علی الحاتمی الطائی الاندلسی ہے مرسیہ میں 560ہجری میں پیدا ہواوہیں پلا بڑھا پھر مختلف شہروں میں گھوما شام اور روم ، مشرق کے مختلف شہر پھر بغداد آیا مغربی بادشاہوں سے خط وکتابت کرتا تھا لوگ اس کے بارے میں مختلف آراءرکھتے کچھ اسے زندیق کہتے کچھ ولی مانتے لیکن اپنی کتابیں نہ پڑھنے دیتا درست یہ ہے کہ یہ خبیث اتحادی تھا اس کی کتابیں اس کی موت کے بعد ظاہر ہوئیں کیونکہ لوگوں سے الگ رہتا تھا اس کے ساتھ بہت سے اتحادی رہتے تھے اسی لئے اس نے اس مسئلے (یعنی حلول اور فنا فی اللہ)میں بڑی سرکشی کا مظاہرہ کیا پھر رسوا ہوا 637ہجری میں مرا دیکھئے شذرات الذہب از ابن عماد :5/190نیز تنبیہ الغبی از بقاعی :178نیز تاریخ التصوف از بدوی :41



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صوفیاءپر فلسفہ "الٰہ سے مشابہت بقدر طاقت" کے عنوان پر داخل ہوا انہوں نے بندے کو رب سے صفات وافعا ل میں مشابہ قرار دینے کی کوشش کی جیسا کہ غزالی اور اس کے ہمنواؤں نے اپنی کتاب "المضنون بہ علی غیر اہلہ "میں کیا[83]۔

پھر ابن عربی اور اس کے تلامذہ نے وحدت مطلقہ کا موقف اختیا رکیا کیونکہ فلاسفہ کہتے ہیں کہ :"حقیقی وجود علت اولی (اللہ)ہے کیونکہ وہ بالذات مستغنی ہے تو ہر وہ جو اس کا محتاج ہو اس کا وجود ایک خیال ہے "یہیں سے ابن عربی نے وحدت الوجود کا نظریہ نکالا شروع شروع میں صوفیہ نے اسے عام شکل میں لیا کہ اللہ سبحانہ ہی حقیقی وجود ہے اس سے ان کی مراد یہ ہوتی کہ تمام موجودات او رکائنات محض دھوکہ اور وہم ہیں کوئی الگ مستقل ذات نہیں جوبالذات قائم ہو جو ایسا ہو اس پر حقیقی وجود کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا[84]۔

لیکن صوفیاءکا یہ نظریہ ابن عربی کے نظریہ وحدت والوجود سے الگ تھا وہ وحدت الوجود کے متعلق کہتا کہ حقیقی وجود اللہ سبحانہ کا ہی ہے لیکن ہم اپنی آنکھوں کے سامنے بہت سی اشیاءقائم دیکھتے ہیں ان کاانکار ممکن نہیں اسی لئے یہ تمام موجودات اللہ کے ذات کے سوا نہیں ہیں (تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا(یعنی )اللہ ظالموں کے ان اقوال سے بہت بلند وبالا ہے)اور اسی کے مظاہر وتجلیات کا مظہر وتجلی ہے اس کی آیا ت میں سے کوئی آیت

---

[83](درءتعارض العقل والنقل از ابن تیمیة:5/82)

[84](اس دور کے بعض مفکرین جو اہل السنة سے ہیں نے مطلقاً کہہ دیا کہ :"موجود اور حق اللہ سبحانہ ہی ہے "اس کی ان کی مراد شریعت سے متصادم نہیں وہ یہ ہے کہ اللہ سبحانہ ہی ان غائب موجودات کی نسبت باقی اور سرمدی ہے جو اپنے بل بوتے پر قائم نہیں رہ سکتیں بلکہ وہ اللہ سبحانہ کے وجود کا سہارا پکڑتی ہیں یہ معنی اگرچہ شریعت سے متصادم نہیں ہے لیکن بہت سے ایسے تصورات کا باعث ہے جو بدعت میں واقع کرسکتے ہیں چنانچہ شرعی اصطلاحات کا التزام ہی بہتر ہے اہل السنة کا عقیدہ ہے کہ اللہ سبحانہ حق ہے اپنی مخلوقات پر قیوم ہے اور اس نے اس کائنات کو پید ا کیا اور اسے ایسی ذات بنایا جس کا اس کی اپنی ذات سے کوئی تعلق نہیں اوریہ کہ وہ حقیقی وجود رکھتی ہے محض تصور یا وہم نہیں اور ا س دنیاوی زندگی کے بعد معدوم ہوجائے گی اور اس کاوجود خالق معبود سے الگ اور مستقل ہے)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں جیسا کہ اہل السنۃ کہتے ہیں تواس طرح رب کی حقیقت یہ ہوئی کہ وہ وجود مطلق ہے نہ اس کانام ہے نہ ہی صفت نہ ہی آخرت میں اسے دیکھاجائے گا نہ اس کا کلام ہے نہ علم ہے نہ اس کے سوا کچھ ہے لیکن وہ کائنات میں دیکھا جاسکتا ہے[85]۔

توہر وجود اللہ ہے اور اللہ ہی ہر وجود ہے بس اس نے کائنات کو خالق معبود سے ملادیا اور توحید کا بینڈ بجادیایہ تو عیسائیوں کے شرک سے بہت ہی بڑا شرک ہوا کیونکہ اس بیمار تصور کی رو سے ہر ایک معبود ہے جس کی پوجا ہوتی ہے ۔مؤرخ ابن خلدون ابن عربی کے نظریہ کی شرح کرنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ یہ باطل تصورات عام طور پر پوشیدہ اور ایک دوسرے سے متناقض ہوتے ہیں یہاں تک کہ اپنے حاملین کے لئے بھی چنانچہ فرماتے ہیں :"اس وحدت سے ان کی مراد ہے کہ ہر وجود کی ذاتی قوتیں ہوتی ہیں حیوانی قوت میں معدنی قوت ہے مزید بھی اور انسانی قوت میں حیوان کی قوت ہے مزید بھی اور فلکیات سے انسانیت کو متضمن ہیں مزید بھی اور ایسے ہی روحانی ذوات (فرشتے)پھر قوت جامعہ وہ ہے جو تمام موجودات میں بکھری پڑی ہے تو سب ایک ہی ہوئے یعنی ذات الٰہیہ ہی[86]۔

اور جب یہ سوال پیدا ہوا کہ وحدت الوجود کا نظریہ کیونکر درست ہوسکتا ہے جبکہ خالق اور مخلوق ،مومن اور کفار سب ہیں اور کفار کو جہنم میں عذاب ہوگا تو عذاب کون دے گا ؟تو ابن عربی نے قرآن کریم کی آیت میں تحریف شروع کردی اور ہر آیت میں ایسا کفر اور باطنیت داخل کردی تاکہ یہ سوال ہی نہ پیدا ہوچنانچہ اپنی کتاب "فصوص الحکم "میں کہا کہ :"موسیٰ علیہ السلام نے ہارون

[85](تنبیہ الغبی از بقاعی:19/40 نیز الایمان الاوسط از ابن تیمیة:132 نیز قطر الولی از شوکانی:190)

[86](مقدمة ابن خلدون:471)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام کو اس لئے ڈانٹا کہ انہوں نے بنی اسرائیل کو بچھڑے کی عبادت سے منع کردیاتھااورانہوں نے (بچھڑے کی عبادت کرکے گویا )اللہ ہی کی عبادت کی تھی اسی لئے اللہ نے فیصلہ فرمادیاکہ ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے اس اعتبار سے موسیٰ علیہ السلام ہارون علیہ السلام سے زیادہ عالم تھے[87]۔

اور وہ ہوا جو قوم عاد کی تباہی کا ذریعہ بنی وہ راحت سے مشتق ہے۔(عربی کو ہوا میں ریح کہتے ہیں ریح اور راحت دونوں کا مادہ روح ہے راحة مصدر ہے اور ریح مشتق)کیونکہ اس نے ان کے اندھیرجسموں کو راحت دے دی اور اس ہوا میں عذاب تھا عقابه عذوبه (چاشنی)سے مشتق ہے[88]۔

ابن عربی نے فرعون کو مومن قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ اللہ نے فرمایا قرة عین لی ولک (یعنی)فرعون کی بیوی آسیہ نے موسیٰ کو صندوق سے نکالتے ہوئے کہاکہ)میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک بنے اس ایمان کی بدولت جو اللہ نے اسے غرق ہوتے وقت دیا[89]۔

(یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ کچھ لوگ ابن عربی کے کلام کی تاویل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کا یہ مقصد نہیں اور یہ مقصد ہے....یہ بات درست نہیں عراقی فرماتے ہیں :جو اس طرح کے قبیح اقوال پر جری ہو اس کا یہ عذر قابل قبول نہیں کہ وہ کہے کہ میرا مقصد یہ تھا یہ ظاہر کے خلاف ہے اس کے کلام کی تاویل نہ کی جائے نہ کرامت سمجھاجائے)

---

[87](یعنی ابن عربی کے نزدیک موسیٰ علیہ السلام بھی وحدت الوجود کے قائل تھے۔نعوذ باللہ من ذلک۔تنبیہ الغبی از بقاعی:120بحوالہ فصوص الحکم،فصل:192)

[88](ایضاً:95بحوالہ فصوص فصل نمبر 109)

[89](ایضاً:128)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عربی نے دیگر انبیاءکے واقعات میں اسی طرح کی کارستانیاں کی ہیں جو چاہے اس کی کتابیں پڑھ لے ہر سطر سے عقیدہ وحدت والوجود کی بو آئے گی اس کا یہ سارا کلام درحقیقت دین کی بنیاد ڈھادینے کی سعی ہے اللہ نے کفار کے لئے جو وعیدیں بیان کی ہیں وہ اس دنیا کے لئے نہیں بلکہ آخرت کے لئے ہیں چنانچہ ابن عربی اور اس کے شاگرد شعائر اسلامی نماز قربانی اور پیوند لگے لباسوں اور زندیقیت کی آرائشوں کے پیچھے صوفیت کے نام پر چھپے رہے [90]۔

فلاسفہ ابن عربی کی طرح وحدت الوجود کے قائل نہیں لیکن انہوں نے اس باطل نظریے کے لئے راہ ضرور ہموار کی ہے اللہ تعالیٰ کے متعلق بلا علم باتیں کہہ کر اور اسے اپنی خیالی صفات سے متصف کرکے اس گمراہی کی وجہ انکا آسمانی شریعت سے اعراض اور انبیاءکے نور ہدایت سے دوری ہے اسی لئے انہوں نے معبود کو ایسی بسیط ذات خیال کیا جو ترکیب کے ہر شائبے اور صفات سے مکمل پاک ہو جیسے ،قدیر ،سمیع ،بصیریہ صفات ان کے نزدیک مرکب ہیں انہوں نے کہا کہ اس کی حقیقی صفت "وجود "ہے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ کیا وجود؟تو جواب آتا کہ کسی شئے کا نہیں گویا ایسا وجود جس کی کوئی صفت نہیں تو اس اللہ سبحانہ کا وجود ایسا نہیں جسے ہم مسلمان جانتے ہیں اور جس نے رسول مبعوث کئے اور کتابیں نازل کیں ،درحقیقت ان کے نزدیک وجود وہی اللہ ہے جسے ہم مسلمان مانتے ہیں اور جس نے رسول بھیجے اورکتابیں نازل کیں،وہ ان کے نزدیک ہر صفت سے عاری وجودہے فطرتاً یہ ان کے ذہنوں کے باطل تصورات ہیں حقیقت نہیں چونکہ صفت وجود ان کے نزدیک اللہ کی خاص ترین صفت ہے تو ان کی عقلوں میں یہ بات بیٹھ گئی کہ ہر وجود اللہ کی وجود

---

[90] (تنبیۃ الغبی الی تکفیر ابن عربی از شیخ برہان الدین البقاعی)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرح واجب ہے اور چونکہ عالم موجود ہے تو وہ اللہ ہے ۔تعالیٰ اللہ عن قولھم علوا کبیرا(یعنی)اللہ ان کے قول سے بڑا ہی بلند ہے[91] ۔

فلاسفہ کی اسی طرح کی باتیں ابن عربی کے نظریہ وحدت الوجود کا سبب بنیں اگرچہ اس کا نظریہ فلاسفہ کے نظریے سے زیادہ برا ہے خاص طور پر جب قرآنی آیات زبردستی اس کے نظریے پر فٹ کی جائیں اور جب بہت سے نادان مسلمان اسے "شیخ اکبر"سمجھتے ہوئے اس کی تعظیم کرتے ہوں۔

کچھ اور بھی فطری سہارے ہیں جنہوں نے ان لوگوں کو اسلام اور عقیدہ توحید کے سب سے بڑے مخالف ومنافی نظریہ وحدت الوجود تک پہنچایا انہی میں سے ایک فناءکا نظریہ بھی ہے جس کے متعلق ہم گذشتہ بحث میں گفتگو کرآئے ہیں جس طرح جہمیہ نے اللہ کی صفات کا انکار کیا اور مسلمانوں پر ا س کے اثرات مرتب ہوئے اسی طرح ممکن ہے کہ نظریہ فناء نے عقیدہ وحدت الوجود کو سہارا دیاہو مثلاً اللہ تعالیٰ کے علو کی نفی سے لازم آتا ہے کہ وہ ہر جگہ ہے۔اسی طرح انہوں نے اللہ کو اس کی کائنات کے تمام حصوں بخروں میں تقسیم کردیا اس کے باوجود بھی فلسفہ کا شفاف اسلامی عقیدہ کو بگاڑنے بلکہ تمام انسانی معاشروں کو بگاڑنے میں اہم کردار رہا ہے کیونکہ اس کی بنیاد صرف ایسے تصورات پر ہوتی ہے جو ذہن میں تو ہوتے ہیں ذہن سے باہر حقیقت کی دنیا میں نہیں اسی لئے ایک عظیم عالم دین ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس کی گہرائی میں جاکر واپس آنے کے بعد فرماتے ہیں کہ :بے شک جو آفاقی شرائع سے جس قدر قریب ہو گا وہ عقل اور حقیقت کی معرفت سے بھی اسی قدر قریب ہو گا۔کیا آپ نے مشاہدہ کیا کہ کسی فلسفی نے کسی علاقے کی خیرخواہی کی ہو[92] ۔

---

[91](تنبیة الغبی از البقاعی)

[92](درءتعارض العقل والنقل:5/65)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ فلسفی حقیقت دور نظریات اور انسانی حقیقت سے الگ زندگی گزارتا ہے ان کی مشکل یہ ہے کہ وہ معاملات کو اس طرح سلجھانے کی کوشش کرتے ہیں جس کی وہ قدرت نہیں رکھتے جبکہ انبیاءورسل انہی معاملات کوبڑی آسانی سے حل کردیتے ہیں)

ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہاں ایک مغربی مفکر ڈاکٹر ایلکس کارل سے ملاقات کی جس کاخیال تھا کہ فلسفے نے مغربی معاشرے میں تباہی مچائی ہے کہ جس معاشرے میں صرف کتابیں پڑھائی جاتی ہیں حقیقت پر غور نہیں کیا جاتا وہ کہتا ہے :فلسفی کا فلسفہ تمام لوگوں کے لئے قابل قبول نہیں ہوسکتا فلسفی کے تمام دلائل فرضی ہوتے ہیں [93]۔

فلسفہ پر تنقید جاری رکھتے ہوئے مزیدکہتا ہے :ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی کوکامیاب علم کرسکتا ہے لیکن ہم نے فلسفیانہ افکارکے نتائج کو ترجیح دے دی اور اس بات کو پسند کیا کہ ہم حقائق سے خالی تصورات کے بیچ سڑتے رہیں ،یقینا اس دورکے فلاسفہ ہی ہیں جنھوں نے آزاد بندگی کو امریکا ویورپ میں اندھی صورت میں پیش کیا [94]۔

گویا ہر دور میں یہی مشکل رہی ہے جب لوگ ان آسمانی شرائع سے دور ہوجاتے ہیں جو دنیا وآخرت میں انسان کی بھلائی کی ضامن ہیں تو ان کے سامنے ازم پر ازم آتے ہیں اجتماعی ،سیاسی اور اقتصادی ازم جو نتیجہ ہوتے ہیں انسان کی اپنے خالق کی طرف فطری توجہ اور انسانی شیطانوں پر شیطانی وحی کے درمیان ناپسندیدہ انقطاع کا اور ظاہر ہے کہ انسان کے لئے راہ اعتدال پر گامزن رہنا مشکل ہوجاتاوہ یا تو تشدد وغلو یا تساہل ونرمی اور ذمہ داریوں سے فرار

---

[93](تاملات فی سلوک الانسان:1/47)

[94](تاملات فی سلوک الانسان:1/7)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہنے لگتا ہے پھر شیطان بھی ایسے شخص کے سامنے خود کو عقل کل سمجھتا ہو بڑے گل کھلاتا ہے کہ اگر وہ عام لوگوں اور عام طریقے کے مطابق اپنے علم ومذہب پر قانع رہا تو اس نے کیاکیا؟لہٰذا ضروری ہے کہ نئے نئے کارنامے سرانجام دیے جائیں اور عجیب وغریب اورانوکھا پن اختیارکیا جائے یہ پوشیدہ خواہشات ہوتی ہیں جن کاادراک اور جن سے دور صرف علماءربانیین ہی رہ پاتے ہیں (یا پھر وہ حقائق کی دنیا کا باشندہ بن جاتا ہے)

اس بحث کے اختتام سے قبل مناسب ہوگا کہ ہم ابن عربی اور اس کے تلامذہ کے متعلق بعض علماءکی آراءنقل کردیں یعنی اس کی وجودی فکر کے اعتبار سے ۔شیخ ابومحمد بن عبدالسلام ابن عربی کے متعلق کہتے ہیں:وہ برا شیخ قبیح اور کذاب ہے وہ عالم کو قدیم کہتا تھااور شرم گاہ کو حرام نہ کہتا تھا(یعنی ماں بہنیں وغیرہ محرمات حلال ہیں)[95]۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ شیخ ابراہیم الجعیری سے نقل کرتے ہیں کہ :میں نے ابن عربی کو دیکھا وہ ناپاک شیخ ہے اللہ کی نازل کردہ ہر کتاب اور اس کے بھیجے ہوئے ہر نبی کو جھوٹا کہتا ہے[96]۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :میں نے اس کی کتاب الفتوحات المکیہ میں اس کے اپنے ہاتھ سے لکھے یہ دوشعر پڑھے :

الرب حق والعبد حق — یالیت شعری من المکلف؟
ان قلت عبد فذاک رب — او قلت رب أنی یکلف

[95](فتاوی ابن تیمیة:2/240)
[96](ایضاً)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:رب حق ہے اور بندہ بھی حق ہے آخر پھر مکلف کون ہے؟اگر میں کہوں کہ بندہ ہے تو وہ رب ہے یا میں کہوں کہ رب ہے تو رب کیسے مکلف ہوسکتا ہے[97]۔

بقاعی ابن عربی کے حامیوں کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں :
اصولی کہتے ہیں :اگر کوئی ایسا کلمہ کہے جس سے ارتداد لازم آتا ہواور یہ گمان رکھے کہ وہ توریہ (یعنی دل سے اس کے برعکس سوچ رکھنا)کررہا ہے تو وہ ظاہراً اور باطناً کافر ہے[98]۔

ابن عربی کے شاگردوں میں ابن فارض ہے جو پوری ڈھٹائی اور یقین سے عقیدہ وحدت الوجود کا قائل وفاعل تھااپنے مشہور قصیدے التائیہ میں اسی فکر کو بار بار لاتا ہے تاکہ قاری یا سامع کو شک نہ رہے۔مثلاً کہتا ہے:

لها صلاتی بالمقام اقیمها — واشهد انها لی صلت
کلانا مصل عابد ساجد الی — حقیقتة الجمع فی کل سجدة
وماکان صلی سوای فلم نکن — صلاتی لغیری فی اداءکل رکعة
وما زلت ایاها وایای لم تزل — ولا فرق بل ذاتی لذاتی احبت

ترجمہ:”جس مقام پر میں فائز ہوں اس پر فائز رہتے ہوئے یہ گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس کے (اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات ۔نعوذ باللہ من ذلک)لئے نماز پڑھی اور اس نے میرے لئے ہم دونوں ہی نماز پڑھتے ہیں عبادت کرتے ہیں ہر سجدہ کرتے ہیں ایک متحد حقیقت کو اس نے میرے سوا نماز نہ پڑھی تو ہر رکعت کی ادائیگی میں میری نماز میرے علاوہ کسی کے لئے نہ تھی میں وہ رہا وہ میں رہا

---

[97](ایضاً)
[98](تنبیہ الغبی:23)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی فرق نہیں بلکہ میری ذات میری ہی ذات سے محبت کرتی ہے“ (نعوذ باللہ العلی العظیم من ھذا الشیطان الرجیم)۔

کیا اس کے بعد وضاحت کی ضرورت ہے؟وہ اپنے ہی لئے نماز پڑھے کہ اس کی ذات ہی تو اللہ ہے اللہ کی پناہ اورکوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ عالم مستی میں تھا وہ اس بات کی تاکید کرتا ہے کہ وہ حالت بیداری اور ہوش وحواس میں تھا:

ففی الصحو بعد المحو لم اک غیرھا　　　　وذاتی بذاتی اذا تحلت تجلت

ترجمہ:”فنا ہونے کے بعد ہوش میں آکر بھی میں اس سے الگ نہیں اور میری ذات جب میری ہی ذات میں حلول کرتی ہے تو آشکار ہوجاتی ہے“۔

آج تک صوفیاءاس قصیدے کو پسند کرتے ہیں اور اس کے مؤلف کو سلطان العاشقین کہتے ہیں حالانکہ اس میں کفر ہے اس کے باوجود بھی وہ کہتے ہیں کہ وہ حسن کا شیدائی تھا اوربہنسا نامی علاقے میں جاکر دف کی تھال پر عورتوں کے ساتھ رقص کرتا تھا یہ لوگوں کو ایسے ہی فریب دیتے ہیں اورکہتے ہیں کہ رقص بھی دین ہے حقیقتاً یہ ماضی کے وہ پہلو ہیں جن سے ہر پکا مسلمان شرمندگی محسوس کرتا ہے مسلمانوں کے لئے یہ المیہ ہے کہ ان صوفیہ میں وہ لوگ داخل ہوگئے جنھوں نے ان میں ایسے وہم پیدا کئے جو جاہل پر حاوی رہے اور عقل مند کو الجھاتے رہے وجہ یہ تھی کہ صوفیاء نے اہل السنۃ اور صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم کے منہج کو تھامانہیں ۔



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا باب

# صوفیاءکی بدعات

## پہلی فصل :علمی بدعات

تمہید:صوفیاءعلمی اور عملی دونوں طرح کی بدعات کے مرتکب رہے ہیں عملی بدعات سے ان کے وہ نظریات مراد ہیں جو انہوں نے اسلامی عقیدے میں بدعات نکالیں اور عملی بدعات سے ان کے وہ طور طریقے اور راہیں جو انہوں‌نے صحیح منہج اسلامی میں بدعات کیں۔

چونکہ عمل علم کے تابع ہے اور ہم علمی بدعات سے متعلق کلام کرچکے ہیں تو جو علم میں انحراف کرے اور بدعت اپنائے وہ عمل میں بھی انحراف کرتا ہے اس سب کی وجہ استدلال ونظر میں منہج اہل السنة والجماعة سے دوری ہے اس انحراف کو بدعت کہنے سے اس کے خطرے میں کمی واقع نہیں ہوگی بدعات صغیرہ بھی ہوتی ہے اور کبیرہ بھی جو کفر تک لے جاتی ہے تو جو وحدت ادیان کا معتقدہوا اور یہ عقیدہ رکھے کہ قطب اور غوث کائنات میں تصرف کرتے ہیں وہ کافر ومشرک ہے اصل مصیبت رسول اللہ ﷺاور خیرالقرون کی عدم متابعت اور اس سے بڑھ کر کچھ کرنے کی کوشش ہے خواہ اچھی نیت سے ہو یا بری نیت سے ۔

بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ کی تقسیم ناقابل قبول ہے کیونکہ بدعت ہمیشہ سیئہ ہی ہوتی ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے نبی ﷺ نے فرمایا:کل بدعة ضلالة یعنی” ہر“ بدعت گمراہی ہے ۔بدعت اپنی اس صفت (یعنی عربی میں لفظ کُلّ جس کا اردو ترجمہ ”ہر“ہے)کے اعتبار سے ایک خاص تعریف کی محتاج بن جاتی



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ہم اس تعریف کو اختیار کریں گے جو کہ امام شاطبی رحمہ اللہ کی کتاب الاعتصام میں ہے فرماتے ہیں :"وہ طریقہ جو دین میں اختراع ہو ،شریعت سے ملتا جلتا ہواس پر عمل کرنے کا مقصد اللہ سبحانہ کی عبادت میں مبالغہ ہو "[99]۔

یعنی "طریقہ جو دین میں ہونہ کہ دنیا میں سو اگر کوئی کہے کہ تم آلات کو بدعت کیوں نہیں کہتے توہم کہیں گے کہ یہ دنیاوی طریقہ ہیں نہ کہ دینی طریقہ ۔وہ طریقہ جو دین میں اختراع (ایجادکردہ )ہو اس سے پہلے اس کی مثل معروف ہو لیکن اس کی کوئی اصل (بنیاد)نہ ہو۔جبکہ وہ علوم جو بعد میں ایجاد ہوئے جیسے علم نحو اور اصول فقہ وغیرہ تو ان کی اصل موجود ہے یعنی حفظ دین اور یہ علوم مصالح مرسلہ کی قبیل سے ہیں حقیقت بھی یہی ہے ایسا کچھ نہیں ہوتا جو بدعتی کی بدعت سے مشابہ ہو کیونکہ ضرر محض سے تو لوگ خود ہی بھاگتے ہیں لیکن جو پہلے سے موجود کسی شئے سے مشابہ ہو یہی شبہ بدعت کی دشواری میں واقع کرتا ہے ۔ممکن ہے کہ صوفیاءکے خلاف علم بدعت ایک مستقل حیثیت اختیار کرلے کیونکہ ان کی بہت سی عملی بدعات مشہور ہیں علاوہ ازیں ہر فرقہ دین میںایسی بدعات نکالتا ہے جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا ہوتا۔

# پہلی بحث :شریعت وحقیقت یا شریعت وطریقت

ان اصطلاحات کو صوفیاءباربار دہراتے ہیں اور انہیں اپنی دیگر اصطلاحات ظاہر وباطن سے لاحق کردیتے ہیں اس بحث میں ہم ان اصطلاحات کے معانی اور ان کے باہمی تعلقات کو اجاگر کریں گے ۔شریعت ان کی نگاہ میں عملی اور تکلیفی

---

[99] (الاعتصام:1/271)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکام کے مجموعے کا نام ہے جسے فقہ اسلامی کہتے ہیں اور حقیقت (طریقت)ان احکام سے ورے اسرار ورموز کا نام ہے ،فقہاءلوگوں کو نماز کے ارکان اور سنتیں سکھاتے ہیں جبکہ صوفیاءدل کے افعال جیسے محبت وخشیت کا اہتمام کرتے ہیں یہ معتدل صوفیاءکی رائے ہے غالی صوفیاءکہتے ہیں کہ :یہ احکام عام مسلمانوں کے لئے ہیں جن کی عقلیں اور دل معانی علویہ کا ادراک چندمخصوص شعائر اور اشکال کی پابندی کے بغیر نہیں کرسکتے جیسے نماز پانچ مرتبہ ایک خاص شکل اور ترتیب سے پڑھی جاتی ہے یہ ایسے ہی ہے جسے کچھ اساتذہ اپنے طلباءپر کچھ درسی ذمہ داریاں عائد کرتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کے طلباءایسے کئے بغیر ان سے علمی استفادہ نہیں کرسکیں گے مقصد علم ہوتا ہے تواگر کچھ خواص شرائع کے بنیادی مقصد یعنی (حقیقت وطریقت)کا ادراک رکھتے ہوں تومقصد حاصل ہورہا ہے انہیں نماز کی پابندی کی ضرورت نہیں نماز اللہ سے تعلق کا ذریعہ ہے اگر یہ تعلق ہمیشہ برقرار رہتا ہوتو نماز کی ضرورت صرف شرعی احکامات کے احترام کے اعتبار سے رہ جاتی ہے ا س کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا ۔بلکہ بعض صوفیاءنے تو یہاں تک کہہ دیا کہ حقیقت کا ادراک رکھنے والے سے تمام شرعی ذمہ داریاں ساقط ہوجاتی ہیں ۔

شریعت وطریقت میں فرق ہی اس انحراف کی ابتداءہے جبکہ اہل السنۃ کے نزدیک شریعت ہی حقیقت وطریقت ہے نماز اگرچہ مخصوص حرکات کانام ہے لیکن خشیت وانابت کا بھی ذریعہ ہے ایسے دیگر تمام احکامات شرعیہ ہیں جبکہ انہیں مکمل طور پر اس طرح ادا کیا جائے جیسا اللہ چاہتاہے۔

اس چیز نے صوفیاءکو ایک دوسری اصطلاح ظاہر اورباطن پر شیر کردیا صوفیاءنے دعوی کیا کہ قرآن کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے ظاہر وہ ہے جو ا س کے الفاظ سے فہم عربی اور سیاق وسباق اور دیگر تفسیری اصول کے مطابق



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیاجائے اس کا اہتمام علماءظاہر کرتے ہیں جنہیں صوفیاءبطور تحقیر ”رسمی علماء“ کہتے ہیں باطن ان الفاظ کے پیچھے مخفی علم ہے حقیقی مراد وہی ہے ان پر صرف بلند مقام والے خواص ہی مطلع ہوتے ہیں جنہیں صوفیاء(اشارات یعنی باطنیات )کہتے ہیں یہ فقہاءدین پر تنقید کرتے ہیں کہ وہ اعمال قلوب کا اہتمام نہیں کرتے ۔

جب ان میں سے کسی سے زکاۃ کا نصاب پوچھاجائے توکہتا ہے کہ عوام کے لئے چالیسواں حصہ ہے اور ہم پر ساراخرچ کرنا فرض ہے اور جب علماءشریعت کے مابین کسی مسئلے میں اختلاف ہوجائے اور وہ حل نہ ہو تو اہل تصوف کے علماءباطن کا قول معتبر ہوتا ہے[100]۔

فرمان باری تعالیٰ :ولکن لا تفقھون تسبیحھم (یعنی )تم ان کی(غیر انسانی وجنی مخلوقات) تسبیح نہیں سمجھ پاتے ۔کے بارے میں غزالی کہتا ہے اس فن میں علماءظاہر وعلماءباطن باہم مختلف ہیں[101]۔

درحقیقت یہ فرق غیر صحیح بلکہ باطل اور قبیح ہے اسلام کے کسی بھی طرح حصے بخرے کرنا اور اسے اجزاءمیں تقسیم کرنا قرآن کے حصے بخرے کردینا ہے اسلام سارا کا سارا ایک جسم کی مانند ہے جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اخذکیا کچھ اعضاءکے اعمال ہیں تو کچھ دل کے جن کا تعلق ایمان کی کمی وزیادتی سے ہے یہ ایمان پہاڑ کی طرح بن جاتا ہے اور کبھی حقیقتاًاور کمزور دانے کی طرح لیکن نام اس کا شریعت یا اسلام یا دین ہی رہتا ہے ہر وہ تقسیم جو دین میں تضاد وتغایر کا احساس دلائے جیسے کچھ لوگ عقل اور نقل میں فرق کرتے ہیں گویا نقل عقل کے منافی ہو یا علم اور دین میں فرق کرتے

---

[100](حاضر العالم الاسلامی از شیکب ارسلان:2/160 بحوالہ احمد شریف السنوسی)

[101](التصوف از زکی مبارک:2/52)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں گویا علم دین کے منافی ہو تویہ دشمنان دین کے سامنے کمزوری کا اظہار اور ان کا راستہ صاف کرنے کے مترادف ہوگا (یہ بھی اس وقت جب ہم ایسے فرق کرنے والوں کے متعلق حسن ظن رکھیں)۔

ابن جوزی رحمہ اللہ اس تقسیم پر تنقید کرتے ہوئے فرماتے ہیں :یہ تقسیم انتہائی قبیح ہے کیونکہ شریعت کو حق سبحانہ نے خلقت کی مصلحت کے لئے وضع کیا ہے اس حقیقت کے سوا جو کچھ ہے وہ شیطانی وساوس ہیں اور صوفیاءکا فقہاءسے بغض رکھنا بہت بڑی زندیقیت ہے[102]۔

ظاہر اورباطن کے مابین اسی فرق نے ہی انہیں قرآنی آیات کی تحریف وتاویل شنیع پر آمادہ کیا اور اس تاویل مذموم نے ہی ہر باطنی فرقے کو آمادہ کیا کہ وہ اللہ کی کتاب سے اپنی خواہش کے مطابق دلائل ڈھونڈھے اسی لئے اصول تفسیر کے نام سے اہل السنة نے علم تفسیر کو مدون کیا تاکہ معاملہ خطرناک حد تک نہ چلاجائے اس آیت قرآنی :فلما جن علیه اللیل رای کوکبا قا ھذا ربی(یعنی)جب اس (ابراہیم علیہ السلام) پر رات چھائی اس نے ایک تارہ دیکھا کہنے لگایہ میرا رب ہے۔کے بارے میں صوفیاءکا باطنی طبقہ کہتا ہے :"انہوں نے یہ حالت عطش (پیاس)میں دیکھا گویا ابراہیم علیہ السلام اپنے رب کی ملاقات کی شدت پیاس میں جب ستارہ دیکھتے تو کہتے یہ میرارب ہے کیونکہ پیاسا جب سراب کو دیکھتا ہے تو اسے پانی یاد آجاتا ہے "۔

ابن قیم رحمہ اللہ اس کے تعاقب میں فرماتے ہیں :آیت کا قطعاً یہ معنی نہیں یہ صوفی لوگ زبانی اشارے دیتے ہیں "[103]۔

---

[102](تلبیس ابلیس:337)

[103](مدارج السالکین:3/61)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ آیت کہ :فاخلع نعلیک(یعنی)اپنی جوتیاں اتار دے کی تفسیر میں شیخ عبدالغنی النابلسی جو کہ متاخرین میں سے ہے کہتاہے:یعنی اپنی ظاہری وباطنی صورت یعنی اپنا جسم اور روح اتاردے ان کی طرف مت دیکھ کیونکہ وہ تیری جوتیاں ہیں[104]۔

بعض صوفیاء نے اس آیت کی تفسیر کی ہے کہ :یعنی اپنی دنیا وآخرت اتار دے اس کھجور کے پاس ۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض صوفیاءاس فرق کوغلط قرار دیتے تھے سہل بن عبداللہ تنبیہ کرتے ہوئے اور نصیحت کرتے ہوئے کہتاہے کہ :سیاہی وسفیدی محفوظ کرلویعنی علم کہ جس کسی نے ظاہر کو چھوڑا وہ زندیق ہے[105]۔

اس کے باوجود بھی یہ لوگ اپنے اس عمل سے باز نہ آئے اس آیت :وان یاتوکم اساری (یعنی)"اگر وہ تمہارے پاس قیدی بن کرآئیں "کے بارے میں کہتے ہیں :یعنی گناہوں میں ڈوبے ہوئے اور آیت :والجارالجنب(یعنی)"اجنبی ہمسایہ"سے نفس مراد ہے حتی کہ خود سہل بن عبداللہ سے مروی ہے کہ اس نے :ولا تقربا ھذہ الشجرۃ (یعنی)"تم دونوں اس درخت کے قریب نہ جانا" کی تفسیر میں کہاکہ:یہاں کھانا مرادنہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ میرے سوا کسی کا قصد نہ کرنا"۔

شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:اس آیت سے متعلق یہ دعویٰ لوگوں کے علم کے خلاف ہے[106]۔

---

[104](شطحات الصوفية:195)

[105](تلبيس ابليس:325)

[106](محاسن التاويل از قاسمی:1/73)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوعبدالرحمن السلمی نے صوفیاءکے لئے صوفیت کی طرز پر تفسیر لکھی جو دراصل دماغی خلل ہے تقریباً دوجلدیں ہیں کاش اس نے یہ تحریف نہ کی ہوتی[107]۔

اور ان کاشیخ سراج فقہاءدین پر حملے کرتا تھا کیونکہ ان کاعلم نفس سے بہت قریب ہے اور وہ تکلیفی امور میں زندگی میں ایک آدھ باران کے علوم کے محتاج ہوتے ہیں جبکہ وہ (صوفیاء)ہمیشہ ان کے علوم کے محتاج ہوتے ہیں[108]۔

ہم یہ دیکھتے ہیں کہ وہ نہ تو صحابہ کے کلام میں غور وتدبرکرتے ہیں نہ ہی تکلیفی امور میں گفتگو کرتے ہیں جبکہ فہم شریعت کے لئے فہم عربیت ضروری ہے کیونکہ قرآن عربی میں اترا ہے اور قرآن کی تفسیر ان معانی سے کرنا جو صوفیہ کے دل میں خیالات آتے ہیں درست نہیں اور اس طرح کی تفسیر سلف صالحین سے منقول نہیں بلکہ یہ باطنیت سے مشابہہ ہے اور فرق اور تفرقہ کی اصل وجہ نفس میں آنے والے خیالات اور عجیب وغریب اشیاءہیں[109]۔

شاعر محمد اقبال نے ایک صوفی کا ان اشعار میں خوب تصور پیش کیا ہے :

متاع الشیخ لیش الا اساطیر قدیمة
کلامه کله ظن و تخمین
حتی الان اسلامه زناری
وحین صار الحرم دیرا اصبح هو من براهمته

[107](التفسیروالمفسرون از محمد حسین ذہبی:1/73بحوالہ امام ذہبی)

[108](اللمع:36)

[109](ملاحظہ ہو شیخ خضر حسین کی الموافقات پر تعلیق:36)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:"شیخ (صوفی)کاساز وسامان سوائے پرانی کہانیوں کے اورکچھ نہیں اس کا کلام محض ظن وتخمین ہے اب تک اس کا اسلام زناری*[110] ہے اور جب حرم کسی راہب کی کٹیا بن جائے تو وہ اس کا برہمن بن جائے گا"[111]۔

## دوسری بحث:حقیقت( طریقت )محمدی

غلو کی وادیوں میں سے ایک وادی وہ بھی ہے جس میں صوفی واقع ہوئے بلکہ وہ کفر کی وادی ہے یہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق غلو کا اور صوفیاءکا انہیں یونانی فلسفہ سے متاثر ہوکر پہلی مخلوق قرار دینے کا اور اس نصرانیت سے متاثر ہونے کا عجیب امتزاج ہے جو عیسی علیہ السلام کو الٰہی صفات سے متصف کرتی ہے۔

جسے وہ طریقت محمدی کہتے ہیں دراصل وہ اندھیرا ہی اندھیرا ہے کیونکہ اس کی بنیاد بیمار خیال واوہام ہیں جن کا طریقت کی تعریف میں ان کے اقوال اور اس کے متعلق ان کی گفتگو یہ بھی خفاءکے پردے میں ہیں رسول اللہ ﷺ پہلا وجود اور پہلی مخلوق ہیں اور ایسے قطب ہیں جو اول تا آخر تمام افلاک کا مدار ہیں[112] انہی سے ہی سارے راز وابستہ ہیں اور ہر شئے انہی کے سہارے قائم ہے[113]۔

وہ عین ایمان ہیں ہرانسان کے وجود کا سبب ہیں[114]۔

---

[110](زناری اسلام سے مراد ان کا عیسائی رہبان سے متاثر ہونا ہے جو درمیان سے لنگی پہنا کرتے تھے )

[111](دیوان ارمغان حجاز:130بتحقیق سمیر عبدالحمید)

[112](ظہر الاسلام :4/220تمام افلاک کے مدار کو قطب کہتے ہیں جو اپنی حرکت وسکون میں پائیدار ہواور ہر ظاہر و پوشیدہ کو چلارہا ہویہ ہی الوہی حقیقت ہے اور عقل فعال کا نظریہ ہے جو یونانی فلسفے سے ماخوذ ہے)

[113](هذه هي الصوفية:87 بحوالہ مشیش)

[114](التصوف از زکی مبارک:1/233)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا صوفیاء نے بس یہ نہ کیا کہ :رسول اللہ ﷺ کو قرآن کریم نے بشر رسول کہا ہے اور وہ اپنے اقطاب کو الٰہی صفات سے متصف کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کے کیا کہنے لہٰذا انہوں نے طریقت محمدیہ کی بدعت نکالی اور اس نظریہ کی بنیاد پر ہی بوحیزی کہتا ہے:

وکل آی اتی الرسل الکرام بها　　فانما اتصلت من نوره بهم

ترجمہ:"مرسلین جس قدر نشانیاں لائے وہ ان تک آپ ہی کے نور سے پہنچیں"۔

وکیف تدعو الی الدنیا ضرورة من　　لولاه لم تخرج الدنیا من العدم

ترجمہ:"اس ہستی کی ضرورت دنیا کو کیوں نہ ہو جو اگر نہ ہوتی تو دنیا عدم سے وجود میں نہ آتی"۔

اور ابن نباته المصری کہتا ہے:

لولاه ماکان ارض ولا افق　　ولا زمان ولا خلق ولا جبل

ترجمہ:"وہ اگر نہ ہوتے توکچھ نہ ہوتا نہ زمین نہ آسمان نہ زمان نہ خلقت نہ پہاڑ"۔

جبکہ رسول اللہ ﷺ اپنی امت پر ہمیشہ غلو کا خوف کھاتے رہے فرمایا:
لا تطرونی کما اطرت النصاری عیسی ابن مریم انما انا عبداللہ ورسولہ۔
مجھے اس قدر نہ چڑھاؤ تو جس قدر عیسائیوں نے عیسیٰ ابن مریم کو چڑھایا درحقیقت میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں[115]۔

لیکن ان لوگوں کا طرز عمل تو غلو سے بھی بڑھ کر شرک وگمراہی ہے اگر ایسا نہیں تو پھر شیخ دباغ کے اس قول کہ :اگر نور محمد کو عرش پر رکھ دیا جائے تووہ زائل ہوجائے[116]۔

---

[115](صحیح البخاری)
[116](هذه هی الصوفیة:87)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورابوالعباس مریسی کے اس قول کہ :تمام انبیاءرحمت سے پیداکیے گئے اور ہمارے نبی عین رحمت ہیں ۔اللہ نے فرمایا:وما ارسلنٰک الا رحمة للعالمین(یعنی)ہم نے آپ کو جہاں والوں کے لئے رحمت بناکر بھیجاہے۔ان اقوال کی کیا وضاحت کی جاسکتی ہے آپ خود ہی اس عجیب دلیل پر غورکرلیں ۔

یہ تو نصرانیت سے مکمل موافقت ہوئی جب عیسیٰ علیہ السلام عیسائیوں کے لئے اللہ کے بیٹے ہیں تو پھر صوفیاءطریقت محمدی کیوں نہ اختیارکریں یہ تو ان کے نظریہ وحدت الوجودکا لازمی نتیجہ ہے[117]۔

افسوس یہ ہے کہ ایک مستشرق نکلین جب شخصیت رسول کی متکلم کلام کرتا ہے توغالی صوفیہ اس وقت اپنی اندھیر وادیوں میں بھٹکتے پھر رہے تھے جبکہ وہ بالکل درست لکھتا ہے کہ :جب ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت قرآن کی روشنی میں دیکھتے ہیں توہم اس صورت اورصوفیاءکا اپنے اولیاءسے متعلق تصورکے مابین بڑا واضح فرق پاتے ہیں وہ یہ کہ صوفی بزرگ اور شیعہ کاامام معصوم دونوں الٰہی صفات سے متصف کئے جاتے ہیں جبکہ رسول کو قرآن کریم میں بشرکہا گیا ہے[118]۔

# تیسری بحث :وحدت ادیان

صوفیت کی بہت سی خرافات وبکواسیات میں سے ایک وحدت ادیان بھی ہے جو بیمار ذہن کی پیداوارہے جس کا خیال یہ ہے کہ وہ انسانیت کے ہمدرد ہیں جبکہ درحقیقت اورموجودہ حالات ہیں یہ بڑی ہی سنگین فکر ہے کیونکہ کائنات وحیات سے متعلق سنن الٰہیہ سے متصادم ہے جن میں ایک سنت حق وباطل

---

[117](التصوف از زکی مبارک)

[118](ھذہ ھی الصوفیة:85)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،خیر وشر کے درمیان ٹکراؤ کی بھی ہے اور تمام ادیان کو ایک قرار دینا اسلامی انہدام کا خبیث مرکز ہے یا کسی ایسے مقلد کی بکواس ہے جو اپنی بات کی سنگینی سے واقف نہ ہو وگرنہ ایک موحد اور قبر پرست اور اللہ کی کتابوں کے محرف اور اپنے نبیوں کے عابد کو ایک ہی کیسے مان لیں ہم کس طرح ایمان اور کفر کو کس طرح ایک کہہ دیں یہ بات ابن عربی اور اس کے تلامذہ جیسا عقیدہ وحدت الوجود پر ایمان لانے والا ہی کہہ سکتا ہے جس کا عقیدہ ہے کہ زمین پر موجود ہر شئے صحیح ہے اسے کوئی جدا نہیں کرسکتا اور اللہ اس بات سے بڑا وسیع ہے کہ کوئی معین عقیدہ اس کا احاطہ کرے سب صحیح ہے جہاں تک عذاب کا تعلق ہے تو وہ عذوبة (چاشنی ) سے مشتق ہے[119] ۔

ابن عربی شعر میں اس عقیدے کی ترجمانی کرتے ہوئے کہتا ہے:

لقد صار قلبی قابلا کل صورة　　فمرعی لغزلان ودیر لرھبان

وبیت الاوثان وکعبة و طائف　　والواح توراة و مصحف قرآن

اذین بدین الحب انی توجھت　　رکائبه فالحب دینی وایمانی

ترجمہ:"میرا دل ہر صورت قبول کرلیتا ہے ہرن کی چراگاہ ہو یا کسی راہب کی کٹیا بت کدہ ہو یا طائف کا کعبہ تورات کی تختیاں ہوں یا مصحف قرآن میں دین محبت کا ماننے والا ہوں اس کے سوار جہاں چلے جائیں محبت ہی میرا دین وایمان ہے"۔

اس کا دوست ابن فارض کرگاسے اپنی لنگی بنتے وقت کہتا ہے:

وما عقد الزنار حکما سوی یدی　　وان حل بالاقرار فھی حلت

[119](ھذہ الصوفیة:95)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وان خر للاحجار فی البدعا عاکف　　　فلا وجہ للانکار بالعصبیة

ترجمہ:"میرے ہاتھ کے بغیر لنگی کی گٹھان مضبوط نہیں اور اگر وہ ثابت رہنے کے بجائے کھل جائے تو ہاتھ بھی ہٹ جاتا ہے اور اگر وہ کسی بت کدے میں پتھروں کے سامنے گرپڑے تو وہ پوجا کررہی ہوتی ہے لہٰذا عصبیت کی بناءپر انکار کی کوئی وجہ نہیں ہوتی۔"

بعض اعتدال پسند ابن عربی کی کتابوں سے خوفزدہ ضرور کرتے ہیں لیکن اس کی تکفیر نہیں کرتے اور اس کے اقوال کو گول مول کرکے پیش کرتے ہیں ان کی تاویلیں کرتے ہیں لیکن ہم نے ان میں سے کسی کو جلال الدین رومی کے اشعار سے روکتے نہیں سنا جبکہ اسے پسند کرنے والے بہت ہیں خاص کر ترکی اور ہند میں اس کا ایک قصیدہ درج ذیل ہے اس میں وہ اپنے استاد سے مشابہت کرتے ہوئے لکھتا ہے :

انظر الی العمامة احکما فوق راسی　　　بل انظر الی زنار زار دشت حول خصری
فلا تناعنی لا تناعنی　　　مسلم اناولکنی نصرانی وبرھمی وزرداشتی
توکلت علیک ایھاالحق الاعلی　　　لیس لی سوی معبد واحد
مسجد او کنیسة او بیت اصنام　　　ووجھک الکریم فیہ غایة نعمنی

ترجمہ:"پگڑی دیکھ جسے میں اپنے سر پر مضبوط باندھتا ہوں ۔بلکہ زردشت کی لنگی دیکھ میرے پہلو پر۔نہ وہ مجھ سے الگ رہ سکے نہ وہ مجھ سے الگ ہوسکے۔میں مسلمان ہوں لیکن نصرانی،برہمن،زردشت بھی ہوں۔یاحق اعلیٰ تجھ پر میں اعتماد رکھتا ہوں۔میرے لئے ایک ہی عبادت گاہ ہے ۔مسجد ہو یا کنیسہ



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا بت کدہ۔تیرا معزز چہرہ میری لذتوں کی انتہاءہے ۔نہ وہ مجھ سے الگ رہ سکے نہ وہ مجھ سے الگ ہوسکے[120]۔

یہود کی عبادتیں،نصرانیوں کی لنگی کی گٹھان یا کمر بندھ اور ہندوستان کے مندر اور مسجدیں یہ سب ان کے لئے اللہ کی عبادت گاہیں ہیں چاہے وہ جہاں بھی جائیں[121]۔

ہم سارے صوفیاءکو اس بدعت کا ذمہ دار قرار نہیں دیتے کیونکہ ایسے اقوال کفر وانحراف وضلالت ہیں جو صرف غالی صوفیاءکہتے ہیں لیکن تصوف کی ایسی ہی کشادہ راہیں اس طرح کی افکارکاسبب بنتی ہیں تو توحید ربوبیت،او ر یہ بات کہ اللہ ہر شئے کا رب اور مالک ہے میں غرق ہوجانا ،اور قضاءوقدر کونی جو مومن وکافر دونوں کے لئے یکساں ہے میں کھوجانا اور شرعی امرونہی اور ان کے مومنین اور توحید الوہیت کی جانب توجہ نہ دینا اور طبعی کلمات میں کھوجانا جیسے محبت الٰہی اور عشق الٰہی وغیرہ ان تمام اسباب نے ابویزید بسطامی کو یہ کہنے پر آمادہ کیا جب وہ یہود کے قبرستان سے گزرا توکہنے لگا یہ معذور ہیں اور جب مسلمانوں کے قبرستان سے گزرا تو کہنے لگا یہ دھوکے میں پڑے رہے پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے مخاطب ہوکر کہنے لگاکہ تیرے عذاب دینے سے پہلے یہ ایسے سامان تھے جن پر فیصلے جاری رہے تو توان سے درگزر کردے[122]۔

گویا وہ چاہتا ہے کہ اللہ اپنی رحمت جنس بشر پر نچھاور کردے گویا وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے زیادہ اس کے بندوں کے لئے رحیم بن رہا ہے ۔اسی قبیل کے کچھ

---

[120](مجلۃ العروۃ الوثقی شمارہ نمبر 61،1403ہجری زیر ادارات عبدالحکیم الطیبی)

[121](ہذہ ھی الصوفیۃ)

[122](تاریخ التصوف:28)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقوال امیر شیکب ارسلان نے احمد شریف السنوسی[123] سے نقل کئے ہیں کہ اس کا چچا استاذ مہدی اس سے کہا کرتا تھا کسی کو حقیرنہ جاننا نہ مسلمان کو نہ عیسائی کو نہ یہودی کو نہ کافر کو کہ شاید وہ اپنی ذات میں اللہ کے ہاں تجھ سے زیادہ افضل ہوکیونکہ تجھے اپنے خاتمے کا علم نہیں[124]۔

شیخ سنوسی کا یہ کلام درست نہیں کیونکہ جب ہم کافر کی تحقیر کرتے ہیں تو دراصل اس کے کفر کے بناءپر ایسا کرتے ہیں اور جب وہ مسلمان ہوجائے تو اس کے اسلام کی بناءپر اس کا احترام کرتے ہیں ہم ظاہر کے پابند ہیں اس میں صوفیت کااثر واضح ہے لیکن میں اسے ان لوگوں میں نہیں سمجھتا جو وحدت الوجودکے قائل ہیں ۔

یہ عقیدہ ان ماسونی افکار سے مشابہ ہے جو وحدت انسانی اور اختلاف مذہب کے سبب ترک اختلاف کی دعوت دیتے ہیں کہ ہر ایک اپنا دین ومذہب وعقیدہ چھوڑ دے کیونکہ انسانیت کے ناطے ہم سب ایک ہیں یہ خبیث دعوت ہے جو بظاہر بڑی آسودہ حال ہے مگر درپردہولنا ک ہے ۔

## چوتھی بحث:اولیاءاور کرامات

اولیاءاوران کی کرامات کے عنوان پر صوفیت ہمیشہ موضوع بحث رہی ہے اس سے متعلق کتاب وسنت کی تعلیمات پیش کرنے سے قبل ولی کی تعریف اور اس لفظ کی ارتقائی حیثیت ایک اصطلاح کے اعتبار سے کے متعلق گفتگو کرنا ضروری ہے اس کے بعد ہم قابل قبول اورناقابل قبول کرامات کے متعلق گفتگو

---

[123]یہ:یہ سنوسی تحریک کا لیڈر تھا جو لیبیا میں آج کل ظاہر ہے ان کے نظریات اٹالین استعمار کے خلاف ہیں

[124](حاضر العالم الاسلامی:2/164)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے ۔امام شوکانی رحمہ اللہ کی کتاب" نظر الولی علی حدیث الولی "سے ولی کے متعلق بحث کا ایک مختصر حصہ درج ذیل ہے :

"لغت میں قلی قریبی اور مقرب کو کہتے ہیں اور ولایت عداوت کی ضد کو ولایت کا اصل معنی محبت اور قریب ہونا ہے اولیاءاللہ سے خاص مومن مراد ہیں اللہ سبحانہ نے ان اولیاءکی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَكَانُوا۟ يَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾ (یونس:63)

(اولیاءاللہ جن پر خوف ہوگانہ غم یہ )وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگار ہیں ۔

یعنی جن پر ایمان لاناواجب ہے اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جس نافرمانی سے پرہیزکرنا واجب ہے اس سے پرہیزکرتے ہیں ۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :"ولی کو ولی اس لئے کہتے ہیں کہ وہ امور اطاعت کو درست رکھتا ہے یعنی ان کی اتباع کرتا ہے یہی وہ معنی ہے جس کا مدار محبت قرب اور نصرت پر ہے جو معنی قرآن کریم میں وارد لفظ ولی اور اس کے مشتقات کی مراد ہے خواہ اولیاءاللہ کی نسبت سے ہو یا اعداءاللہ کی نسبت سے چنانچہ ہمارے لئے جائز نہیں کہ ہم اصطلاح کو قرآن کے بیان کردہ اور مقررکردہ معنی سے خارج کردیں ۔

ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں :اللہ کے ولی سے وہ شخص مراد ہے جو عالم باللہ یعنی اللہ (کی ذات وصفات)کا علم رکھنے والا ہو اور ہمیشہ اس کی اطاعت میں لگارہے "یہ لفظ اس معنی میں استعمال رہا تاآنکہ یہ شیعہ اور صوفیہ میں رائج ہوا اور انہوں نے اسے اپنا امام اور شیخ کے لئے دیگرمعنوں میں استعمال کرنا شروع



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردیا جو کہ غیر اسلامی ہیں چنانچہ یہ ایک خاص طبقے میں محصور ہوکررہ گیا جبکہ اس سے قبل ہر اس بندے کے لئے درست تھا جو اللہ کے دین کی کسی بھی طرح مدد کرتا ہوسب سے پہلے اس کے معنی میں تبدیلی شیعہ نے کی اور اسے امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کی آل اولاد کے لئے استعمال کیا کہ وہ اور ان کی نسل عرش کے نیچے کی مٹی سے بنائے گئے نورانی بشر ہیں پھر اس میں شیعہ اور صوفیاء نے علم لدنی کا اضافہ کرلیا کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ علی بن ابی طالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ علم حاصل کیا تھا ۔

صوفی قشیری کا خیال ہے کہ:"ولی کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ وہ معصوم عن الخطاء ہوتا ہے"۔

صوفیاء نے اس عقیدے میں شیعہ کی تقلید کی ہے وہ بھی اپنے ائمہ کو معصوم عن الخطاء سمجھتے ہیں صوفیاء کبھی اسے حفظ سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔

کلاباذی کہتے ہیں کہ :"اپنے انبیاء کی عصمت اور اولیاء کی حفاظت میں اللہ کے طور طریقے ...."ولی کا سب سے بلند رتبہ صوفیاء کے نزدیک فناء ہے یہ ولایت کا دروازہ ومقام ہے۔

ابن عربی کے نزدیک فناء کے مراتب ہیں ایک مرتبہ ولایایت خاقہ کا بھی ہے ا س سے وراثت مراد ہے کیونکہ اولیاءاللہ سے ڈائیریکٹ علم سیکھتے ہیں ایک ولی ابن عربی کے نزدیک انبیاءسے افضل ہوتا ہے کیونکہ وہ ذوق والے ہوتے ہیں اور علم وجود اور اسرار تقدیر سے واقف ہوتے ہیں۔

ولایت کا یہ رنگ صوفیانہ مفہوم ہے جبکہ قرآن کریم میں ولی ایک مثبت شخصیت کا حامل ہوتا ہے اور دین سے متعلق ہر حکم ونہی کا پابند ہوتا ہے نیز



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ اور تابعین اور علماءعاملین اس لفظ کے زیادہ مستحق ہیں اور اس حدیث کے مکمل مصداق ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ :"جو میرے ولی سے بغض رکھے میں اس سے اعلا ن جنگ کرتا ہوں"جبکہ صوفیاءاس طریق کے برعکس طریقے ولایت کاحصول مانتے ہیں کیونکہ ان کی ریاضتوں کا مقصد اللہ کی معرفت ہے یا پھر فناءجبکہ اللہ کی معرفت اہل ایمان کی شان ہے اور فطری معرفت ہے جیسا کہ ہمیں قرآن بتاتا ہے اور عمل صالح میں یہ وصف ہے کہ اس کے عامل کو اللہ پسند کرنے لگتا ہے جبکہ صوفیاءکا فناءانہیں اتحاد اور حلول کے کفر میں مبتلاکرتاہے تو اہل السنۃ کا طریق ولایت نسبتاً آسان ہے اور ہر ایک کے لئے ہے اور ا س طریق کی ابتداءہی اللہ اور ا س کے بندوں کے مابین محبت سے ہوتی ہے جبکہ صوفیت کا طریق ولایت نہ صرف مشکل بلکہ موروثی ہے مرید کے لئے پر مشقت راہوں سے گزرنا اور پھر ایسی بکواسیات کا سہارا لینا ضروری ہے جن میں اسے اللہ کے سامنے حاضر سمجھاجائے۔اہل السنۃ کے نزدیک افضل ترین اولیاءانبیاءورسل ہیں جبکہ صوفیاءکے نزدیک انبیاءان فلاسفہ سے بھی حقیر ہوتے ہیں جو الوہیت کا دعویٰ کرتے ہوں جیسا کہ سہروردی کا کہنا ہے جسے صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ نے اپنے ہاتھوں سے واصل جہنم کیا تواہل السنۃ کے نزدیک ولی سے وہ مثبت شخصیت کامسلمان ہے جوطاعات کا اہتمام کرتا ہوجبکہ صوفیاءکے نزدیک وہ ہے جو فناءمیں غرق ہو ۔(انتہی)

معنی ولی اور اس کے ارتقاءاور اس کے شرعی معنی کے بیان ووضاحت کے بعد کرامات کے متعلق اہل السنۃ کا موقف بیان کرنا ضروری ہے نیز یہ کیا صوفیاء نے اس موقف کا التزام کیا یا نہیں اورکیا ولایت وکرامت میں کچھ تعلق ہے؟۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کائنات کا پیدا فرمایااور اس میں ایک محکم ومضبوط نظام جاری وساری کردیا جس میں نہ تو سقم ہے نہ ہی تعارض وتخلف اور اسباب



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو مسببات اور نتائج اور ان کے مقدمات کے ساتھ مربوط کردیا اور ہر شئے کو کچھ صفات عطاءکیں آگ جلاتی ہے ،پانی سیراب کرتاہے،خوراک بھوک مٹاتی ہے اور پھر یہ کائناتی نظام عمدہ ومرتب ہے چاند،سورج ،ستارے،دن اوررات کا ہیر پھیر یہ سب اس کے بہترین نظام ہیں تواگر کبھی اسباب نتائج سے مربوط نہ ہوں اور یہ عادت مالوفہ سے ہٹ کر کچھ ہو اللہ کے حکم سے کسی دینی مصلحت کی بناءپر یا کسی صالح شخص کی دعاءسے تو اگر خرق عادت معاملہ نبی کے لئے ہو تو وہ معجزہ ہے اور اگر صالحین کے لئے ہو تو وہ کرامت ہے اور یہ کرامت اگر حقیقتاً کسی ولی کے لئے ہوتو دراصل یہ بھی معجزات رسول ﷺ کا ہی ایک رخ ہے جو آپ کی اتباع کی برکت سے حاصل ہوا۔

یہ امور خرق عادت یا علم کی نسبت سے ہوتے ہیں کہ نبی وہ کچھ سن لیتا ہے جو کوئی دوسرا نہیں سن پاتا یا وہ کچھ دیکھ لیتا ہے جو کوئی اورنہیں دیکھ پاتا نیند کی حالت میں یا بیداری میں یا وہ کچھ جان لیتاہے جو کوئی دوسرانہیں جان پاتا ولی اور الہام یا بندہ مومن کی فراست صادقہ کے اعتبارسے نیز یہ یا تو قدرت و تاثیر کی قبیل سے ہوتا ہے جیسے دعائے مستجاب یا کھانے میں برکت یا آگ کا نہ جلانا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے اس نوع کی کرامات ثابت ہیں یا پھر کسی دینی ضرورت یا حجت کی نوع سے ہوتا ہے جیسے ام ایمن رضی اللہ عنہا نے جب ہجرت کی تو ان کے پاس کھانے پینے کاسامان نہ تھا وہ بھوک سے نڈھال ہوکر موت کے قریب تر ہوگئیں تو اپنے سر کے اوپر کچھ محسوس کیاتادیکھاتو ڈول لٹکا ہوا تھا تو اس سے سیراب ہوگئیں نیز براءبن مالک رضی اللہ عنہ قسم کھالیتے تو اللہ ان کی قسم پوری کرتا اور سعد بن ابی وقاص مستجاب الدعوات تھے اسلامی لشکر کے امیر علاءبن حجرمی اور ان لشکر بحرین میں سمندر کی سطح پر چلامگر سمندر نے ان سے کچھ تعرض نہ کیا جبکہ ان کے پاس



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشتیاں بھی نہ تھیں جن پر وہ سوار ہوتے نیز ابومسلم الخولانی کو آگ میں ڈالا گیا مگر وہ انہیں جلانہ سکی[125] ۔

یہ صحیح واقعات صحابہ کے لئے ثابت ہیں اور ان سے زیادہ واقعات تابعین کے بعد رونما ہوئے اہل السنۃ بدعتیوں کی طرح کرامات کے منکر نہیں اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ جس اللہ نے اسباب اور مسببات کو پیداکیا وہ اپنے بندوں کے لئے ان خرق عادت امور پر بھی قادر ہے لیکن صوفیاءصرف اس کے وقوع کو ہی صاحب کرامت کی افضلیت کی دلیل قرار دیتے ہیں حتی کہ اگر کسی فاجر کے ہاتھوں ہی کرامت کا صدور ہوتو وہ اسے شیخ طریقت کا لقب دے دیتے ہیں چنانچہ اس موضوع پر کچھ تحفظات ہونالازمی تقاضا ہے۔

1 صحابہ کے لئے اس طرح کی کرامات تکلف اور مطالبہ یا روحانی ریاضتیں کئے بغیر حاصل ہوئیں بلکہ اس طرح اللہ انہیں عزت دینا چاہتا تھا یا ان کی کسی دعا کا اثر تھا جس میں کوئی دینی مصلحت تھی یا توقیام حجت یاحاجات مسلمین کی تکمیل جیسا کہ نبی ﷺ کے معجزات بھی ایسے ہی تھے جبکہ متاخرین کرامات کو طلب کرتے ہیں ان کے لئے تکلف اور روحانی ریاضتیں کرتے ہیں جن سے بسا اوقات ان کا جسم یا نفس بگاڑ کا شکار ہوجاتا ہے حالانکہ کرامات کو طلب کرنا اس کے حق میں توکوئی دلیل نہیں البتہ اس کے خلاف دلائل ہیں دراصل انہیں انسان سے پردہ غیب میں رکھا گیا ہے نہ کہ یہ ان تکلیفی امور سے ہے جن کا بندے کومکلف بنایا گیا ہے[126] ۔

[125](الفتاوی:11/279 از ابن تیمیۃ اس مقام پر ابن تیمیہ نے معجزات وکرامات سے متعلق بیش بہا موتی پیش کئے ہیں)

[126](الموافقات از شاطبی:2/283)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سب فلاسفہ سے متاثر ہونے کا انجام ہے کیونکہ وہ اس طرح کی خرق عادت امور کے حصول کے لئے اسی طرح معین ریاضتیں ضروری قرار دیتے ہیں ۔

2 اولیاء کی کرامات کا سبب ان کا ایمان وتقوی ہوتا ہے اور اللہ کا ولی فرائض سنن ونوافل کا پابند ہوتا ہے اللہ کے حکم کو جانتا ہے اور اپنے علم پر عمل کرتا ہے توجس کا عقیدہ وعمل صحیح ہووہ اللہ کا ولی ہے اور اس بات کامستحق ہے کہ اللہ اگر چاہے تو اسے اعزاز بخشے ایسی شخصیت کے لئے کچھ خرق عادت ہوجانا مضر نہیں نہ ہی اس کے ذریعے دھوکے میں پڑا جاسکتا ہے نہ ہی وہ اس پر متکبر ہوتا ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو اس سے بھی افضل ہو اس کے لئے کرامت ثابت نہ ہوچنانچہ کر امت افضلیت کی دلیل نہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ چیز حاصل نہ ہوسکی جبکہ دیگر کچھ صحابہ کو حاصل ہوئی بالکل اسی طرح ہر شخص ولی اللہ نہیں ہوسکتا جس کے لئے کچھ خرق عادت ہو جس طرح ہر وہ شخص جسے دنیاوی نعمتیں میسر ہوں تویہ اس کی کرامات شمار ہوتی ہیں بلکہ کبھی خرق عادت امر ایسے شخص کے لئے بھی ممکن ہوجاتا ہے جو فرائض کا تارک ہو اور بے حیائیوں کا مرتکب ہو تویہ ہاتھ جناتی شیاطین کی شرارت شمار ہوگی جن کا مقصد لوگوں کو گمراہ کرنا ہو یاپھر اللہ کی طرف سے مہلت اور اس کی تدبیر شمار ہوگی یا پھر ایسی ریاضت (پریکٹس کرکے مشقت کا عادی بن جانا)شمار ہوگی جو کافرہندو سادھو اور بدھ بھکشو وغیرہ بکثرت کرتے ہیں جس کے نتیجے میں وہ اتنے ایکسپرٹ ہوجاتے ہیں کہ گرم آلات ان پر اثر انداز نہیں ہوپاتے یا وہ کئی کئی روز کچھ کھائے پیئے بغیر گزار دیتے ہیں فاسق لوگ اسے ان کی کرامت سمجھتے ہیں ۔اس حوالے سے ایک اہم سوال یہ ہے کہ صحابہ اور تابعین کے ادوار میں اس طرح کے خرق عادات واقعات بہت کم ہیں جبکہ ان کے بعد بکثرت ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ابن



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیمیہ رحمہ اللہ جواب دیتے ہیں کہ :"یہ ہر شخص کی ضرورت کے مطابق ہے جب کوئی کمزورایمان والا یا محتاج اس کا ضرورت مند ہو تو ا س کے پاس کچھ ایسا خرق عادت معاملہ ہوجاتا ہے جو اس کے ایمان کو قوی کردیتا ہے اور جو اس سے بڑھ کر ولی ہو تو وہ اپنے بلند رتبے کی بناءپر اس سے مستغنی ہوتا ہے*[127] جیسے اس کرامت کا نہ ہونا مسلمان کے لئے مضرنہیں نہ ہی اس سے اس کے مرتبے میں کچھ فرق پڑتا ہے صحابہ سے اس طرح کے امور اس لئے صادر ہوئے کہ ان کے ذریعے اللہ نے انہیں اکرام بخشا یا کسی دینی ضرورت کی تکمیل کی پھر ان کے بعد ادوار میں اس طرح کے واقعات کا بکثر ت ہونا ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے قول کی تائید کرتا ہے[128]۔

3 اس دین کا عظیم ترین معجزہ قرآن کریم ہے جسے اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر نازل کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مادی معجزات کا مطالبہ کیا گیا تو آپ نے انکار کردیا کیونکہ یہ منہج دین نہیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَقَالُواْ لَن نُّؤۡمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفۡجُرَ لَنَا مِنَ ٱلۡأَرۡضِ يَنۢبُوعًا ﴿٩٠﴾ أَوۡ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٞ مِّن نَّخِيلٖ وَعِنَبٖ فَتُفَجِّرَ ٱلۡأَنۡهَٰرَ خِلَٰلَهَا تَفۡجِيرًا ﴿٩١﴾ أَوۡ تُسۡقِطَ ٱلسَّمَآءَ كَمَا زَعَمۡتَ عَلَيۡنَا كِسَفًا أَوۡ تَأۡتِيَ بِٱللَّهِ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةِ قَبِيلًا ﴿٩٢﴾ أَوۡ يَكُونَ لَكَ بَيۡتٞ مِّن زُخۡرُفٍ أَوۡ تَرۡقَىٰ فِي ٱلسَّمَآءِ وَلَن نُّؤۡمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ

[127] یہ اس وقت ہے جس اس کرامت کا نقل ہونا ثابت ہوجائے علاوہ ازیں ہم اس بات سے غافل نہیں کہ خواہش پرست اور بدعتی ٹولہ اس دور کے بعد اپنے مذہب کی صحت ثابت کرنے کے لئے اس طرح کی کرامات بکثرت نقل کرنا شروع کردیں جن کی کوئی اساس نہ ہو

[128] (فتاوی ابن تیمیة:11/323)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَـٰبًا نَّقْرَؤُهُۥ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّى هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٣﴾

...............(الاسراء:90تا93)

(مشرکین مکہ) نے کہا ہم تجھ پر ایمان نہ لائیں گے تاوقتیکہ تو ہمارے لئے زمین سے چشمہ پھاڑ دے یا نہر کھجور وانگور کا باغ ہو جس میں تو نہریں چلادے یا تو آسمان کا ٹکڑا ہم پر گرادے جیسا کہ تیرا کہنا ہے یا تو اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آ یا تیرا سونے کا گھر ہو یا تو آسمان چڑھ جائے اور ہم تیرا چڑھنا جب ہی مانیں گے جب تو ہمارے پر ایک کتاب اتار لائے جسے ہم پڑھ لیں کہہ دیجئے اللہ میرا رب پاک ہے میں محض بشر رسول ہوں۔

ایسے ہی نبی ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ دعوی استغناءواختیار کل اور علم غیب سے براءت کا اظہار کردیں :

قُل لَّآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ إِنِّى مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ ۚ الانعام:50)

کہہ دیجئے کہ میں نے تم سے کب کہا اور نہ میں کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اورنہ ہی میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو بس اسی پر چلتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جائے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ کی زندگی بلند مرتبے کے باوجود عام انسانوں جیسی تھی[129]۔

---

[129](الموافقات از شاطبی:2/248)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب آپ ﷺ نے ہجرت کی تو آپ ہوا میں اڑ کر نہیں گئے بلکہ عام سواروں کی طرح نو دن میں پہنچے آخر کیوں؟ کیونکہ یہی وہ زندگی کے جو لوگ گزارتے ہیں اللہ وہ مشیئت جو اس نے لوگوں میں جاری رکھی ہوئی ہے لیکن اکثر لوگوں کے لئے یہ بات تکلیف دہ ہے کہ اس کائنات کا نظام اس طرح محکم ومضبوط ہو اور وہ کوشش کرتے ہیں کہ مجذوبوں‌اور درویشوں کو اس میں تصرف کا اختیار دلادیں[130]۔

حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ راہ ہدایت راہ کتاب وسنت جس پر صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم گامزن رہے اس پر استقامت کا مظاہرہ ہی اصل کرامت ہے پھر اگر اللہ کسی مخلص مومن کو عزاز کسی کرامت سے نواز دے تو اسے چھپانا واجب ہے اسے ظاہر نہیں کرنا چاہیئے اور اللہ کے اس احسان پر شکریہ ادا کرنا چاہیئے ۔

## پانچویں بحث:اقطاب واتاد

جب ولی کا معنی قرآنی مراد سے علاوہ اپنی منشاءومرضی کے مطابق اختیار کیا گیا تو نتیجتاً صوفیاء نے اقطاب ،ابدال ،اوتادکی اصطلاحات وضع کرلیں جن پر اللہ کی طرف سے کوئی دلیل نہیں اور پھر ان اصطلاحات کو مقام مرتبے تک کے اعتبار سے ترتیب دیا جس طرح عیسائی اپنے دینداروں کو مراتب میں تقسیم کرتے ہیں۔ شماس(قسِّیس یعنی پوپ سے نیچے درجے کا پادری)سے ابتداءکرتے ہیں اور پوپ پر اختتام کرتے ہیں ۔ایسے ہی شیعہ ،نصیریہ ا ور اسماعیلیہ اپنے ائمہ کی ترتیب لگاتے ہیں جیسے سابق پھر تالی پھر ناطق پھر اساس [131]۔

صوفیاء نے بھی اسی طرح اپنے اولیاءکو درجات کے اعتبار سے مرتب کیا ہے :

---

[130](ثقافتنا از زکی نجیب محمود:172)

[131](فتاوی ابن تیمیة:11/439)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1 قطب

2 اوتاد اربعة

3 ابدال ،یہ چالیس ہیں شام میں ....؟

4 النجباءیہ مخلوق کے بوجھ اپنے اوپر لاد لیتے ہیں

5 نقباء

ان کے نزدیک قطب کسے کہتے ہیں اس کے جواب میں تیجانیہ کابانی کہتا ہے:قطب درحقیقت حق (اللہ تعالیٰ) کی نیابت ہے خلق تک حق کی طرف سے کچھ بھی قطب کے حکم کے بغیر نہیں پہنچ سکتا[132]۔

پھر صوفیاءکے ہاں قطب بھی دوطرح کے ہیں :

1 جو بشر ہو مخلوق ہو اس زمین پر موجود ہو۔اپنی موت کے وقت اپنا مقرب ترین بدل جانشین چھوڑتا ہے (عیسائیوں سے مکمل مشابہت)۔

2 وہ قطب جس کا کوئی قائم مقام نہیں بن سکتا وہ ایک چنیدہ روح ہوتا ہے جو اس کائنات میں میں ایسے سیر کرتا ہے جیسے روح جسم میں چلتی ہے[133]۔

رفاعی ان تمام مراتب سے بھی آگے ہے اپنے ایک شاگرد سے کہتا ہے :اپنے شیخ کو قطبیت سے پاک رکھ[134]۔

ابوالعباس مریسی کے نزدیک مقام صدیقیت مقام قطبیت سے بھی فائق ہے[135]۔

---

[132](هذه هی الصوفية:125)

[133](هذه هی الصوفية:125نیز تنبیہ الغبی کا حاشیہ:32)

[134](طبقات الشعرانی:1/144)

[135](لطائف المنن:12)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوتاد یہ چار افراد ہیں اور عالم کے چار ستونوں مشرق مغرب شمال جنوب میں ہوتے ہیں[136]۔

ابدال یہ سات افراد ہیں کسی ایک جگہ نہیں اپنا جسم چھوڑ کر زندہ ہیں[137]۔

ایک مسلمان ان خرافات کوپڑھ سن کر تعجب میں پڑجاتا ہے کہ جرجانی وغیرہ جو علم ومعرفت کا دعویٰ کرتے ہوں کس طرح یہ باتیں کرجاتے ہیں یہ تو عقیدہ اسلامیہ سے مزاحم پرخطر راستے ہیں یہ عقیدہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کوئی اور بھی اس کائنات میں تصرف کرتا ہے شرک اکبر ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر اولیاءکو صدیقین کے وصف سے متصف کیا ہے جیسے صدیق اکبر اور سیدہ مریم ام عیسیٰ علیہما السلام مگر یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کی کھلی مخالفت کرنے لگے ہیں کہ :قطبیت مرتبہ صدیقیت سے بڑھ کر ہے۔ان کے کلام کا خلاف عقل بلاشبہ معلوم ہے کیونکہ عقل ان خرافات کو نہیں مان سکتی کہ اقطاب اوتاد عالم میں تصرف کرتے ہیں وہ چار ہیں یہ سات ہیں وہ کہاں سے یہ تعداد وتخصیص لے کر آئے ہیں اورکہاں سے قطب کو اللہ کا نائب قرار دیتے ہیں کیا اللہ عام بادشاہوں کی طرح ایک بادشاہ ہے جو نائب کا محتاج ہوسبحان اللہ یہ بہتان وافتراءپردازی وبکواس ہے۔
(فتاویہ بزاریہ میں ہے کہ :جو کہے کہ مشائخ کی ارواح حاضر ہوتی ہیں علم رکھتی ہیں وہ کافر ہے ۔نیز ملاحظہ ہوغایۃ الامانی از شکری آلوسی :3/66یہاں اولیاءاوتاد واقطاب سے متعلق شیخ صنع اللہ حنفی نے بہترین کلام کیاہے ملاحظہ ہو:2/66)

---

[136] (التعریفات از جرجانی:39)

[137] (التعریفات از جرجانی:23)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں طریقت محمدی ،وحدت الادیان سے متعلق صوفیاءکا کلام ہم نہیں لکھ سکتے کیونکہ وہ مردہ کلام اورگھٹیا بکواس سے زیادہ کچھ بھی نہیں ۔جس کی تعبیر ہمارے لئے ممکن نہیں درحقیقت وہ اسلام کی شاندار عمارت زمین بوس کرنے والی غنوصیت ہے (یہ ایک فلسفیانہ دین ہے اس کی بہت سی صورتیں ہیں جس کی ابتداءیہ ہے کہ حق کی معرفت اس کشف کے ذریعے ممکن ہے جو براستہ ظن وتخمین عارف کا معروف کے ساتھ مل کر حاصل ہواور یہ معرفت علم واستدلال کے ذریعے ممکن نہیں یہ تصوف ہی کی ایک قسم ہے جو معرفت کی اعلیٰ ترین راہ سمجھی جاتی ہے اس کا عقیدہ ہےکہ خرق اور ادیان میں کچھ آڑ نہیں سب ایک ہیں اس اعتبار سے یہ انتہائی خطرناک ہے یہ یونانی لفظ غنوسیس یعنی معرفت سے نکلی ہے پہلی صدی عیسوی میں جب یونانی اور مشرقی ثقافت کا اختلاط ہوا اس کے نتیجے میں یہ بہت پھیل گئی تھی اس کے بانیان میں تیسری صدی عیسوی کا فلسفی افلاطون بھی ہے ملاحظہ ہو مقدمہ الطریق الولایۃ الیھا از ابراہیم ہلال:77)

# چھٹی بحث:بکواسیات اور نامعقولیات

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:اگر کوئی دن کے شروع میں صوفی بن جائے توظہر سے پہلے پہلے احمق بن جائے گا [138]۔

یہ روایت صحیح ہویا نہ ہو حقیقت یہی ہےکہ صوفیت میں عام رجحان عقل وعقلانیت سے دوری ہی ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ احوال اور مقامات تک پہنچنے کے لئے عقل زائل کرنا ضروری ہے اسی لئے وہ اپنے مشائخ کے لیے ایسے واقعات بیان کرتے ہیں جن کا عقل سے بالکل واسطہ نہیں ہوتا جبکہ عقل

[138](تلبیس ابلیس:370)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معرفت علوم میں شرط اول ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے آنکھ کے لئے بصارت ضروری ہے پھر اگر اس کے ساتھ ایمان وقرآن کا نور بھی حاصل ہوجائے تو یہ نور علی نور ہے جبکہ عقل کو بالکل ہی ترک کردینا تو حیوانیت وبہیمیت ہے۔

۔(ملاحظہ ہو فتاوی ابن تیمیة:3/338 نیزابن تیمیہ نے دس جلدیں صرف اس عنوان پر لکھی ہیں کہ شریعت منقولہ اور حقیقت معقولہ میں بالکل فرق نہیں )کوئی مسلمان مکلف اسی وقت بنتا ہے جب وہ عاقل ہویہ بھی علم ہے لیکن صوفیاءکے ہاں سب ممکن ہے سب چلتا ہے خواہ کتنا ہی عجیب ہو کیونکہ ان کے مشائخ کی کسی بات کارد نہیں کیا جاسکتا اور اگر ردکریا تو پھر وہ حجاب میں آجاتا ہے اس طرح کے معاملات نہیں سمجھ سکتا اسی لئے ان کے قصے وحکایات یہود ونصاری کے لئے باعث مذاق ہیں جیسا کہ آلوسی نے لکھا ہے[139]۔

چونکہ سقوط بغداد کے بعد لوگ اسباب کو مسببات کے ساتھ مربوط کرنے سے عاجز آچکے تھے لہٰذا تصوف ہی وہ واحد راہ بچی جو اس مشکل سے پیچھا چھڑاسکتی تھی تو لوگ بکثرت صوفیاءکے پاس جانے لگے ان سے تبرک حاصل کرنے لگے اور شہروں میں صوفیاءکی بہتات ہوگئی[140]۔

کوئی ہمیں جھوٹا اور ظالم نہ سمجھے صوفیاءکے یہ نامعقول قصے شعرانی کی کتاب "الطبقات الکبری"سے ماخوذ ہیں وہ ان قصوں کو نقل کرتا ہے اور اس پر بالکل تنقید نہیں کرتا کیونکہ اس کے عقیدے کے مطابق یہ سب صحیح ہے بلکہ مجذوبوں کے قصے بیان کرکے انہیں بنظر تحسین دیکھتاہے حالانکہ یہ کہاجاتا ہے کہ یہ قصے ان کے بارے میں بنائے ہوئے ہیں لیکن شعرانی انہیں نقل کرتے وقت

---

[139](محاکمة الاحمدیین:490)

[140](ظہرالاسلام از احمد امین:4/219)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا انکار نہیں کرتا اس کے دور سے آج تک ان قصوں کو پڑھنے والوں میں سے کو ئی بھی نہیں کہتا کہ ہم ان قصوں کو نہیں مانتے انہیں ہماری کتابوں سے ہٹایا جائے یہی مشکل ہے کہ لوگ انہیں روا سمجھتے ہیں اور عملاً ان کی تصدیق کرتے ہیں ذیل میں مختلف ادوار سے لے کر مؤلف کے دور کے 10ویں صدی ہجری تک کے چند نمونے درج ہیں:

1 شیخ احمد رفاعی کے تذکرے میں شعرانی لکھتا ہے :جب حق تعالیٰ اس پر تعظیماً تجلی ڈالتا تو وہپگھل جاتا حتی کہ پانی کا ٹکڑا سا بن جاتا پھر اسے لطف پالیتا پھر وہ آہستہ آہستہ جمنا شروع ہوجاتا اور واپس جسم بن جاتا اور پھر کہتا کہ :اگر اللہ میرا رب نرمی نہ کرتا تو میں تمہاری طرف نہ پلٹتا[141]۔

2 شیخ ابوعمرو بن مرزوق القرشی کے بارے میں لکھتا ہے :یہ عربی شیخ تھا جب کوئی عجمی بولنا چاہتا یا عربی عجمی بولنا چاہتا تویہ اس کے منہ میں تھوک دیتا اور وہ اس کی زبان بولنا شروع کردیتا گویا اس کی اصل زبان وہی ہے[142]۔

بچارے مسکین طلباءجو اجنبی زبان پڑھتے ہیں اگر آج یہ شیخ ہوتے تو انہیں بڑا سکون مل جاتا بڑا سکون۔

3 تقی الدین سبکی کہتے ہیں :میں محفل سماع میں گیا وہاں شیخ رسلانی تھے وہ ہوا میں تیرتے پھرآہستہ آہستہ نیچے آجاتے حتی کہ جب ان کی کمر زیتون

---

[141](الطبقات:1/143)

[142](الطبقات:1/154)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے درخت پر ٹھہرجاتی جو خشک ہوچکاہوتا اچانک سرسبز ہوجاتا اور پھل دینے لگتا اور اس سال زیتون حمل سے بھی ہو گیا[143]۔

یہاں تعجب شیخ ارسلان سے نہیں بلکہ تقی الدین سبکی جیسے عالم سے ہے کہ اس نے کس طرح قبول کرلیا کہ اللہ کے ذکر کرتے وقت رقص کیاجائے اور یہ جھوٹ اس نے کس طرح مان لیا(بشرطیکہ شعرانی کا سبکی کے متعلق یہ بیان سچ ہو)

4 ابوالعباس احمد ملثم کے متعلق شعرانی کہتا ہے :لوگوں کا اس کی عمر میں اختلاف تھا بعض کہتے یہ یونس علیہ السلام کی امت کا ہے اور بعض کہتے کہ اس نے امام شافعی رحمہ اللہ کو دیکھا ہے اس سے اس بارے میں پوچھا گیا تو کہنے لگا میری عمر اس وقت تقریباً 400سال ہے ۔اہل مصر اپنی لڑکیوں کو اس کے ساتھ خلوت وجلوت سے منع نہیں کرتے تھے[144]۔

5 شیخ ابراہیم جعبری کی ایک مریدہ ان کا وعظ سنتی جبکہ وہ مصر اور سوڈان کے پرے ہوتی تھی[145]۔

6 حسین ابوعلی کامل عارفین میں سے تھا بہت سی شکلیں رکھتا تھا کبھی فوجی ہوتا توکبھی درندہ توکبھی ہاتھی (واہ اللہ کے لطائف)[146]۔

---

[143](الطبقات:1/152)

[144](الطبقات:1/157)

[145](الطبقات:1/203)

[146](الطبقات:1/87)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7 ابراہیم بن عصفیر:اس پر اکثر حال آتے یہ جنازہ کے آگے چلتا اور گالیاں دیتا اور اول فول بکتا اسکے بڑے عجیب حال تھے اور مجھ سے محبت کرتا تھا میں اس کی زیر برکت ونظرتھا[147]۔

شاید یہ پاگل تھا جو مکلف نہیں ہوتے البتہ شعرانی کا کہنا کہ :"وہ میرا سردار ہے میں اس کی زیر برکت ونظر رہا ہوں "تویہ بھی باعث تعجب نہیں اور آج کل صوفیاءکے جو خیالات ہیں ان کے مطابق کیا وہ شعرانی پر تعجب کریں گے ہرگز نہیں ان جیسے صوفی حقیقت سے زیادہ فریب کو مانتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک علماءسے قبل حقیقت کو بُھلے اور قلندر بیان کردیتے ہیں۔ یہ صوفیت اور شعرانی کی کتب کا ہی اثر ہے کہ مصری یونیورسٹیوں کے اساتذہ جب میڈیکل ،فزکس یا کیمسٹری کے متعلق گفتگو کررہے ہوتے ہیں تو اس ان کی عقول صحیح سالم ہوتی ہیں مگر جب کسی ولی کے متعلق گفتگو کرتے ہیں تو ان کی عقول کو کیا ہوجاتا ہے کہ وہ اس کا ہوا میں اڑنا پانی کی سطحپر چلنا تسلیم کرلیتے ہیں[148] ۔

یہ یہاں حقیقی اسلام کا دفاع نہیں کررہے بلکہ عقل کا دفاع کررہے ہیں اور وہاں کے قانونی منطقی سیکولرمذہب کا)یہ دورنگی اسباب ومسببات کی معرفت کے لئے نفسیاتی علاج کی محتاج ہے ہم نے شام کی یونیورسٹیوں میں طلباءکو دیکھاہے کہ کیسے وہ دجال مفسد ٹائپ لوگوں کی اتباع کرتے ہیں جن کا کذب وفریب واضح ہوتاہے دراصل یہ مشائخ شروع ہی سے مرید کے دماغ کی خبیث شیطانی طریق پر برین واشنگ کردیتے ہیں جس سے جامعات کے نہ صرف طلاب

---

[147](الطبقات:1/140)

[148](ملاحظہ ہو ثقافتنا از زکی نجیب)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اساتذہ بھی چوپایوں کی طرح ان کے پیچھے چلتے ہیں اور صوفیت کا نامعقول ماحول ہی بنیادی محرک قرار پاتا ہے۔

عقل کے زوال کی انتہاء صوفیاء شطح یعنی بکواس کہتے ہیں وہ یہ کہ ان کا کوئی شیخ نامعقول یا کفریہ یا زندیقیہ باتیں شروع کردے۔ صوفیاء کہتے ہیں کہ اس نے حالت جذب یا حالت مستی میں ایسا کہا اور ہوش کی حالت میں وہ ان سے رجوع کرلیتا ہے شطح کی تعریف میں کہا جاتا ہے ایسا کلمہ جس پر رعونت طاری ہو اور ایسا دعویٰ جو عارفین سے حالت اضطرار واضطراب میں صادر ہو[149]۔

ذیل میں ان کی بکواسیات کے کچھ نمونے درج ہیں :

ابویزید بسطامی کہتا ہے: جہنم مجھے دیکھ کر سرد پڑجاتی ہے میں مخلوق کے لئے رحمت ہوں اور آگ جہنم کو تو میں اپنی پلک جھپکا کر بجھا سکتا ہوں[150]۔

دسوقی علی الاعلان کہتا ہے: جہنم کے دروازے اس کے ہاتھ میں ہیں اور جو اس کی زیارت کرے گا وہ اسے جنت الفردوس میں جگہ دے گا[151]۔

ابوالحسن شاذلی دس سمندروں کا مجموعہ ہے پانچ انسانی ہیں: محمد ،ابوبکر، عمر، عثمان، علی ۔بقیہ پانچ روحانی ہیں : جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل اور روح[152]۔

---

[149](شطحات الصوفية از بدوی: 1/22)

[150](تاریخ التصوف از عبدالرحمن بدوی)

[151](هذه هی الصوفية: 121)

[152](لطائف المنين: 57)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور احمد بن سلیمان الزاہد کی سفارش کو اللہ نے اس کے تمام ہم عصر کے متعلق قبول کرلیا[153]۔

ان کی بکواسیات کے یہی چند نمونے کافی ہیں ان کی بکواسیات اس لائق نہیں کہ ان پر تبصرہ کیا جائے اسلام کا مضبوط قاعدہ ہے کہ ہم ظاہر پر حکم لگاتے ہیں توکسی کے لئے گنجائش نہیں کہ وہ ان کے اقوال کے باطن کو ان کے ظاہر کے برعکس قرار دے اسلام کو اس کی بکواس سے محفوظ رکھنا واجب ہے بلکہ یہ شرک ہے کیونکہ جو جہنم وجنت میں تصرف کا مدعی ہو بالفاظ دیگر وہ الوہیت کا مدعی ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ہمسر ہونے کا دعویدار ہے۔ابن عقیل فرماتے ہیں:ایسا کہنے والا خواہ کوئی ہو زندیق ہے واجب القتل ہے[154]۔

پھر جب جنت دسوقی کے قبضے میں ہے تو باطل پرست سوئے رہیں مشقت کرنے ،تھکنے ،علم حاصل کرنے ،عبادت کرنے یا جہاد کرنے کی کیا حاجت ہے محض شیخ کی زیارت اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دے گی کیا یہ بخشش کا نعم البدل نہیں ؟البتہ ہم اللہ سے بخشش کے خواستگار ہیں ان کے اقوال نقل کرنے پر بھی استغفار کرتے ہیں۔

# دوسری فصل :صوفیاءکی عملی بدعات!

## پہلی بحث:پسماندہ تربیت

انت اسیر فی قید الملا والصوفی

انت لا تاخذ الحیاۃ عن حکمۃ القرآن

لیس لک بآیات القرآن شان

---

[153](الطبقات:2/82)

[154](تلبیس ابلیس:343)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الا ان تموت بسھولة سورة یس

( محمد اقبال)

ترجمہ:"تو ملاوصوفی کی قید میں ہے حکمت قرآنی سے زندگی نہیں لیتا آیات قرآنی میں تیرے لئے کچھ نہیں الا یہ کہ تو سورۃ یس پڑھ کر باآسانی مرجائے گا"۔

صوفیاء نے اپنے مریدوں کی تربیت کے ایسے قواعد بنائے ہیں جن کا مقدمہ مرید کو شیخ کے سامنے بالکل ذلیل کردینا ہے کہ بیچارا مرید ایک ڈول کھینچنے والا آلہ بن جاتا ہے اس کی اپنی کوئی شخصیت نہیں رہتی جو اس سے کہہ دیاجائے وہ اسے بلاسوچے سمجھے دہراتا رہتا ہے بلکہ یہ اندھی چال ہے اور جب یہ پسماندہ تربیتی مرحلہ ختم ہوتاہے وہ مرید کو ایک معین لباس ،معین ڈھنگ ،معین شیخ اور معین طریق کا گرویدہ بناچکے ہوتے ہیں اس کے چند معروف قاعدے درج ذیل ہیں:

- شیخ کے سامنے ایسا بن جا جیسا غسل دینے والے کے لئے میت۔
- اعتراض نہ کر بھٹک جائے گا۔
- جس نے شیخ سے کہا کیوں وہ کامیاب نہ ہوا۔
- جس کا کوئی شیخ نہ ہو تو اس کا شیطان شیخ ہوتا ہے

غافلین کی اکثریت شیخ کے پیچھے چلتے ہیں ان کے ہاتھوں کے بوسے لیتے ہیں ان سے سہمے رہتے ہیں جب بھی وہ انہیں دیکھیں جب تک شیخ نہ بولے بولتے نہیں اس کی ہربات مانتے ہیں اس کی جوتیاں اٹھاتے ہیں لوٹا اٹھاتے ہیں ۔یہ سب فلسفہ وہ اپنی کتابوں میں "آداب مریدین" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہتے ہیں:اس کے آداب میں شیخ کی ظاہراً وباطناً تعظیم کرنا بھی ہے اس کے دشمن کے



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ مت بیٹھ اس کے دوست سے عداوت نہ رکھ اور اپنے دل میں آنے والا کوئی خیال اس سے مت چھپا (جس طرح عیسائی چرچ میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں )اس کی اجازت کے بغیر نہ سفرکر نہ شادی کر ان سے سب سے بڑھ کر یہ کہتے ہیں کہ مرید پر شیخ سے سوال کرنا حرام ہے کیونکہ بسا اوقات شیخ جاہل ہوتا ہے اسے شرمندہ ہونا پڑتا ہے (اہل السنۃ کے نزدیک آداب تعلیم و تعلم صوفیاءکے آداب سے یکسر مختلف ہیں)تربیت کا یہ انداز نیا نہیں قشیری آداب سے متعلق کہتا ہے:جس کسی نے کسی شیخ کی صحبت اختیار کی پھر اپنے دل میں اس پریہ اعتراض کیا تو اس نے عہد صحبت کو توڑ ڈالااس پر توبہ کرنا واجب ہے مشائخ کہتے ہیں کہ مشائخ کے حقوق سے توبہ نہیں کی جاسکتی[155]۔

اسی طرز نے مشائخ میں غلو کا راستہ کھولا ابوالعباس کے مطابق غزالی صاحب صدیقیت وصالحین عظمی تھا[156]۔

شیخ نجم الدین شیخ ابوالعباس مریسی کے پیچھے قبلہ رخ نماز پڑھنے میں شرم محسوس کرتا تھا چنانچہ اپنا چہرہ قطب کی طرف پھیر لیتا لیکن ابوالعباس متواضع تھا وہ کہتا میں خلاف سنت عمل سے خوش نہیں ہوتا[157]۔

گویا صرف خلاف سنت ترک قبلہ کا اعتبار نہیں؟اور احمد شریف السنوسی اپے چچا محمد المہدی سے شدید اعتقاد رکھتااور اس سے اوپر سوائے محمد ﷺ کے اور کسی کو نہ سمجھتا تھا[158]۔

---

[155](هذه هی الصوفية:101)

[156](لطائف المنن:77)

[157](لطائف المنن:74)

[158](حاضر العالم الاسلامی :2/162 از شیکب ارسلان)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تربیت کا یہی غلط طریقہ باپوں میں بھی منتقل ہو گیا وہ بھی اپنی اولاد کی جبری تربیت کرنے لگے جس سے بچے کی اپنی شخصیت کمزور پڑجاتی ہے۔اس انداز تربیت پر ہمارا تبصرہ درج ذیل ہے:

1 مرید کی تربیت کے یہ آداب انتہائی مکروہ ہیں ایسا اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ شیخ کی دین سے جہالت پر پردہ ڈالا جائے اور احترام کے نام پر اس کے دل ودماغ کو مکمل کنٹرول میں کرلیا جائے اور صوفیاءکا یہ کہنا کہ علم سینوں میں ہوتا ہے کتابوں میںنہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ طلباءکو کتب فقہ وحدیث سے روکا جائے کیونکہ اگر اس نے انہیں پڑھا تو اس کی عقل کا بند دروازہ کھل جائے گا اور شیخ کے دجل وفریب سے آگاہ ہوجائے گا۔

2 رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کی ایسی کمینی تربیت نہیں کی بلکہ ایسی تربیت کی جو انہیں قائد اور مرد میدان بناتی وہ اللہ کے رسول ﷺسے سوال کیا کرتے کیا یہ وحی ہے یا مشورہ ورائے اگر وہ مشورہ ورائے ہوتی تو وہ بھی اپنا مشورہ پیش کردیتے جیسا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے غزوہ خندق میں کیا جب رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو غطفان سے مصالحت کرنی چاہی نبی ﷺاپنی حکیمانہ قیادت کے باوجود ان کی طرف توجہ دیتے اور ان سے صورتحال کے متعلق تبادلہ خیال کرتے اور ان سے یہ نہ کہتے کہ تم مجھ پر کیوں کر رائے پیش کرسکتے ہوجبکہ میں جملہ مخلوق کا سردار ہوں اور رب العالمین کانمائندہ ہوں؟اور صحابہ بھی رسول اللہ ﷺسے باوجود شدید محبت کے آپ کے لئے کھڑے نہ ہوتے نہ آپ کے ہاتھوں کا بوسہ لیتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ بھی انسان کی تعظیم میں مبالغہ کوناپسند کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو اپنے صحابہ کی اسی حکیمانہ تربیت کا نتیجہ تھا کہ آپ کے بعد خلیفہ اول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں اگر میں غلط



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروں تومجھے سیدھا کردو اور فرماتے اگر میں اللہ کی کتاب میں اپنی رائے پیش کرنے لگوں تو نہ آسمان مجھ پر سایہ فگن ہوگا اورنہ ہی زمین میرا بوجھ برداشت کرے گی ۔جبکہ صوفیہ کہتے ہیں :کہ شیخ کا ہر طریقہ تسلیم کیاجائے جبکہ شریعت کے مقابل کون سا طریقہ ٹھہرسکتا ہے؟عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دستوں کے قائدین اور علاقوں کے گورنروں کو لکھتے ہیں کہ:"لوگوں کو خوشامدی بناکر انہیں ذلیل مت کرو"کیونکہ جو قوم پست ہو اس میں خیر نہیں ہوتی جیسا کہ قرآن کریم بنی اسرائیل کا قصہ بیان کرتا ہے کہ وہ فرعون کے غلام تھے جب موسیٰ علیہ السلام نے انہیں عزت واکرام کا راستہ دکھایا تووہ کہنے لگے :"تواور تیرا رب جاکر لڑو ہم تو یہاں پسرے بیٹھے ہیں[159]"

تابعین بھی اسی تربیت گاہ میں رہے چنانچہ وہ ناپسند کرتے تھے کہ ان کے شاگرد ان کے پیچھے چلیں[160]۔

اور کہتے کہ تابع اورمتبوع دونوں کے لئے باعث فتنہ ہے[161]۔

صحابہ سے معروف نہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا بوسہ لیتے ہیں ایسابہت نادر ہے بعض علماءاسے مطلقاً حرام قرار دیتے ہیں جیسے امام مالک ،امام سلیمان بن حرب کہتے ہیں یہ چھوٹا سجدہ ہے ۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں :ہم نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ایک دوسرے سے سہما کریں آپ نے فرمایانہیں[162]۔

---

[159](سورۃ المائدہ:24)

[160](کتاب العلم از زھیر بن حرب:146)

[161](کتاب العلم:138)

[162](سنن ابن ماجہ کتاب الادب:2/1220)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3 ہزاروں بیوقوں کا شیوخ کے پیچھے چلنے کی وجہ حقیقت سے فرار ہے۔ یا ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنی مشکلات حل کرائیں ،میرے خیال میں یہ شرعی احکامات سے دوری کا نتیجہ ہے خاص کر تنگی اور تکلیف کی حالت میں ،بعض لوگ محض شوقیہ طور پر عجیب وغریب واقعات کو سچا مان لیتے ہیں جبکہ حقیقتاً وہ جھوٹے ہوتے ہیں[163]۔

## دوسری بحث :علم حدیث اور صوفیاء

صوفیاءکے لئے خاص کر متاخرین صوفیاءکے لئے علوم شریعت خاص کر علم فقہ وحدیث کا اہتمام بڑا ہی مشکل ہے کیونکہ ان علوم سے ان کی جہالت آشکارا ہوجائے گی اور جب یہ فقہ وحدیث ان مریدین کے دل ودماغ میں سما گئے تو کوئی ان کی سیوا کرنے والا نہیں بچے گا جبکہ متقدمین صوفیاءعلوم شرعیہ کا اہتمام کرتے تھے لیکن یا توان کی شخصیت دورنگی ہوتی تھی کہ فقہ واصول کے بھی عالم ہیں لیکن جب صوفیت کے متعلق گفتگو کریں تو شخصیت ہی بدل جاتی جیسے ابوحامد الغزالی یاپھر اچھا خاصاعلم حاصل کرنے کے بعد اسے ترک کرچکا ہوگا کہ علم عمل کے لئے وسیلہ ہے جب عمل کے میدان میں قدم رکھ دیا توعلم کی ضرورت نہ رہی یہ مغالطہ ہے کیونکہ مسلمان اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک علم کا محتاج رہتا ہے احمد بن ابوالحواری نے اپنی ساری کتابیں سمندر کے حوالے کرتے ہوئے کہا کہ تم بہترین دلیل تھیں (یعنی عمل کے لئے مگر چونکہ اب صوفیانہ عمل ہے اس لئے تمہاری ضرورت نہیں۔نعوذ باللہ من ذلک)ابوحامد الغزالی علوم شریعت سے دور ہوکر علم کشف جیسے صوفیانہ رجحان کو جائز قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:جان لے کہ صوفیاءالٰہیت کی طرف مائل ہوئے ہیں نہ کہ تعلیم کی طرف اس لئے کہ وہ نہ علم حاصل کرتے ہیں نہ ہی اس

---

[163] (کیف تفکر از منیر بعلبکی)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے شوقین ہوتے ہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ریاضتیں اور اللہ کی طرف دھیان اور مال و اولاد اور علم سے کٹ جانا اور صرف فرائض ورواتب پر اقتصار کرنا ہی راجح طریق ہے وہ نہ قرآن پڑھتے ہیں نہ حدیث لکھتے ہیں ۔

ابن الجوزی غزالی کے اس کلام پر لکھتے ہیں:اس کلام کا ایک فقیہ سے صادر ہونا مجھ پر بڑا گراں ہے اس کی قباحت مخفی نہیں یہ درحقیقت بساط شریعت کو لپیٹ کررکھ دیتا ہے[164]۔

جن اوہام کا وہ شکار بنے ان میں ان کا یہ کہنا بھی ہے کہ:ہم اپنا علم اس زندہ سے لیتے ہیں جو مرتا نہیں جبکہ اہل الحدیث اپناعلم ایک کے بعد ایک مردے سے لیتے ہیں پھر اپنے شیخ کا یہ شیخ پڑھا:

اذا طالبونی بعلم الورق

برزت علیھم بعلم الخرق

ترجمہ:"جب وہ مجھ سے کاغذی علم کا مطالبہ کرتے ہیں تومیں انہیں خرق عادت(کرامت)کا علم دکھاتا ہوں"۔

حدیث سے اس صوفیانہ اعراض کے نتیجے میں انہوں نے ہر طرح کی صحیح وسقیم سچی جھوٹی احادیث اپنی کتابوں میں بھرمار کردی احیاءالقلوب اور الرسالۃ اور حقائق التفسیر بعض احادیث ضعیفہ وموضوعہ جن سے وہ اپنے مذہب کو ثابت کرتے ہیں درج ذیل ہیں :

1 بعض عارفین نے فرمایا:معرفت کا اول حیرت وآخر حیرت ہے دلیل میں جھوٹی حدیث پیش کی کہ :زدنی فیک تحیّراً(یعنی)اپنی ذات متعلق مجھے

---

[164](تلبیس ابلیس:323)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید حیران کردے"۔ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :جھوٹی حدیث ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے :رب زدنی علماًاے پروردگار مجھے علم میں زیادہ کر[165]۔

2 محمد بن طاہر مقدسی نے مسئلہ سماع میں اس اعرابی کی حدیث ذکر کی ہے جس نے درج ذیل ابیات میں نبی ﷺ کی تعریف کی ہے :میرے جگر کو خواہش کا سانپ چاٹ گیا اس کا نہ توکوئی معالج ہے نہ ہی دم جھاڑکرنے والاسوائے اس محبوب کے جن سے مجھے شغف ہے ان کے پاس میرا علاج اور تریاق ہے اور وہ محمد ﷺ ہیں جب انہوں نے ان ابیات کو سنا تو وہ حاضر ہوگئے حتی کہ آپ کے کندھے سے چادر بھی گرپڑی۔ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :یہ جھوٹی اور موضوع حدیث ہے[166]۔

معلوم نہیں کس طرح وہ یہ سب روایت کردیتے ہیں شاید سانپ ان کی عقلوں کو چاٹ جاتا ہے نہ کہ ان کے دلوں کو ۔

3 ایک حدیث یہ بھی ہے جسے انہوں نے روایت کیا ہے کہ :"اگر تم پتھر سے حسن ظن رکھو تو وہ بھی نفع دے "یہ شرکیہ کلام اور صریح بہتان ہے ہم نے یہ حدیث بعض صوفیاءسے خود سنی ہے وہ اس کے معتقد ہیں ۔

4 اون کالباس پہنو اور خوب عمل کرو اور آدھاپیٹ خوراک کھاؤ تم آسمانی بادشاہت میں داخل ہوجاؤگے ۔اس حدیث کو ابوطالب المکی نے قوت القلوب میں ذکر کیا ہے[167]۔

---

[165](فتاوی:11/384)

[166](فتاوی:11/563)

[167](التصوف از زکی مبارک:1/44)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اللہ کے رسول ﷺ ایسا کلام کرسکتے ہیں یہ درحقیقت اپنے عقیدے کہ اون کالباس پہننا چاہیئے کو ثابت کرنے کے بنائی گئی ہے ۔ان کی بیان کردہ احادیث کے چند نمونے ہیں جن سے ان کی کتابیں بھری پڑیں ہیں جیسے قشیری کی کتاب الرسالة اس میں اس نے صحیح ،ضعیف اور موضوع ہر طرح کی احادیث روایت کی ہیں اور فضل بن عبس الرقاشی سے روایت کرتا ہے جبکہ وہ احادیث میں بالکل کمزوراور نااہل تھا [168]۔

مزید عجائب کے لئے احیاءالقلوب ملاحظہ ہو جس کے مطالعے سے معلوم ہوجائے گا کہ انہیں علم وفقہ وحدیث سے کچھ لگاؤ نہیں ہے بلکہ یہ سب انہوں نے دیوار پر دے مارا ہے۔

## تیسری بحث:ہڈ حرامی اوربگاڑ

ابتداءً صوفیاءعبادت وریاضت میں واقعی سچے تھے اگرچہ ان کے بعض اعمال خلاف سنت بھی تھے جیسا کہ ہم ذکر کرآئے ہیں اس کے بعد ایسے لوگ آئے جنھوں نے تکیے اور مسندیں بنائیں اور عیش وآرام کی دوکانیں(آستانیں)کھول کر بیٹھ گئے محنت مزدوری سے جان چھڑا کر کھانے پینے اور رقص و سرور اور ڈھول ڈھمکے میں مست ہوگئے اور ہر ظالم وفاجر سے دنیا کی بھیک مانگنے لگے بشر المریسی کی بھوک اور سری کا خوف خداوندی اور جنید کی مشقت کو کنارے لگادیا(ملاحظہ ہو تلبیس ابلیس)جبکہ محض عبادت اور تنہائی کی غرض سے بھی اس طرح کے آستانے (یعنی انسانی آبادی سے الگ جانے تنہائی یا انسانی آبادی میں رہتے ہوئے بالکل الگ تھلگ جگہ جس طرح راہب کی کٹیا ہوتی ہے)بناکر ان میں تکیے لگادینا بدعت ہے کیونکہ مسجدیں بناکر ان میں تکیے لگادینا یہ

---

[168](فتاوی:10/680)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائی راہبوں کی کٹیاؤں سے مشابہت ہے۔بعض صوفیاءسے جب کہاجاتا کیا تو اپنا جبہ بیچے گا تو وہ کہتا ہے اگر شکاری اپنا ہتھیار بیچ دے توپھر شکار کیسے کرے گاامام محمد حسن الشیبانی صوفیاءکے اس طرز عمل سے بڑے حیران ہوتے کہ کیسے یہ لوگوں کے ہاں حلال وحرام کی تمیز کئے بغیر کھانے جاتے ہیں[169]۔

صوفیاءیہ بھول گئے یا بھولنے کا ڈرامہ کرنے لگے کہ اسلام اس طرح ہڈ حرامی اور سستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کونے کھدروں میں جانے سے منع کرتا ہے اور زھد یہ ہے کہ لوگوں سے لاتعلق ہوجایاجائے اور ان سے ان کے اموال میں سے کسی بھی شئے کا سوال نہ کیاجائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے سوال کرنے سے منع کیا ہے اور محنت مزدوری کاحکم دیاہے:

ارشاد فرمایا:اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے[170]۔

نیز فرمایا:”اگر کوئی لکڑیوں کا گھٹااپنی پیٹھ پر رکھ کر اسے بیچ آئے یہ اس بات سے بہتر ہے کہ کسی سے سوال کرے اور وہ اسے دے بھی دے“[171]۔

سعید بن مسیب رحمہ اللہ تیل کے تاجر تھے اورابوحنیفہ کپڑا فروخت کرتے تھے یہ بڑے علماءزہاد اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے۔

ابتداءً صوفیاءعورتوں سے شادی نہ کرتے اور اس پر سختی سے کاربند رہتے مگر بعد کے صوفیاءعورتوں سے میل جول کرنے لگے اور مریدہ کوبھی طریقت میں اور ذکر کی مخلوط محافل میں شامل کرنے لگے کیونکہ باطنیت کے نظریہ اباحیت

---

[169](الکسب:44)

[170](نسائی باب الزکاۃ:3/60)

[171](نسائی باب الزکاۃ:3/93)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی ہر شئے حلال کو جائز ہے حتی کے محرمات بھی)سے بہت قریب تھے کیونکہ نظریہ وحدت الوجود جو بعد کے صوفیاءمیں مکمل پھیل چکا تھا وہ اس اباحیت کی راہ سمجھاجاتا ہے کیونکہ ثواب وعقاب کا تصور تو ناممکن ہوگیا تو اچھائی کی صورت میں کون ثواب دے گا اوربرائی کرنے پر کون سزا دے گا؟جبکہ انسان خود ہی اللہ کا جزءہے۔یہ اخلاقیات کی جڑیں تک اکھاڑ پھینکنا ہے اسی لئے بعض صوفیاءاخلاقی گراوٹ والی اور انتہائی گھٹیا زندگی گزارتے تھے[172]۔

ابن فارض جو نظریہ وحدت الوجود کے اکابرین میں سے ہے قریبی بستی بہنساءمیں کچھ کنجریاں تھیں جن کے پاس وہ جاتا تھا اور وہ اسے گاکر سناتیں اور وہ عالم وجد میں دف کی تھاپ پر نوجوان لڑکیوں کے ساتھ ڈانس کرتا[173]۔

بعض معتدل صوفیاءاس صورتحال سے ناخوش تھے جیسے شیخ ابوسعید اعرابی اپنی کتاب ”طبقات انسان“میں کہتا ہے:اس علم کے متعلق کلام کرنے والوں میں آخری جنید تھے ان کے بعد ایسے لوگ رہے جن کے تذکرے سے شرم آتی ہے[174]۔

نیز سہل التستری کہتاہے :300ہجری کے بعد ہمارے اس علم کے متعلق کلام کرنا جائزنہیں کیونکہ پھر ایسے لوگ آئے جولوگوں کے سامنے بنتے تھے[175]۔

لیکن صوفیاءاپنے اس بگاڑ کے ساتھ بڑھتے ہی رہے اور مانگنے والے اور چاپلوسی بن گئے گویا بکری کی کھال میں بھیڑیے ۔

---

[172](التصوف از زکی مبارک :1/155نیزالملل والنحل از ابن حزم :4/226)

[173](جلاءالعینین از آلوسی:75)

[174](الحفارۃ الاسلامیہ از آدم متز:2/39)

[175](الحفارۃ الاسلامیہ از آدم متز:2/39)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# چوتھی بحث:سماع اور ذکر

ابتداءً صوفیاءمحفل سماع میں حاضر ہوتے جو کسی ایک خاص مکان میں منعقد ہوتی اور ایک اچھی آواز والا کچھ موسیقی کے ساتھ گاکر ایسے اشعار سناتا جس نے دل نرم ہوجاتے اور ان میں زہد کی ترغیب ہوتی پھر نرمی کرتے ہوئے وہ غزل اور لیلیٰ اور سعدیٰ کے تذکرے گانے لگے اور کہتے یہ کہ ہماری ان سے مراد اللہ کے رسول ہیں یہ گانے مطلق اور غیر معین محبت کا ہیجان پیدا کرتے چنانچہ ہر ایک اپنے دل کی ماننے لگا خواہ ملک وہ قوم کی محبت ہو یا عورتوں سے عشق۔

اس طرز کو انکے لئے مباح قرار دینے والے ابوحامد الغزالی اور ابوعبدالرحمن السلمی وغیرہ ہیں ان کے دلائل نہایت کمزور تھے ان پر بہت سے علماءنے رد کیا جیسے ابن جوزی اور ابن قیم نے اغاثۃ اللھفان میں خوب رد کیا ۔حقیقت اپنی جگہ ہے کہ امت مسلمہ ایک معتدل امت ہے اور اس گانے کو وہی حلال قرار دیتاہے جو اسلام کو صحیح طور پر سمجھ نہ پائے ۔

معاملہ صرف ان قصائد تک نہ رہا بلکہ ڈھول ڈھمکے کے ساتھ رقص کرتے ہوئے اللہ کا ذکر کرنے تک جاپہنچا جب "حضرۃ (مراد اجتماعی محفل بناکر رقص کرتے ہوئے اللہ کا ذکر کیا جائے)منعقد ہوتی توپہلے آہستہ آہستہ لفظ اللہ کا بیک وقت ورد کیا جاتا لیکن جوں جوں رقص میں تیزی آتی اور شیطان ان کے سروں پر منڈلانے لگتا ان کی چیخیں انتہائی بلند ہوجاتیں اور لفظ اللہ کے بجائے لفظ ھوکا ورد ہونے لگتا اس کے بعد سوائے شور شرابے کے کچھ سنائی نہ دیتا ناس شہوانی چیخ وپکار میں عورتیں اوربچے بھی شامل ہوتے ۔درحقیقت یہ یہود کی اتباع ہے ان کے عہد قدیم کے گانوں میں یہ بھی ایک ہے کہ :"صہیونی بچے اپنے بادشاہ کو



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش کریں اور دف کی تھال اور عود کی بو میں رقص کرتے ہوئے اس کا نام لیں رباب کے سُروں پر اس کی تسبیح کرو،بلند جھنکار پر اس کی تسبیح کرو" [176]۔

قاضی عیاض کی" ترتیب المدارک "میں ہے کہ :تنیسی کہتا ہے :ہم امام مالک بن انس کے پاس تھے ان اردگرد ان کے شاگرد تھے کہ اہل نصیبین میں سے ایک شخص کہنے لگا :ہمارے ہاں کچھ لوگ ہیں جنہیں صوفیاءکہا جاتا ہے وہ کھاتے بہت ہیں اور پھر قصائد گاتے ہیں پھر کھڑے ہوکر رقص کرنے لگتے ہیں؟امام مالک نے کہا کیا وہ چھوٹے بچے ہیں ؟اس نے کہا نہیں امام صاحب نے فرمایا:کہ وہ پاگل ہیں اس نے کہانہیں وہ مشائخ اور باشعور ہیں امام صاحب فرمانے لگے :میں نے کسی مسلمان کے بارے میں نہیں سنا کہ وہ ایسا کرتا ہو [177]۔

ان کے ان حرکتوں کی وجہ یہ بھی ہے کہ نفس انسانی اپنی خواہشات کو دین ،ذکر ،اور حضرہ (محفل سماع ورقص)کے نام سے چھپاتا ہےکیونکہ اگر کبھی اس کا پول کھل بھی جائے تب وہ نافرمانی ہی کہلائے گی جو کہ بدعت سے کم خطرناک ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ذاکرین کو اطمینان قلب ،خشوع وخضوع اور سری ذکرکرنے کی صفات سے موصوف کیا ہے سلف صالحین جب قرآن سنتے تو ان کے دل دہل جاتے اور رونگٹے کھڑے ہوجاتے جبکہ یہ رقص وطرب اس کے برعکس ہے اللہ نے جب عبادت کاحکم دیا تویہ نہیں فرمایا کہ جانوروں کی طرح کھاؤ پھر رقص کرنے لگو بلکہ یہ رقص جسے وہ ذکر کہتے ہیں اور اسی طرح کی تمام امور عقل اور دین دونوں اعتبار سے قبیح ترین ہیں بلکہ یہ تمام مسلمانان عالم کے لئے باعث شرم ہیں جیسا کہ شاعر ان کے متعلق کہتا ہے:

---

[176](هذه هي الصوفية:143)

[177](ترتیب المدارک:4/5حقائق عن التصوف کے مؤلف نے ناکام کوشش کی ہے کہ امام مالک اور امام شافعی صوفیاءکی تعریف کیا کرتے تھے جبکہ وہ ان سے بیزار تھے )



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

| | |
|---|---|
| الا قل قول عبد نصوح | وحق النصيحة ان تستمتع |
| متی علم الناس فی دیننا | بان الغناءسنة تتبع |
| وان یاکل المرءاکل الحمار | ویرقص فی الجمع حتی یقع |
| وقالوا: سکرنا بحب الاله | وما اسکر القوم الا القصع |
| ویسکره النا, ثم الغنا | و(یسن) لو تلیت ما انصدع |

ترجمہ:"خبردار خیرخواہ بندے والی بات کر نصیحت کا حق اداکر تاکہ تیری بات کی طرف توجہ دی جائے جب لوگوں(یعنی غیر مسلمین)کو پتہ چلے گا کہ ہمارے دین میں گانا گایا جاتا ہے گدھوں کی طرح کھانا کھایا جاتا ہے اور اکھٹے ہوکر رقص کیا جاتا ہے اور وہ (صوفیاء)یہ کہتے ہیں کہ ہم معبود کی محبت میں مست ہوجاتے ہیں جبکہ انہیں بانسری پھر گانا بجانا مست کردیتا ہے اور پھر اگر ان پر قرآن پڑھاجائے تب بھی ختم نہیں ہوتا[178]۔

# پانچویں بحث:صوفیاءاور جہاد

ابتدائی مسلمانوں کو جہاد کی تربیت دی جاتی تھی و باطل سے ٹکرانے اور حق کا دفاع کرنے اور امر بالمعروف اورنہی عن المنکر کرنے کے لئے ہمہ تیار رہتے تھے اس طرح وہ اللہ کے احکامات نافذ کرتے تھے اگر شر کو خیر سے دور نہ کیاجائے توزمین بگاڑ کا شکار ہوجائے سلف صالحین سرحدوں کا پہرہ دیتے تھے تاکہ فضیلت جہاد کوحاصل کرسکیں مثلاً امام احمد بن حنبل اور امام عبداللہ بن مبارک انہوں نے فضیل بن عیاض کو لکھا اور اسے سخت سست کہا کہ وہ مکہ میں عبادت میں مشغول ہے اور اسلامی سرحدوں کی حفاظت میں شریک نہیں ہوتا یہ قصہ مشہور ومعروف ہے تو اس اہم موضوع سے متعلق صوفیاءکا کیا نظریہ ہے ؟

---

[178](اغاثة اللهفان از ابن قیم)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1 ابوحامد الغزالی نے "احیاءالعلوم الدین"اس وقت لکھی جب صلیبی شام پر قابض تھے اس نے اس میں اس اعمال قلوب سے متعلق سب کچھ لکھا مگر جہادکے متعلق ایک سطر بھی نہیں لکھی ۔

2 جہاد سے جان چھڑانے کے لئے اپنی عادت کے مطابق وہ ایک موضوع اور ضعیف حدیث پیش کردیتے ہیں کہ "ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف پلٹ آئے ہیں "اور جہاد اصغر سے قتال فی سبیل اللہ اور جہاد اکبر سے جہاد بالنفس مراد لیتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ تو کچھ اور ہی کہتی ہے اور یہ حدیث ثابت نہیں ہے اس میں واضح مغالطہ دیا گیا ہے جبکہ "جہاد فی سبیل اللہ"سے بڑھ کر اور جہاد بالنفس کیا ہوسکتا ہے اس سب کا مقصد محض مسلمانوں کو جہاد سے روکنا اور جہاد سے جان چھڑانا ہے ۔

3 وہ اس سلسلے میں اللہ کی تقدیر کونی کو دلیل بناتے ہیں اورکہتے ہیں کہ دشمن،بیماری اور فقر اللہ نے جوبھی مقرر کیاہے اس پر راضی رہنا چاہیئے اس لئے وہ ظالم حکمرانوں میں جا گھستے تھے اورکہتے کہ :اللہ یہی چاہتاہے ہم اللہ کے ارادے کی کس طرح مخالفت کریں لہٰذا ہر وقت حکمرانوں کی سیوا کرتے رہتے خواہ وہ مومن ہوتا یا کافر صدیق ہوتا یا زندیق[179]۔

مگر وہ یہ بھول گئے کہ تقدیر کونی سے تقدیر شرعی کے ذریعے تعرض کیا جاسکتاہے مثلاً بیماری کا علاج دوا سے اور دشمن کا علاج جہاد سے ۔

4 آج کل جبکہ اکثر اسلامی ممالک پر امریکہ برطانیہ اور فرانس کا تسلط ہے اکثر صوفیاءاپنے اذکار واشغال میں اس طرح جتے پڑے ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں بلکہ یہ سوریا(شام) میں برطانوی نمائندے جنرل سیبرس کے لئے

---

[179](فتاوی:2/101)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولَوِیت (یہ صوفیاءکا ایک فرقہ ہے جو جلال الدین رومی کی طرف منسوب ہے ان کا شیخ لمبی سی ٹوپی پہنتا ہے )کے طریق پر محفل ذکر کا اہتمام کرتے ہیں اس محفل میں اسے ان کا شیخ ہاشم عطیہ (جوکہ طریقہ سعیدیہ اور بدریہ دونوں کا شیخ ہے)دعوت دیتا ہے اور پھر اشعار پڑھے جاتے ہیں اور مولویت کا افتتاح کیا جاتا پھر گھر کامالک اس کا اور اس کے دیگر رفقاءکا نام لے کر تقریر کرتا اور جمہوری صدر اور بادشاہ جارج سادس اور مسٹر چرچل اور جنرل سیبرس کی تعریفیں کرتا آخر میں جنرل کلمات تشکر اداکرتا [180]۔

نیز الجزائر جہاں فرانس صوفیہ کے مختلف طریقوں کی نہ صرف حوصلہ افزائی کرتا ہے بلکہ انہیں محفل اذکار منعقدکرنے اور اپنی عید کے موقعوں پر طبلوں اور جھنڈوں کے ساتھ نکلنے کی کھلی چھوٹ بھی دیتا ہے اسی لئے وہاں آباد کاروں اور صوفیوں کی ریفارمرز (مصلحین)کے مدمقابل حمایت کی جاتی ہے[181]

یہ لوگ وہاں کے علماءکے اجتماعات میں حکومت فرانس اور علاقائی ناظم کے جاسوس بن کر جاتے تھے لیکن علماءانہیں وہاں سے نکال دیتے (ایضاً)۔یہی وجہ ہے جزائز میں احیاءاسلام کے داعی شیخ عبدالحمید بن بادیس نے سب سے پہلے صوفیوں کے خلاف لڑائی لڑ جبکہ وہ شہر قسنطیہ میں ایک بہت بڑے مجمع میں قرآن کی تفسیر بیان کررہے تھے ایسے ہی امیر عبدالقادر الجزائری نے فرانس کے خلاف جنگ کی لیکن صوفیت سے متاثر ہونے کی بناءپر جنگ پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکی اور قبضہ فرانس کے خلاف بغاوت کے دوران ہی شیخ اپنے بیٹے

---

[180](یومیات الجلیل از خلیل مردم بک : 62)

[181](رسالۃ الشرک ومظاھرہ از مبارک المیلی نیز ملاحظہ ہو مجلۃ الوطن العربی 1948-11-09میں تحریک اصلاح جزائر اور اجنبی جاسوسوں کے متعلق محمد المیلی کا مقالہ )۔



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو کمان سونپ کر علیحدہ ہو گئے کیونکہ ان کا فرانس سے معاہدہ تھا کہ تاحیات ان کے خلاف ہتھیار نہیں اٹھائیں گے[182]۔

اور جب انہیں دمشق میں جلاوطن کردیا گیا اور وہ وہاں جاکر رہنے لگے تو پھر سے وہاں ابن عربی کے نظریہ وحدت الوجود سے بھر پورافکار کی نشر واشاعت پیش پیش رہنے لگے۔ہندوستان میں1857 کے انقلاب کے بعد جب مسلمان انگریز کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے اس انقلاب میں مسلمان علماءکی کثیر تعداد شہید کردی گئی جن میں محدث حسن دہلوی بھی تھے اس دور میں احمد رضاخان بریلوی طریقہ بریلویت کا بانی ایک مستقل کتاب بنام اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام (یعنی سب سے بڑا اعلان کہ ہندوستان دارالاسلام ہے)لکھتا ہے:اور اس میں ہندوستان کو دارالاسلام قرار دیتا ہے جو برطانیہ کی خدمت کرے اور اس میں کفارکے خلاف جہاد نہ کیاجائے پھر صراحتاً کہتا ہے:قرآنی نصوص کی رو سے ہم مسلمانان ہند پر جہاد فرض نہیں اور جو ایسا کہے وہ مسلمانوں کا مخالف اور انہیں نقصان پہنچانا چاہتا ہے[183]۔

یہی وجہ ہے کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ صوفیاءکے متعلق فرماتے ہیں :صوفیاءجہاد سے اوروں کی نسبت زیادہ دور ہیں حتی کہ عوام الناس میں ہمیں امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے محبت کرنا اور محارم اللہ پر غیور ہونا اور غضبناک ہوجانا بکثرت ملتا ہے مگران میں ذرا بھی نہیں ملتا بلکہ اکثر صوفیاءجہادکو اسلام میں نقص اور عیب تصورکرتے ہیں [184]۔

---

[182](حاضر العالم الاسلامی از شیکب ارسلان:2/172)

[183](البریلویہ از علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ:43)

[184](الاستقامة از ابن تیمیة رحمه الله رحمة واسعة:1/268)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا یہ کہنا ہے کہ ذکر وتدبر اور فناءوبقاءہی اصل اور اہم ہے صوفیاءکے مذکورہ افعال واقوال ذکرکرنے کے بعد ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ صوفیانہ طرز تربیت فکر جہاد وقتال سے بہت دور ہے کیونکہ ان کے نزدیک روحانی ریاضتیں ہی اصل دین ہیں اور یہ ریاضتیں اس وقت تک ختم نہیں ہوتیں جب تک وہ درجہ فناءتک نہ پہنچ جائیں اور جب وہ فناءہو جائے گا تو جہاد کیسے کرے گا؟

یہ ان کی عام اور غالب حالت ہے وگرنہ بعض صوفیاءنے ظالم کے خلاف موافقت بھی کی ہے لیکن ان کی اکثریت ظالم کی حامی ہی رہی ہے اسی لئے کہاجاتا ہے کہ جب مسلمان سیاسی طور پر کمزور ہوئے تو صوفیوں کا کوئی نہ کوئی شعر ضرور سامنے آتا ہے۔[185]

## آج کل کے صوفیاء

کیا صوفیاءبدل گئے او رکچھ ہم نے ان کے متعلق سابقہ صفحات میں لکھا ہے مثلاً وحدت الوجود ،مشائخ میں غلو ،اقطاب واوتاد،بدعات ومعصیات کیاانھوں نے یہ سب چھوڑ دیا؟حقیقت یہ ہے کہ اب بھی وہ ان تمام خرافات وبکواسیات کو مکمل طور پر تھامے ہوئے ہیں اور ان افکار کوعالم اسلام میں پھیلارہے ہیں جیسے شاذلیت،نقشبندیت، رفایت، قادریت، تیجانیت، بریلویت، سہروردیت... .وغیرہ ان صوفیاءمیں وہ جاہل عوام بھی شامل ہیں جو اجتماعی ذکر وسماع اور حضرت صاحب کی برکات کے سوا ان کے متعلق کچھ نہیں جانتے ان میں سے بعض غالی بھی ہیں جو ابن عربی کا نظریہ وحدت الوجود مانتے ہیں ان میں بعض فقیہ علماءبھی ہیں جن کے لئے ان کی طرف نسبت کرنا مجبوری ہے وگرنہ وہ

---

[185] (اسرار ورموز از محمد اقبال مترجم عبدالوہاب عزام)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامکمل اور ناقص رہتے ہیں چنانچہ ضروری ہے کہ مذہب میں شافعی اور طریقت میں شاذلی ہو....علی ہذا القیاس

م یہ دیکھتے ہیں کہ ایسے علماءاگرچہ ان کے ماحول میں چلتے ہیں مگر ان کے تمام عقائد تسلیم نہیں کرتے لیکن رسم ورواج کو توڑنے سے ڈرتے اور گھبراتے ہیں۔

ایک صوفی مکہ میں مسجد حرام میں قبلہ رخ بیٹھا کرتا تھا لیکن اس کے مرید مکمل خاموشی سے اپنے پیر کی طرف متوجہ ہوتے کیونکہ ان کے لئے پیر کا درشن بھی عبادت ہے جبکہ وہ درس بھی نہیں دے رہا ہوتا۔اور جونہی وہ مجلس سے اٹھتا وہ اس کی طرف لپکتے ایک اس کی جوتیاں اٹھاتا تو دوسرا اس کی لاٹھی اور اس کے پیچھے ایسے چلتے جیسے انہیں سانپ سونگھ گیا ہو کیا یہ اسی تربیت کا شاخسانہ نہیں جس کے متعلق ہم گفتگو کرآئے ہیں ۔

شام ہی کاایک اور پیر اپنے مریدوں میں شاذلی "اور اد" تقسیم کرتا جن کا پہلا حصہ ہمیشہ یہ ہوتا کہ :"یا اللہ مجھے توحید کے حالوں میں کھینچ لے اور مجرد وحدت میں غرق کردے "کیایہ عین وحدت الوجود نہیں ؟

اور جامعہ ازہر کے سابق شیخ عبدالحلیم محمود نے اپنے آقا ابوالعباس المریسی کے متعلق کتاب لکھنی چاہی تو پہلے بدوی کی قبر پر جاکر اجازت چاہی اجازت ملی توکتاب لکھی (اس کی کتاب کا مقدمہ ملاحظہ ہو)اور پھر اسے ہندوستان میں کسی مزار کی زیارت اور وہاں محفل ذکروسماع میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے تو وہ چلاجاتا ہے کیا اسے نہیں معلوم کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کیا صوفیاءنہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں پر تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے تو وہ کیوں آپ کے احکامات کی پابندی نہیں کرتے جب کہ آپ سے



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت کا دعویٰ بھی کرتے ہیں یہ خواہش ہی ہے جو ان کی عقل اور دین دونوں کا ستیاناس کردیتی ہے۔

طریق رفاعی کے مریدوں کا اب بھی یہ طریقہ ہے کہ وہ محفل ذکر وسماع میں جاکر اپنے جسم کو تیز گرم آلے پر مارتے ہیں اور جب اثر نہیں ہوتا تو وہاں موجود اسے اس کی کرامت مانتے ہیں اور اگر وہ فاسق ہوتا ہے تو کہتے ہیں یہ شیخ طریقت کی کرامت ہے۔

جب آپ شام کے شمالی حصوں میں جائیں یا مصر یا مغربی ممالک میں تو وہاں اس رفاعی طریق کی پہلوانیت کو ملاحظہ کریں گے اور مصر میں بدوی یا حسین کے میلاد میں کیا کچھ نہیں ہوتا ڈھول کی تھاپ اور سارنگی کی سروں پر ڈانس ہوتا ہے مرد وزن کا اختلاط ہوتا ہے فرائض کی کچھ پرواہ نہیں کی جاتی اس سے اہل اسلام پشیمان ہیں ان کادین اس سے بری ہے جامعہ ازہر اس کے برابر میں ہی ہے لیکن کوئی روکنے والا نہیں مسجد حسین میں نماز ہوتی ہے لیکن محفل میں شرکت کرنے والے نماز نہیں پڑھتے کیونکہ وہ اس لئے تھوڑی ہی آتے ہیں بلکہ وہ تو محفل حسین میں شریک ہونے آتے ہیں نہ کہ نماز پڑھنے ۔

مصر میں تمام طریقوں کا ایک بڑا شیخ ہے صوفیاءکا مجلہ شمارہ نمبر57میں ہے کہ طریقہ حامدیہ اور طریقہ شاذلیہ نے اپنے آقا ابراہیم سلامہ الراضی کے تذکرے کے لئے ایک بہت بڑی محفل کا اہتما م کیا جس میں شیخ المشائخ کو حاضری کی دعوت دی لیکن انہوں نے معذرت کرلی کہ وہ بدوی کی محافل میلاد میں مشغول ہیں اور پھر اس کا اگلا شمارہ عید میلاد کی محافل کے ذکر سے بھر پڑا تھا....ان کے دن رات اسی طرح کی محفلوں اور تقاریب میں گزرتے ہیں جو کبھی ختم نہیں ہوتیں ہر طریق کی اپنی محفلیں ہیں....



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصر میں کس قدرلطیفے ہیں لیکن ان پر ہنسنے کے بجائے رونا آتا ہے۔افریقه میں تونہایت ہی براحال ہے وہاں کے مغربی حصے پر خاص طورپر سینیگال میں طریقه تیجانیه پورے طور پر چھایا ہوا ہے اور ان کے بے عقلی اور گمراہی کے لئے کافی دلیل طریقه تیجانیه کے بانی کا یہ قول ہی ہے :جس نے جمعه اور پیر کو ہماری زیارت کی وہ جنت میں بلاحساب داخل ہوگا[186]۔

نیز کہتا ہے:میں نے نبی ﷺسے سفارش کی کہ جو بھی مجھ سے وردسیکھ لے آپ اس کے پچھلے سارے گناہ معاف فرمادیں[187]۔

کیا یہ بے راہ روی اور شرعی ذمه داریوں سے فرارکا دعوی نہیں ؟

مشرق میں بھی حالت بری ہے ہندوستانیوں (وپاکستانیوں)کو مبالغه آمیز اور عجیب وغریب قصے سنا سنا کر دھوکه دیا جاتا ہے اور وہاں بریلویت پاکستان تک پھیل چکی ہے وہاں اس کے ماننے والے بہت سے بے وقوف اور احمق ہیں اور اس کی بنیاد رسول اللہ ﷺکی ذات میں غلو اورعقیدہ اہل السنۃ کی مخالفت ہے (ان کے متعلق استاذ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ نے ”البریلویه عقائد وتاریخ“لکھی ہے اس میں ان کے فساد وگمراہی کا خوب پول کھولا ہے)اس طریق کا بانی احمد رضا عقیدہ توحید سے دور منہج صوفیاءکی وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے:جب تم میدان میں ہوتو اصحاب قبور سے مدد لو[188]۔

نیز رسول اللہ ﷺکے متعلق غلو کرتے ہوئے کہتا ہے :نبی ﷺہر جگه تصرف رکھتے ہیں وہ ساتوں زمینوں کے بادشاہ اورلوگوں کے مالک ہیں[189]۔

---

[186](التیجانیة از علی دخیل اللہ:238)

[187](التیجانیة از علی دخیل اللہ:238)

[188](البریلویة:60)

[189](البریلویة:69)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن ہندوستان کے مسلمانوں یعنی اہل الحدیث کا دشمن تھا انہیں گالیاں دیتا اور شاہ اسماعیل شہید دہلوی رحمہ اللہ جیسے قائد کو گالیاں دیتا جو سکھوں کے خلاف ایک معرکے میں شہید ہوئے۔

آخر میں ایک سوال ضروری ہے کہ استشراقی حلقے صوفیت کو اس قدر اہمیت کیوں دیتے ہیں؟بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ صوفیت سے متعلق جدید مباحث کا منبع مستشرقین ہیںجو صوفیت کے موضوعات پر حاشیے لکھتے ہیں اور اس سے متعلق کتب چھپوا کر تقسیم کرواتے ہیں ۔1854میں المانیہ تائیہ ابن فارض کا اطالوی زبان میں ترجمہ کردیا گیا۔ایسے ہی1917میں روم میں اٹالین میں اس کا اکینترو نے اس کا ترجمہ کیا اور 1921میں نیکلسن نے انگریزی میں اس کا ترجمہ کیا[190]۔

اور فرانسیسی مستشرق ماسینون نے اپنی پوری زندگی حسین ابن منصور حلاج کی کتب کے لئے وقف کردی کہ جس کے واجب القتل ہونے کا علماء نے فتویٰ دیا تھا کیونکہ وہ حلول کا قائل تھا اور ماسینون نے حلاج کے متعلق تین جلدوں پر مشتمل ایک کتاب بھی لکھی ۔

(دیوان حلاج کی شرح کے مقدمے میں کامل مصطفی الشیبی لکھتا ہے کہ :قیس سریانی عراقی جو اب پیرس میں مقیم ہے اور جسے دھان الموصلی کہا جاتا ہے اس نے بتایا ہے کہ مستشرق لویس ماسینون نے 1953 کے موسم بہار میں اس کی ذمہ داری لگائی کہ حسین بن منصور حلاج کی روح کو ایصال ثواب کے لئے اس کی وفات کے دن دارالحکومت فرانس کے اس گرجے میں جس کا میں آفیسر ہوں نماز پڑھے موصلی کہتا ہے کہ میں اس کا مطالبہ سن کر دنگ رہ گیا اورمیں نے کہا کہ حلاج تومسلمان تھا تو وہ کہنے لگا حلاج صوفی تھا روحانی شخصیت

[190](تاریخ التصوف از بدوی : 30)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا اور مختلف مذاہب اس کے نزدیک اہمیت نہیں رکھتے تھے ۔ملاحظہ ہو مجلہ حوادث نمبر 1420میں مقالہ جسے جہاد فاضل نے لکھا ہے)

مستشرقین نے فقط "صوفیت"اور ان میں غالی صوفیاءکو منظر عام پر لانے کا اہتمام نہیں کیا بلکہ دیگر تمام فرقے جیسے معتزلہ ،شیعہ اور خوارج کی بھی مکمل سرپرستی کرتے ہیں دراصل وہ مسلمانوں کی درخشندہ تاریخ کا ایک دوسرا اوربھیانک رخ مسلمانوں کے سامنے لانا چاہتے ہیں اور ا س کے ذریعے مسلمانوں کو اسلام سے متنفر کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ہم اس صوفیت وتفرقہ بازی کو اسلام کی تاریخ توکیا اسلام کا حصہ بھی نہیں مانتے چہ جائیکہ اسے وہ اپنے مقاصد مذمومہ کے لئے استعمال میں لاسکیں کسی فرد کی برائی اسلام کو برانہیں کرسکتی ۔

# اختتامی کلمات

آخر میں آپ کو شدت سے انتظار ہوگا کہ آخر ہمارے بیان کردہ ان تمام حقائق کے پیچھے وہ کون سے محرکات کارفرماتھے جس نے تفرقہ بازی کی آگ کو ہوا دی اور صراط مستقیم سے دوری میں اضافہ ہوتا گیا اورلوگ منہج اہل السنة والجماعة سے اعراض کرنے لگے اس کے لئے ہم چند مشترک عوامل ومحرکات کا تذکرہ کریں گے کہ جس نے صوفیت کو حالیہ صورت تک پہنچایا ہے اور اسے ایسی بنیادیں فراہم کیں جن کی بناءپر وہ دیگر فِرَق سے ممتاز ہوگئی اس طرح ایک مسلمان کے لئے خیر اور شر میں تمیز اور فرق کرنا اور عصر حاضر کے حقائق اور اس کے داعیان حق کو داعیان باطل سے الگ کرنا آسان ہوجائے گا ان عوامل کو ہم مختصر طور پر بیان کریں گے



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1 شرعی علوم سے نامکمل واقفیت:ابن جوزی فرماتے ہیں :شیطان نے انہیں سب سے پہلے اس فریب میں مبتلا کیا کہ وہ کہنے لگے کہ مقصد عمل ہے اور ہم ہمہ وقت اللہ کے ذکر اور اس کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں دنیا کو چھوڑ کر اللہ کی طرف متوجہ ہوچکے ہیں ۔یہی تصور بتدریج علم کے روشن چراغ کو بجھانے لگا تاآنکہ وہ علم شرعی سے اعراض کرنے لگے جبکہ وہی صحیح عمل کی بنیاد ہے جیسے فقہ ،حدیث اور تفسیر کے علوم ان پر جہالت چھاگئی نتیجتاً وہ بدعات وخرافات میں پڑگئے اکثر صوفیاءکی عبادات خاص کی عام صوفیاءکی بدعات ہیں اس کی وجہ وہ مغالطے ہیں جو ان مشائخ ان کے لئے مزین کرکے پیش کرتے رہے۔

2 تاویل وتحریف:تمام فرقوں کی مشترکہ مصیبت و نصوص کے ظاہر ومتبادر(یعنی ظاہری مفہوم)سے اعراض کرتے ہیں اور ان کی ایسی تحریف وتاویل کرتے ہیں جونصوص سے مناسبت نہ رکھتی حتی کہ وہ ان سے اپنے باطل اقوال ونظریات ثابت کرنے لگتے جیساکہ شریعت وحقیقت (طریقت)کی بحث میں قرآنی تاویل وتحریف کی بہت سی مثالیں ملاحظہ کرچکے ہیں انہیں یہ دھوکہ دیاگیا کہ یہ تاویل وتحریف آیت قرآنی کا مفہوم مخالف ہے (یعنی باطنیت)جس کاادراک صرف خواص ہی کرسکتے ہیں جبکہ یہ باطنیت اور اہل کتاب کا طریقہ ہے اللہ تعالیٰ ان کے متعلق فرماتا ہے :من الذین ھادوا یحرفون الکلم عن مواضعه(یعنی )یہود جو کلمات (احکامات)کو ان کے مقامات (درست معانی)سے بدل ڈالتے ہیں[191] ۔

3 مشایخ (پیرصاحبان)کے متعلق غلو:اقطاب ،اوتاد،اولیاء،کرامات اور ان سے متعلق صوفیانہ عقائد،اور اسی طرز کی پسماندہ صوفیانہ تربیت جس میں

---

[191](النساء:46)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرید اور شاگرد کو پیر اور صاحب طریقت اور شیخ کے سامنے بالکل ہی ذلیل وحقیر کردیا جاتا ہے ان امور سے متعلق گفتگو میں بہت کچھ لکھ چکے ہیں یقینا یہ تصوف کی سب گھٹیا صفت ہے اور شیعہ اور نصاریٰ سے مشابہ ہے شیعہ اپنے اماموں اورنصاریٰ مسیح علیہ السلام کی ذات میں اسی طرح کا غلو کرتے ہیں اور انہیں مرتبہ الوہیت پر فائز کرتے ہیں یہی وہ عمل ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو ڈرایا اوربچایا ارشاد فرمایا:لا تطرونی کما اطرت النصاری عیسی ابن مریم انما انا عبداللہ ورسولہ میرے بارے میں غلو نہ کرنا جس طرح عیسائیو ں نے عیسیٰ بن مریم کے بارے میں غلو کیا درحقیقت میں اللہ کا بندہ اوراس کا رسول ہو(بخاری)۔اگر ہمارے علماءمیں کوئی مفسد ہے تو وہ یہود کے مشابہ ہے اور اگر ہمارے عابدین میں کوئی مفسد ہے تو وہ نصاریٰ سے مشابہ ہے اور حق پر وہ ہے جسے اللہ توفیق دے اور غلو یہودونصاریٰ کی مشابہت سے نجات دے ۔

4 منہج سلف صالحین سے دوری:صوفیانہ بدعتی اعمال واعتقادات کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اہل السنة والجماعة اور صحابہ وتابعین کے منہج عمل وعقیدہ سے دور ہوگئے مقام سلفیت سے گرپڑے اگرچہ یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کیونکہ صوفیاءسمجھتے ہیں کہ اہل السنة صرف سطحی اسلام کو جانتے ہیں جبکہ ان کے مشائخ حقیقی اسلام کو اسی لئے وہ ان اقوال واعمال سے اللہ کا قرب حاصل کرتے ہیں جن سے ان سے پہلے والے نہیں کرسکے اوروہ ان مراتب تک جاپہنچے جن تک ان سے پہلے والے سابقین اولین نہیں پہنچ پائے لہٰذا اس کاانجام یہ ہوا کہ وہ بوقت اختلاف منہج صحابہ وتابعین کی طرف رجوع نہ کرتے اور امت کے بہترین طبقے سے استفادہ کرنے سے محروم کردیئے گئے۔



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5 تصوف اور تشیع کے مابین تعلق:صوفیت کا شیعیت سے بڑا گہرا رشتہ ہے ان دونوں کا دھیان صحابہ میں سے علی بن ابی طالب اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما پرہی رہتا ہے جو کہ صوفیاءکے نزدیک سب سے پہلے قطب ہیں[192]۔

اور صوفیاءکی اقطاب اور اوتاد کی تقسیم بھی اسماعیلیت اور شیعیت سے مشابہت کی بنیاد پر ہے[193]۔

ان دونوں فرقوں (صوفیت اور شیعیت)کے رونما ہونے کی وجوہات اور ان کے مزاج قریب قریب ہیں شیعہ سیاسی میدان میں سرگرم رہے اور صوفیہ میدان زندگی میں اور تمام مسلمان اقوام میں سب سے زیادہ صوفی اہل فارس میں ہوئے[194]۔

صوفیاءنے زندگی سے متعلق عقیدہ بھی بعض ان شیعہ سے لیا جو مہدیت کے قائل تھے کہ وہ اب تک زندہ ہیں ۔ابن حزم فرماتے ہیں:نعض بے وقوف صوفیاءبھی اسی راہ پر چلے اورکہتے ہیں کہ الیاس اورخضر علیہما السلام ابھی تک زندہ ہیں[195]۔

سلمی نے اپنی تفسیر میں ان مخالف منہج صحیح تفسیری روایات پر اعتماد کیا ہے جو امام جعفر صادق کی طرف منسوب کی جاتی ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ جب شیعہ نے اللہ کے فرمان:"وعلی الاعراف رجال(یعنی)اعراف(ایک دیوار کانام ہے جو جنت اور جہنم کے درمیان ہے)پرکچھ لوگ ہوں گے "کے متعلق کہا کہ اس سے علی رضی اللہ عنہ مراد ہیں وہ اپنے مددگاروں کے نام جانتے ہیں توسلمی نے بھی

---

[192](لطائف المنن:67)

[193](ابجد العلوم از صدیق حسن خان :2/160)

[194](التصوف از زکی مبارک:2/28)

[195](الصلۃ بین التصوف والتشیع از مصطفی شیبی:136)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی رنگ میں کہہ دیا کہ اصحاب اعراف سے مراد اصحاب معرفت مراد ہیں ابن عربی نے کہاکہ:کچھ لوگ عرفاءہیں یعنی خاص اللہ والے [196]۔

نیز سراج کہتا ہے کہ :تمام اصحاب رسول اللہ ﷺمیں سے صرف علی رضی اللہ عنہ اس سے مراد ہیں کچھ معانی جلیلة اور اشارات دقیقه اور توحید ومعرفت اور اہل علم کی عبارت وانفرادیت کی بناءپرجن کا ادراک فقط اہل حقائق صوفیاءہی کرسکتے ہیں [197]۔

جبکہ علی رضی اللہ عنہ باتفاق مسلمین اپنے سے پہلے خلفاءیعنی ابوبکر وعمروعثمان رضی اللہ عنہم کے بعد دیگر صحابہ سے افضل ہیں اورعلماءصحابہ میں سے ہیں تو اس خاص افضلیت کا کیا معنی؟

ایسے ہی ولی کے معصوم عن الخطاءہونے کا عقیدہ بھی صوفیاءنے شیعہ سے ہی لیا ہے جو اپنے ائمہ کومعصوم قرار دیتے ہیں لیکن پھر مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ اسے حفظ سے بدل ڈالا قشیری اپنے اس عقیدے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے جان لوکہ اولیاءکی سب سے بزرگ کرامت یہ ہے کہ وہ محض اطاعت ہی کرتے ہیں اور ہر طرح کی معصیت ومخالفت سے معصوم ہوتے ہیں اور ان کی جملہ کرامات میں سے ایک یہ بھی ہوسکتی ہے کہ انہیں اپنے ولی ہونے کا علم ہو [198]۔

ان عجیب وغریب رشتوں میں ایک یہ بھی ہے کہ صوفیت کے تمام طریقے علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں پھر وہ ایک دوسرے کے اسی طرح وارث بنتے چلے جاتے ہیں جس طرح شیعہ کے اماموں میں میراث چلتی ہے ۔اگر یہ پیری

---

[196](الصلة بين التصوف والتشيع :191)

[197](الصلة بين التصوف والتشيع :343)

[198](الصلة بين التصوف والتشيع از مصطفی شیبی:386)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وبزرگی مجاہدات وریاضیات کا نتیجہ ہے تو پھر کیا اس کی اولاد کا بھی پیر ومرشد ہونا ضروری ہے؟

شیخ عبدالقادر جیلانی ۔شیخ احمد رفاعی،بدوی،ابوالحسن الشاذلی،بکتاشی ،سنوسی ،مہدی،ان سب کا نسب بالاخر علی رضی اللہ عنہ سے ملادیاجاتا ہے حتی کہ غیر عربی عجمی مثلاً محمد نور بخش ،خواجہ اسحاق ،اورِبالیم سلطان ....وغیرہ ان کانسب بھی علی رضی اللہ عنہ سے ہی ملادیا جاتا ہے[199]۔

آخرمیں یہ بتانا ضروری ہے کہ ہم نے صوفیاءکے متعلق محض ا س لئے لکھاتاکہ منہج اہل السنة والجماعة کو دیگر مناہج باطلہ سے ممتاز کیا جاسکے کیونکہ اس امت کا آخر اسی منہج سے درست ہو گاجس سے اس کے اول کی اصلاح ہوئی اور یہی وہ اللہ کادین ہے جسے اللہ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا یہی سلف صالحین کا فہم تھا دیگر تمام راستے حامل نہیں وہ اس سے جدا اور الگ ہیں صوفیت کسی بھی صورت میں اسلام کا منہج نہیں قرار پاسکتی اس کی وجوہات ہم اس کتاب میں درج کر آئے ہیں جو لوگ کہتے ہیں کہ صوفیت محض ایک راہ سلوک ہے جس میں نفس کی اصلاح کی جاتی ہے اور روح کا تزکیہ کیا جاتا ہے توانہیں جواباً کہا جائے گاجس کے لئے قرآن کی آیات اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ طیبہ میں نفس کی اصلاح اور روح کو پاکیزگی نہ ہو اور جو ان کے ذریعے ان مقامات ومراتب کو نہ پاسکے جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں تو ان کی مخالفت کرنے والی خواہ صوفیت ہو یا کوئی اور راہ اس میں قطعاً خیر نہیں ہوسکتی البتہ ابتدائی اور قدیم صوفیاءجنھوں نے انسانی نفس اور دلی بیماریوں (یعنی بغض ،کینہ ،حسد،شہوت،نفاق،کفر وغیرہ)کے علاج کے حوالے سے جو عمدہ باتیں کہیں تویہ قابل قبول ہیں ہم

---

[199] (الصلة بين التصوف والتشيع:446)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں صوفیاء نہیں مانتے کیونکہ صوفیت تو بدعات کے ایک مستقل سلسلے اور علم کا نام ہے اور صوفیت اختیار کرنے والے ہر شخص کے لئے ان بدعات کو اختیار کرنا ضروری ہوجاتا ہے غزالی جس نے دلی امراض کے علاج سے متعلق بہترین کلام کیا ہے وہ صوفیاء کے پھندوں کا شکار بن گیا وہ کہتاہے :"عارفین مجاز کی پستی سے حقیقت کی بلندی پر چڑھ جاتے ہیں اور ا س امر کا دیکھ کر مشاہدہ کرتے ہیں کہ اس وجود میں اللہ کے سوا کچھ نہیں "یہ عین وحدت الوجود ہی تو ہے [200]۔

یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ منہج صوفیت کی ہماری توضیح کا یہ معنی نہیں کہ ان کے ہر فرد پر ہم نے فاسد عقیدہ وعمل ہونے کا حکم لگادیا یہاں حق باطل بہت زیادہ خلط ملط ہے ایک ہی شخص میں شر اور خیر سنت اور بدعت جمع ہیں لہٰذا ہم نے عدل کرتے ہوئے شر اور خیر دونوں کے پہلو ذکر کردیئے کیونکہ کچھ لوگ صوفیت کی ابتداء کی نسبت اسے صحیح راہ قرار دیتے ہیں لیکن پھر بھی ان کے حقیقی دینداری سے واقفیت ضروری ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انہیں صغیرہ گناہ کا مرتکب سمجھ رہا ہو جبکہ اللہ کے نزدیک وہ کبیرہ ہو۔

ابن تیمیہ جنہیں صوفیاء کا سب سے بڑا دشمن سمجھاجاتا ہے جب صوفیت اور متکلمین میں تقابل کا مسئلہ آتا ہے تو متکلمین کی جدل ونظر کے مقابلے میں صوفیاء کے عمل وعبادت کو افضل قرار دیتے ہیں ظاہر ہے کہ انہوں نے اس فضیلت میں ان ابتدائی صوفیاء ہی کی رعایت کی ہے جو اسماء وصفات کے موضوع سے متعلق باوجود کثرت عبادت کے منہج صحیح پر ثابت قدم تھے اور انہوں نے اس میں ان صوفیاء کا اعتبار نہیں کیا جو امور توحید ،علم وعمل میں مختلف پہلوؤں کے حامل تھے مثلاً کلابازی خوکود کو معتدل اور موحد کہتا ہے

[200] (موقف العقل از مصطفی حبری:3/94)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کہتا ہے کہ "تجھ پر کوئی شاہد نہیں توہی حق ہے"یہ کلام حق اور باطل دونوں کا احتمال رکھتا ہے ایسے ہی قشیری اولیاءکو معصوم قرار دیتا تھا اور سلمی نے تفسیر میں عجیب وغریب باتیں کی ہیں اور غزالی نے احیاءالعلوم میں جو قصے نقل کئے ہیں وہ انتہائی عجیب ہیں حتی کہ قدیم صوفیاءمثلاً جنید،شبلی ،اور محاسبی وغیرہ نے بھی فاش غلطیاں کی ہیں جبکہ انہیں اعتدال پسند کہا جاتا ہے۔

ابن تیمیہ صوفیہ اورمتکلمین میں اکثر موازنہ کرتے ہیںاور فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کا انحراف یہ ہے اور ان کا انحراف یہ ہے مقصد غالی متکلمین ہوتے جیسے رازی اور آمدی وگرنہ کیا وہ اشاعرہ متکلمین جیسے ابوبکر باقلانی اورنمونے صوفیاءکے مابین موازنہ کریں گے حالانکہ ابوبکرباقلانی نے اسلام کا دفاع کیا اس کاعلم اور فقہ اور صوفیاءکی بکواسیات سے کئی گنا بہتر ہیں یہی وجہ ہے کہ ایک اور عالم دین ابن عقیل بھی یہی رائے دیتے کہ :میرے نزدیک متکلمین صوفیاءسے بہتر ہیں کیونکہ متکلمین شک کو دور کرتے ہیں جبکہ صوفیاءشک وشبہات اور وہم کو پیدا کرتے اورجو کہتا ہوکہ مجھے میرے دل نے میرے رب سے بیان کیا گویا وہ صراحت کررہاہے کہ وہ اللہ کے رسول ﷺسے بیزارہے [201]۔

قشیری صوفیاءکو انبیاءورسل علیہم السلام کے بعد سب سے افضل مانتا تھا اورکہتا کہ وہ مخلوق کے مددگار ہیں مجھے نہیں معلوم کہ وہ صحابہ اور تابعین اور علماءعاملین کو کیا درجہ دیتا تھا دیتا بھی تھا یا نہیں ؟اللہ نے سچ فرمایا:کل حزب بما لدیھم فرحون(یعنی)ہر ٹولہ اسی پر نازاں ہے جو اس کے پاس ہے (یعنی عقائد واعمال )اگر یہ لوگ شریعت کی کسوٹی پر اپنے عقائد واعمال کا جائزہ لیں توجان لیں گے کہ وہ بدعتی ہیں لیکن تعصب اور نخوت و عُجب کا کیاکیا

[201](تلبیس ابلیس:375)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے مسئلہ یہ نہیں کہ ہر ایک اپنے لئے اپنی پسند کی راہ چن لے بلکہ حق صرف ایک ہے اور وہ اہل السنۃ والجماعۃ کا راستہ ہے اس کے سوا ماسوا گمراہی کے اور کچھ بھی نہیں ہم ہمیشہ دعاکرتے ہیں جو اللہ کے رسول ﷺ کیا کرتے تھے :

اللھم رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل فاطرا لسموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنا لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاءالی صراط مستقیم

”یا اللہ جبرائیل ومیکائیل واسرافیل کے رب آسمانوں وزمین کے خالق غائب وموجود کو جاننے والے توہی اپنے بندوں کے اختلافات کا فیصلہ فرمائے گا ہمیں اپنے حکم سے ہدایت عطاکر حق کی جس میں اختلاف کیا گیا ہویقینا تو جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی راہ دکھا دیتا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# لاحقہ

# صوفیاءکی کتب کے بارے میں علماءکی رائے

1 کتاب احیاءالعلوم الدین مؤلفه ابوحامد الغزالی:امام ابن تیمیہؒفرماتے ہیں :اس میں بہت سی مفید باتیں ہیں اس میں بہت سا فلسفیانہ مواد ہے جس کا تعلق توحید ،انبیاء،اور حشر ونشر سے علماء نے ابوحامد الغزالی پر اس سلسلے میں رد کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ اسے شفاء نے بجائے صحت مند کرنے کے مزید بیمار کردیاان کی مراد کتاب الشفاءہے جو فلسفہ کے بارے میں ابن سینا کی تالیف ہے غزالی کی کتاب میں بہت سی احادیث وآثار ضعیف بلکہ موضوع ہیں اور صوفیاءکے بہت سے مغالطے اور ان کی بکواسیات بھی ہیں نیز ایسے بزرگوں اور صوفیوں کاکلام بھی ہے جو اعمال قلوب میں مشغول تھے اور کتاب وسنت کے پابند تھے البتہ مہلک امور سے متعلق کلام کا اکثر حصہ حارث المحاسبی کی کتاب الرعایۃ سے ماخوذ ہے جیسے ،تکبر ،عُجب اور حسد سے متعلق کلام جس میں سے کچھ تو قابل قبول ہے اور اکثرناقابل قبول ہے[202]۔

ابن جوزی فرماتے ہیں :مجھے غزالی سے سخت تعجب ہے کہ وہ کیونکر ان خلاف شریعت امور کا حکم دیتا ہے اور کس طرح منہ کے بل پوری رات کھڑے رہنے اورمال ضائع کردینے اورکمائی کے لائق ہونے کے باوجود بھیک مانگنے کو حلال وجائز قرار دیتا ہے غزالی نے فقہ کو تصوف کے بدلے بیچ کر خسارے کا سودا کیا ہے پاک ہے وہ ذات جس نے اسے اس کی کتاب احیاءکے ذریعے دائرہ فقہ سے نکال کر صوفیت میں داخل کردیا[203]۔

[202](فتاوی ابن تیمیہ:10/551)

[203](تلبیس ابلیس:353)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر طرطوشی فرماتے ہیں :غزالی نے کتاب الاحیاءکو رسول اللہ ﷺپر جھوٹ سے بھردیا روئے زمین پر اس سے بڑھ کر اور کیا جھوٹ ہوگا؟ کہ غزالی نے اپنی کتاب میں فلاسفہ کے مذاہب اور صوفیاءکے عقائد بھردیئے[204]۔

امام ذہبی فرماتے ہیں:اس میں اکثر باطل احادیث ہیں اور یہ بہت بہتر ہوتی اگر اس میں حکماءکے طریق اور صوفیت کی خرافات سے متعلق آداب ،رسوم اور زہد نہ ہوتا[205] ۔

2 کتاب قوت القلوب از ابوطالب مکی: امام شافعی فرماتے ہیں:ابوطالب نے اپنی آراءمیں علماءکی مخالفت کی ہے بسااوقات اجماع کی بھی مخالفت کی ہے لیکن وعظ ونصیحت اور آخرت کی ترغیب سے متعلق بہترین گفتگو کی ہے چنانچہ طلباءآخرت کی ہولناکیوں سے آگاہ ہونے کے لئے اس کی کتاب کا مطالعہ کرسکتے ہیں لیکن عوام الناس کے لئے اس کا مطالعہ کرناحلال نہیں[206] ۔

ابن کثیر فرماتے ہیں:نیک آدمی تھا اپنی کتاب ”قوت القلوب“میں موضوع احادیث ذکر کی ہیں لوگ اسے بدعتی کہتے تھے اور اسے چھوڑےرکھاتھا[207]۔

3 ابوعبدالرحمن السلمی کی تفسیر قرآن:ابن تیمیہ فرماتے ہیں :اس کی کتابوں میں صحیح احادیث اور دین کے اعتبار سے مفید کلام ہے بعض ایسی ضعیف

---

[204](الرسائل از عبداللطیف آل شیخ:3/137)

[205](الرسائل از عبداللطیف آل شیخ:3/140)

[206](الافادات والانشارات:44)

[207](البدایة والنهایة:11/319)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث اور ناقابل قبول کلام بھی ہے جو نادان کے لئے مضر ہے بعض لوگ اس کی روایت میں تردد کرتے تھے[208]۔

ذہبی فرماتے ہیں:اس کی ایک کتاب ہے جسے حقائق التفسیر کہاجاتا ہے کاش وہ اسے تصنیف نہ کرتا وہ تحریف اور باطنیت سے معمور ہے پڑھ کر دیکھ لو اس میں عجائبات ہیں[209]۔

واحدی کہتے ہیں :اگر وہ اس کے تفسیر قرآن ہونے کا اعتقاد رکھتا تھا تو کافرہے[210]۔

## طریق رفاعی کی خلوت نشینیاں

اس میں مقدم یا جادیش کے مرتبے تک پہنچنے تک پہنچنے کے لئے مرید کو چار قسم کی خلوت نشینی اختیار کرنی پڑتی ہے ۔

1 تین دن ابتداءاتوار سے ہو گی۔

2 تین دن ابتداءپیر سے ہو ۔

3 چار دن ابتداءمنگل سے ہو۔

4 5 دن ابتداءبدھ سے ہو۔

اس شرط کے ساتھ کہ صبح وشام کے علاوہ کچھ نہ کھائے گا اور صرف اتنا کھائے گا کہ رمق باقی رہے اور گوشت نہ کھائے گا(یہ ہندومت اور نصرانیت سے مشابہت ہے)اور یہ کہ کسی ایک مخصوص جگہ پاک جگہ میں لوگوں سے مکمل طور پر چھپ کررہے گا کہ کوئی اس کے پاس نہ آسکے اور ہر وقت یا حمید

---

[208](فتاوی:1/386)

[209](التفسیروالفسرون:2/386)

[210](التفسیروالفسرون:2/386)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ورد کرے گا ہر نماز کے بعد کم ازکم تین ہزار دفعہ دوسری ریاضت میں اس کا ورد یا رحیم ہو گا کم ازکم چار ہزار بار اور تیسری ریاضت میں یاوہاب کا ورد کرے گا کم ازکم پانچ ہزار دفعہ اور ان خلوتوں کے بھی خاص مختلف درجے ہیں جو طریق رفاعی کے ہرمرید کے لئے ہیں اور ہر اس شخص کے لئے جو عہد کرے کہ سات دنوں تک خلوت اختیار کرے گا جس کی ابتداء گیارہ محرم سے ہو گی اور ان سات دنوں میں چیختا رہے گا اور گھر والی کے ساتھ بستر پر بالکل نہیں سوئے گا اور گوشت نہیں کھائے گا ۔رفاعی کہتا ہے کہ :سات دنوں کی خلوت مالک اور مرید صادق کے لئے باعث فیض ہے[211]۔

(شیبی اس کے بارے میں لکھتاہے کہ ان سات دنوں کی خلوت کا مقصد حسین رضی اللہ عنہ پر شدید غم کا اظہارکرنا ہے جیسا کہ شیعہ کا وطیرہ ہے لیکن مریدوں کو اس طرح بہلایا پھسلایا جاتا ہے کہ انہیں شیعیت کا شبہ نہیں ہوتا )

## طریقه تیجانیه میں جوهرة الکمال کا ورد

یااللہ عین رحمت ربانی ،یا قوت حقیقی ،مرکز فہم ومعانی ،انسانی کائنات کے نور ،صاحب حق ربانی ،ہر بحر وبر سے گزرنے والی ہواؤں پر چھاجانے والی روشنی پر رحمت وسلامتی کر یااللہ اس عین حق پر جن سے حقائق کے بڑے بڑے عرش ظاہر ہوجاتے ہیں،عین معارف اقوام پر ،اپنے کامل وسیدھے رستے پر رحمت بھیج یا اللہ کنز اعظم کی حقیقت کے طلوع ہونے والے حق پر،صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر ایسی رحمت اتار جس کے ذریعے ہم انہیں پہچان لیں[212]۔

[211] (الطرق الصوفیة از عامر نجار:100/104 نیز غایة الامانی از ابوالمعالی آلوسی:1/230)

[212] (التیجانیة:262)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان الفاظ میں موجود شرک وبدعت واضح ہے دیگر صوفیانہ طریقوں کے اوراد میں بھی یہی کچھ ہوتا ہے۔

## ابوسلیمان الدارانی کے کلمات

آخرت کی کنجی بھوک ہے،دنیا کی کنجی سیر ہوناہے ،اور دنیا وآخرت میں ہر خیر کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا خوف ہے ،ہم اسے عبادت نہیں مانتے کہ تو صف میں کھڑا ہوپھر کوئی دوسرا تیرے قدم ہلادے لیکن تو ہمہ وقت اپنی قدم کس کر باندھ لے پھر عبادت کر اس دل میں کچھ خیر نہیں جو توقع کرے کہ اس کا دروازہ کھلے گا اور کوئی کچھ دے جائے گا ۔میں نے ایسا کوئی صوفی نہیں دیکھا جس میں خیر ہو سوائے عبداللہ بن مرزوق کے میں ان کے لئے نرم گوشہ رکھتا ہوں ۔جس کا آج اس کے کل جیسا گزرے میں دنیا میں دن بسر کرنے اور درخت لگانے کے لئے باقی رہنا پسند نہیں کرتا [213]۔

## حلاج کے حالات زندگی

ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں اس بات سے کہ ہم اس کے بارے میں وہ کچھ کہہ دیں جو اس نے نہ کیا ہویا اس کی طرف جھوٹے اقوال افعال کومنسوب کردیں سو اب ہم یہ کہتے ہیں کہ اس کا نام حسین بن منصور حلاج تھا اس کا دادا فارس کا مجوس تھا وہ واسط میں پلابڑھا پھر بغداد چلا آیا اور بارہا مکہ گیا اپنے نفس پر جبر کرتا کھلے آسمان تلے مسجد حرام کے وسط میں بیٹھا رہتا بڑے بڑے صوفیاءکے ساتھ رہا جیسے جنید،بغدادی فرماتے ہیں ہیں :عمرو بن عثمان مکی ،ابوالحسین النوری۔خطیب بغدادی فرماتے ہیں :صوفیاءکی اس کے متعلق مختلف آراءہیں اکثر نے نفی کردی ہے کہ حلاج ان میں

---

[213] (حلیۃ الاولیاء:9/259 نیز صفوۃ الصفوۃ:4/223)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہوبعض نے اسے قبول کیا ہے جیسے ابوالعباس بغدادی ،محمد بن خفیف اور ابراہیم بن محمد انھوں نے اس کے حال کو درست قرار دیا ہے۔تمام علماءکا اجماع ہے کہ وہ واجب القتل تھا اور حالت کفر میں ہی قتل ہوا بڑا جادوگر اوربہروپیا تھا ہر ایک کا مذہب اختیار کرلیتا اگر اہل السنة ہوں تو سنی روافض ہوں تو رافضی معتزلہ ہوں تو معتزلی صوفیاءہوں تو صوفی ،فاسقین وغیرہ ہوں تو ان کے ساتھ ہمیشہ لوگوں کو گمراہ کرتا اور خود کو ان سے افضل کہتا تاآنکہ رب ہونے کا دعویٰ کرنے لگا چنانچہ بغداد میں اسے قید کردیا گیا علماء نے اس بات پر اتفاق کرلیا کہ وہ کافر ہے زندیق ہے جادوگر اور انتہاءدرجے کاجھوٹا ہے[214]۔

اصطخری فرماتے ہیں:حلاج بہروپیا تھا ہر طریقہ اختیار کرلیتا ایک حالت سے دوسری حالت تک ترقی کرتے کرتے اس حال میں پہنچا کہ کہنے لگا کہ اس نے اپنے آپ کو اطاعت سے پاک کرلیا اور اپنے دل کو اعمال صالحہ میں لگادیا اور اپنی ذات سے الگ ہوگیا پھر وہ ترقی کرتے ہوئے مقربین کے مقام تک پہنچا پھر وہ درجہ معافاۃ تک پہنچا یہاں تک کہ اپنی طبعی بشریت سے بالکل ہی پاک ہوگیا اس وقت اس میں اللہ کی وہ روح سماگئی جو عیسیٰ بن مریم میں تھی اب وہ جس چیز کا ارادہ کرے وہ ہوجاتی ہے[215]۔

سبحان ربک رب العزة عما یصفون ، وسلام علی المرسلین والحمد للّٰہ رب العالمین

---

[214](البدایة والنهایة:11/138)

[215](الحضارة الاسلامیة از آدم متز:2/63)



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# ثبت المراجع


| | |
|---|---|
| ابن تيمية | أحمد بن عبد الحليم<br>الفتاوى : ط . الرياض<br>اقتضاء الصراط المستقيم<br>درء تعارض العقل والنقل: تحقيق رشاد سالم<br>الجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح<br>الاستقامة : تحقيق رشاد سالم |
| ابن القيم | محمد بن أبي بكر<br>مدراج السالكين<br>إغاثة اللهفان |
| ابن الجوزي | عبد الرحمن بن علي<br>صفة الصفوة<br>تلبيس إبليس |
| ابن عطاء الله السكندري | لطائف المنن |
| أبو الحسن الأشعري | مقالات الإسلاميين |
| أبو الحسن الأشعري | اللمع |
| أبو نصر السراج | المقدمة |
| ابن خلدون | إسماعيل بن كثير |
| ابن كثير | البداية والنهاية |
| الآلوسي | أبو المعالي محمد شكري<br>غاية الأماني في الرد على النبهاني |
| الآلوسي | نعمان خير الدين<br>جلاء العينين في محاكمة الحمدين |
| البقاعي | برهان الدين<br>تنبيه الغبي لتكفير ابن عربي : تحقيق الوكيل |
| البيروني | أبو الريحان محمد بن أحمد – تحقيق<br>ما للهند من مقولة : ط . حيدر أباد |
| الجيلاني | عبد القادر – الفتح الرباني |
| الجرجاني | التعريفات |
| الذهبي | محمد بن أحمد بن عثمان<br>سير أعلام النبلاء : ط . مؤسسة الرسالة |
| ابن سعد | الطبقات |
| الشاطبي<br>الشاطبي | أبو إسحاق إبراهيم بن موسى<br>الاعتصام من البدع<br>الموافقات – الإفادات والإنشادات |
| الشيباني | الإمام محمد بن الحسين<br>الكسب : تحقيق سهيل زكار |
| الشوكاني | محمد بن علي –<br>قطر الولي على حديث الولي : تحقيق إبراهيم هلال |
| الشعراني | عبد الوهاب – الطبقات الكبرى |
| الرازي | اعتقادات فرق المسلمين |
| الراغب الأصفهاني | الحسين بن محمد – الذريعة إلى مكارم الشريعة |




محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

| | |
|---|---|
| الكلاباذي | أبو بكر محمد – التعرف لمذهب التصوف |
| احمد أمين | ظهر الإسلام |
| إحسان إلهي ظهير | الشيعة وآل البيت |
| خليل مردم بك | يوميات الخليل |
| زكي مبارك | التصوف الإسلامي في الآداب والأخلاق |
| سميع عاطف الزين | الصوفية |
| شكيب أرسلان | حاضر العالم الإسلامي |
| صديق بن حسن القنوجي | أبجد العلوم |
| عامر النجار | الطرق الصوفية |
| عبد الله سلوم السامرائي | الغلو والفرق الغالية في الحضارة الإسلامية |
| عبد القادر عيسى | حقائق عن التصوف |
| عبد الرحمن الإفريقي | الأنوار الرحمانية لهداية الفرق التيجانية |
| عبد الرحمن بدوي | الإنسان الكامل في الإسلام – شخصيات قلقة في الإسلام – من تاريخ التصوف الإسلامي – من تاريخ الإلحاد – شطحات صوفية |
| د. مصطفى الشيبي | الصلة بين التصوف والتشيع ط. دار المعارف |
| عبد الرحمن الوكيل | هذه هي الصوفية ط. دار الكتب العلمية |
| علي بن محمد الدخيل الله | التيجانية – نشر دار طيبة |
| مالك بن نبي | مشكلة الأفكار |
| مصطفى صبري | موقف العقل والعلم والعالم من رب العالمين |
| رشيد رضا | تاريخ الإمام |
| ولي الله الدهلوي | حجة الله البالغة |
| آدم متز | الحضارة الإسلامية في القرن الرابع الهجري |
| الكسيس كاريل | تأملات في سلوك الإنسان – نشرة جامعة الدول العربية |

www.KitaboSunnat.com



محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ